

# بد مذہبوں کی گستاخیاں

بد مذہبوں، دیوبندی، وہابی، مودودی، غیر متقلدین (اہلحدیث) اور نجدی پیشواؤں اور مولویوں کی کتابوں سے شان باری تعالیٰ، شان رسالت ﷺ، شان صحابہ اور شان اولیاء میں شدید گستاخیاں نہیں کی کتابوں سے،  
(بد مذہبوں کی کتابوں کے اصل عکس)

مؤلف:

مولانا محمد طفیل رضوی

مکتبہ فیضانِ مشتاق

نزد بزمِ اللہ مسجد۔ کھارادر۔ کراچی

# بد مذہبوں کی گستاخیاں

بد مذہبوں، دیوبندی، وہابی، مودودی، غیر مقلدین (اہلحدیث) اور  
نجدی پیشواؤں اور مولویوں کی کتابوں کے شان باری تعالیٰ، شان رسالت،  
شان صحابہ اور شان اولیاء میں شدید گستاخیاں انہیں کی کتابوں سے  
(بد مذہبوں کی کتابوں کے اصل عکس)



مؤلف:

مولانا محمد طفیل رضوی



مکتبہ فیضانِ مشتاق

نزد بچم اللہ مسجد۔ کھارادر۔ کراچی

## جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	:	بد مذہبوں کی گستاخیاں
نام مصنف	:	محمد طفیل رضوی
بار اول	:	1100
صفحات	:	192
سن اشاعت	:	2013ء
قیمت	:	250
ناشر	:	مکتبہ فیضانِ مشاق، کھارادر، کراچی

پاکستان بھر کے مکتبوں سے حاصل کریں۔

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا ایسی قوت دے میرے قلم میں

کہ بد مذہبوں کو سدھارا کروں میں

ہندوستان پر جب انگریز قابض ہوا تو انگریزوں نے ایک اجلاس طلب کیا۔ جس میں انہوں نے دانشمندوں، پوپ، پادری اور سیاستدانوں کو مدعو کیا اور مسئلہ یہ پیش کیا کہ:

یہ فاقہ کش موت سے ڈرا نہیں جو

روح محمدی اس کے بدن سے نکال دو

کس طرح ہم ہندوستان میں مسلمانوں کے دل و دماغ سے ان کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی عظمت و محبت نکال سکتے ہیں۔ کیونکہ جب تک ان میں یہ جذبہ ختم نہ کیا جائے، ہماری حکومت پائیدار نہیں ہو سکتی تو سب نے سوچ و بچار کے بعد یہ مشورہ دیا کہ مسلمانوں میں سے کچھ حضرات کو خریداجائے اور ان سے ایسی کتابیں لکھوائی اور تقریریں کرائیں جائیں جس میں عظمت مصطفیٰ ﷺ پر بحث ہو کہ ان کی تعظیم اس طرح کرنی چاہئے۔

شیخ نجدی وہابیوں کے پیشوا شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی نے سب سے پہلے کتاب التوحید اور اوضح البراہین وغیرہ نامی کتابیں لکھ کر دنیائے عرب میں اسلام کے نام پر مسلمانوں میں فرقہ واریت کا بیج بوچکا تھا۔ اس فرقہ واریت کے بیج کی آبیاری کے لئے انگریزوں کو ایک شخص کی تلاش تھی۔

چنانچہ ان کے فریب میں ولی اللہی خاندان کا ایک فرد جس کا نام ”اسماعیل دہلوی“ تھا، آ گیا اور اس سے ایک کتاب لکھوائی گئی، جس کا نام اس نے ”تقویۃ الایمان“ رکھا۔ نام میں دلکشی اور تقویت تھی، لیکن حقیقت میں ”تقویۃ الایمان“ یعنی ایمان کو فوت کر دینے والی تھی۔

پھر عجم میں مولوی اسماعیل دہلوی نے ”تقویۃ الایمان“ نامی کتاب لکھ کر پورے عجم خصوصاً ہندوستان میں مسلمانوں کے اندر فرقہ واریت کے بیج کی آبیاری کی۔ انگریزوں نے اس کتاب کی بہت تشہیر کی۔ انگریزوں کا مقصد صرف اور صرف یہی تھا کہ مسلمان آپس میں شورش کا شکار ہوں، نفرتیں پیدا ہوں، ایک دوسرے کو مشرک اور بدعتی کہیں اور اس طرح امت مسلمہ کا

شیرازہ بکھر جائے۔

محمد بن عبدالوہاب نجدی اور اسماعیل دہلوی کے خوشہ چین حضرات نے اس ناپاک مشن کو آگے بڑھانے کے لئے کئی کتابیں لکھیں اور یہ سلسلہ اب تک جاری و ساری ہے۔ زیر نظر کتاب میں ہم نے ان گستاخوں، بے ادبوں اور شریکوں کی کتابوں کا اصل ٹائٹل اور اصل صفحہ پیش کیا ہے تاکہ امت مسلمہ پر واضح ہو جائے کہ ان لوگوں سے ہمارا اختلاف ذاتی یا حلوے مانڈے کا نہیں بلکہ اختلافات کی بنیاد اکابرین دیوبند، اکابرین اہلحدیث اور نجدی پیشواؤں کی شان باری تعالیٰ، شان رسالت ﷺ اور شان اولیاء میں گستاخیاں اور بے ادبیاں ہیں مگر افسوس کہ موجودہ دیوبندی، اہلحدیث، وہابی اور سعودی نجدی ان گستاخ مولویوں کو اپنا امام، پیشوا، اکابر اور رہنما تسلیم کرتے ہوئے ان گستاخوں کی شان میں قصائد پڑھتے ہیں۔

جن جن فرقے کے مولویوں کی گستاخیاں اس کتاب میں نقل کی گئی ہیں۔ یہ سب مولوی موجودہ فرقوں کے رہنما اور ان کی پہچان بنے ہوئے ہیں لہذا ماتنا پڑے گا کہ ان فرقوں سے تعلق رکھنے والے تمام ہی لوگ ان گستاخوں اور بے ادبوں کی گستاخیوں پر راضی ہیں۔ یاد رکھئے جو شخص کسی کے فقر پر راضی ہو، وہ انہی میں سے ہے۔

لہذا اس کتاب کو تعصب کی عینک اتار کر پڑھیں اور غور کریں کہ کیا ایسے لوگ مسلمان کہلانے کے حقدار ہیں؟ کیا کوئی سچا مسلمان اللہ تعالیٰ، حضور ﷺ اور اسلامی عقائد کے متعلق ایسی باتیں لکھ سکتا ہے؟

ہماری یہ کتاب ہمارے ان بھائیوں کو بھی دعوت فکر دیتی ہے جو اکثر و بیشتر یہ کہتے پھرتے ہیں کہ ہم سب مسلمان ہیں، بد مذہب بھی مسلمان ہیں۔ وہ کلمہ پڑھتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں، قرآن پڑھتے ہیں، روزے رکھتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں، حج کرتے ہیں، صدقات و خیرات کرتے ہیں اور تبلیغ بھی کرتے ہیں پھر بھی آپ ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے، ان کو برا کہتے ہیں اور ان کی صحبت میں بیٹھنے سے منع کرتے ہیں۔ ایسے لوگ اس کتاب کو غور سے پڑھیں اور ذرا سوچیں کہ جن کے عقائد و نظریات ایسے گستاخانہ ہوں، کیا ایسے لوگوں کے پیچھے نماز پڑھی جاسکتی ہے؟ کیا ایسے لوگوں کی تعریف کی جاسکتی ہے؟

یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے ایسی کتابیں لکھ کر اس امت میں فتنہ برپا کیا ہے۔ ان لوگوں نے امت میں نفرتوں کا بیج بویا ہے۔ ان لوگوں کا مقصد امت کی اصلاح نہیں بلکہ اصلاح کی آڑ میں گمراہیت کی طرف دھکیلنا ہے۔ اس کتاب کو تیار کرنے کا مقصد صرف اور صرف مسلمانوں کے ایمان کا تحفظ کرنا ہے۔

اس کتاب میں جتنے بھی حوالہ جات تحریر ہیں، یہ تمام کتابیں راقم الحروف کے پاس موجود ہیں۔ کوئی بھی شخص اس کتاب کا ایک بھی حوالہ غلط ثابت نہیں کر سکتا۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو تمام مسلمانوں کے ایمان کے تحفظ کا ذریعہ بنائے۔ آمین ثم آمین

(حصہ اول)

اکابرِ دیوبند اور دیوبندی

مولویوں کی گستاخیاں

اور بے ادبیاں

انہیں کی کتابوں سے

## کتاب ”تقویۃ الایمان“ میں درج ذیل گستاخیاں اور بے ادبیاں

دہائیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اسمعیل دہلوی نے اپنی رسوائے زمانہ کتاب ”تقویۃ الایمان“ میں درج ذیل گستاخیاں کی ہیں۔

- 1=غیب کی خبریں جاننے میں انبیاء اور شیطان برابر ہیں (تقویۃ الایمان، ص 8)
- 2=ہر مخلوق بڑا ہویا چھوٹا، وہ اللہ کی شان کے آگے چھارے بھی زیادہ ذلیل ہے (تقویۃ الایمان، ص 16)
- 3=اس شہنشاہ (اللہ تعالیٰ) کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کُن سے کروڑوں نبی اور ولی اور جن و فرشتہ، جبریل اور محمد ﷺ کے برابر پیدا کر ڈالے (تقویۃ الایمان، ص 35)
- 4=جس کا نام محمد ﷺ یا علی رضی اللہ عنہ ہے، وہ کسی چیز کا مختار نہیں (تقویۃ الایمان، ص 47)
- 5=اولیاء و انبیاء و امام زادہ، پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں، وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر ان کو بڑائی دی، وہ بڑے بھائی ہیں (تقویۃ الایمان، ص 68)
- 6=سرور کونین ﷺ کی طرف یہ جملہ منسوب کر کے لکھا کہ یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں (تقویۃ الایمان، ص 69)
- 7=جیسا کہ ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار، سوان معنوں کر ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے (تقویۃ الایمان، ص 72)

محترم بھائیو! سرکارِ دو عالم ﷺ کے متعلق اس انداز بیان کو کیا کہا جائے گا؟ ہمارا اختلاف ہی اس بات پر ہے کہ یہ حضرات حبیب کبریٰ ﷺ کی بات کرتے ہوئے ٹھہر کر سوچنا تو درکنار خود الفاظ کے استعمال میں اتنی رعایت بھی نہیں برتتے، جتنی وہ اپنے اساتذہ کے لئے برتتے ہیں۔ اگر یہ انداز بیان گستاخانہ نہیں ہے تو پھر ہمیں گستاخی کی تعریف بھی نئی وضع کرنی پڑے گی۔ دیوبندی پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی نے اپنے فتاویٰ کی کتاب فتاویٰ رشیدیہ میں مولوی اسمعیل دہلوی کو شہید اور رحمۃ اللہ علیہ لکھا اور اس کی گستاخانہ کتابوں تقویۃ الایمان اور صراط مستقیم کی تعریف کرتے ہوئے اسے دعادی۔

جبکہ دوسری جانب غیر مقلدین اہلحدیث فرقے کے مرکزی رسالے صحیفۃ الہدایت میں غیر مقلد اہلحدیث مولوی نے مولوی اسمعیل دہلوی کو اپنے اسلاف میں شمار کیا اور اس کی گستاخانہ کتاب تقویۃ الایمان کو لاجواب کتاب قرار دیا۔ جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اسمعیل دہلوی دونوں فرقوں دیوبندی اور اہلحدیث کا پیشوا ہے۔

وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا کہ جو کوئی انبیاء و اولیاء کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھے اور نذر و نیاز کرے گو اس کو اللہ کا بندہ مخلوق سمجھے، سو ابو جہل اور وہ شرک میں برابر ہیں (معاذ اللہ)

تقویۃ الایمان

۸

ان کذبتم و تعلمون سنسبوا کون بلکہ قل فانی تمکرون ہمزجہ کہہ کون ہے وہ شخص کہ اس کے ہاتھ میں ہے تصرف ہر چیز کا اور وہ حمایت کرتا ہے اور اس کے مقابل کوئی حمایت نہیں کر سکتا جو تم جانتے ہو سو وہی کہہ دیجئے کہ اللہ ہے کہہ پھر ان سے خلی ہو جاتے ہو ف یعنی جب کافر نے ہی پوچھئے کہ سارے عالم میں تصرف کس کا ہے اور اس کے مقابل کوئی حمایتی کھرانہ ہو سکے تو وہ بھی یہی کہیں گے کہ یہ اللہ ہی کی شان ہے پھر اوروں کو ماننا محض جھٹ ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی اور کوئی کسی کی حمایت نہیں کر سکتا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا کے وقت میں کافر بھی اپنے بت کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے بلکہ اسی کا مخلوق اور اسی کا بندہ سمجھتے تھے اور ان کو اس کے مقابل کی طاقت ثابت نہیں کرتے تھے مگر یہی بکارنا اور نہیں مانتی اور نذر و نیاز کرنی اور انکو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا یہی ان کا کفر و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اسکو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابو جہل اور وہ شرک میں برابر ہے سو سمجھنا چاہئے کہ شرک اسنی پر موقوف نہیں کہ کسی کو اللہ کے برابر سمجھے اور اس کے مقابل جانے بلکہ شرک کے معنی یہ کہ جو چیزیں اللہ نے اپنے واسطے خاص کی ہیں اور اپنے بندوں کے ذمہ نشان بندگی کی ٹھہرائی ہیں وہ چیزیں اور کچھ کے واسطے کرنی جیسے سجدہ کرنا اور اس کے نام کا جانور کرنا اور اسکی منت مانتی اور شکل کے وقت پکارنا اور ہر جگہ حاضر و ناظر سمجھنا اور قدرت تصرف کی ثابت کرنی سو ان باتوں سے شرک ثابت ہو جاتا ہے گو کہ پھر اللہ سے چھوٹا ہی ہو اور اسی کا مخلوق اور اسی کا بندہ سمجھا اور اس بات میں اور ایسا و انبیاء میں اور جن و شیطان میں اور بہت و پنی میں کچھ فرق نہیں یعنی جس سے کوئی یہ معاملہ کرے وہ شرک ہو جائیگا خواہ انبیاء و اولیاء سے خواہ پیروں و شہیدوں سے خواہ بہت و پری سے چنانچہ اللہ صاحب نے بیابیت بوجھواوں پر ختم کیا

مَا سَأَلَ قَوْمًا رَبَّكَ

قرائش شیخ حافظ حمید اللہ سنا فنش سکرٹری المحدث

کانفرنس دہلی



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مشرکین کا تصور۔ مشرکین کا تصور یہ تھا کہ انہوں نے کہا کہ لات و منات وغیرہ ایسے عابد لوگ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ تمہاری عبادت کمال کو پہنچ گئی، میں تم پر یہ حمایت کرتا ہوں کہ تم آزاد ہو۔ میں تم پر نہ کچھ فرض کرتا ہوں اور نہ کوئی پابندی لگاتا ہوں۔ پس اس طرح انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے تمام معبودوں کو الوہیت دے دی۔

جس شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو وصف الوہیت عطا فرما دیا ہے وہ شرک اور ٹھہ ہیں، مشرکین اور مومنین کے مابین بنیادی فرق یہی ہے کہ وہ غیر اللہ کیلئے عطاے الوہیت کے قائل تھے اور مومنین کی مقرب ترین حتیٰ کہ حضور ﷺ کے حق میں بھی الوہیت اور عطاے ذاتی کے قائل نہیں اس کے باوجود اسماعیل دہلوی کا مسلمانوں کے عقیدے کو مشرکین کے کفر و شرک کے برابر لکھنا، اسماعیل دہلوی کی گمراہیت کی واضح دلیل ہے۔



وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا کہ  
ہر مخلوق بڑا یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چھارے سے بھی زیادہ ذلیل ہے

اور ان کو شرک کی آفت سے بچا وہ ہے آمین قال اللہ تعالیٰ وَاذْ قَالَ  
لِقَوْمِهِ لَآئِبْتُمْ وَهُوَ يَعِظُهُ لَنَبِيٍّ لَّا تُشْرِكُ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ  
ترجمہ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے یعنی سورہ لقمن میں جب کہا لقمان نے اپنے  
بیٹے کو اور نصیحت کرتا تھا اسکو بے بیٹے میرے مت شرک بتا اللہ کا جیکے  
شرک بتانا بڑی بے انصافی ہے ہاں یعنی اللہ صاحب نے لقمان کو عقلمند  
دی تھی سو انھوں نے اس سے سمجھا کہ بے انصافی یہی ہے کہ کسی کا حق اور  
کسی کو کرا دینا اور جس نے اللہ کا حق اسکی مخلوق کو دیا تو بڑے سے بڑے  
کا حق لیکر ذلیل سے ذلیل کو دیدیا جیسے بادشاہ کا تاج ایک ہمارے سر پر  
رکھ دیکھے اس سے بڑی بے انصافی کیا ہوگی اور یہ یقین جان لینا چاہئے  
کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چھارے سے بھی زیادہ ذلیل

ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ جیسے شرع کی راہ سے یہ معلوم ہوتا ہے  
کہ شرک سب سے بڑا گناہ ہے ایسے ہی عقل کی راہ سے بھی معلوم ہوتا  
ہے کہ شرک سب عیبوں سے بڑا عیب ہے اور یہی حق ہے اسواسطے کہ آدمی  
میں بڑے سے بڑا عیب یہی ہے کہ اپنے بڑوں کی بے ادبی کرے سو اللہ  
سے بڑا کوئی نہیں اور شرک اسی کی بے ادبی ہے وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَمَا  
اَمْرُ سُلْطٰنٍ فِیْکَلِمٰتٍ مِّنْ سِرِّ سُلْطٰنٍ اِلَّا کُوْنُوْا لَیْسَ لَہٗ اِلَّا اَمْرًا  
فَاَعْبُدُوْا اللّٰہَ فَرَمٰی اللّٰہُ تَعَالٰی نے یعنی سورہ انبیاء میں اور نہیں بھیجئے  
تجھے پہلے کوئی رسول مگر کہ اسکو یہی حکم بھیجا کہ بیشک بات یوں نہ کہ کوئی ملنے  
کے لائق نہیں سوائے میرے سو بندگی کرو میری طرف یعنی تجھے پیغمبر آئے  
سو وہ اللہ کی طرف سے یہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو انے اور اس کے سوائے  
کسی کو نہ مانے اس آیت سے معلوم ہوا کہ شرک سے منع اور توحید کا حکم سب  
شرعوں میں ہے سو یہی راہ نجات کی ہے اس کے سوائے اور سب راہیں غلط  
ہیں وَاخْرَجَ مُسْلِمًا عَنْ اَبْنِیْ قُرَیْشٍ قَسَمَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ

مَا سَأَلَ لِقَوْلِهِ رَبِّ اللّٰهِ

مطبع کتب اسلام آباد

کافر نس دہلی

کافر نس دہلی

کافر نس دہلی

کافر نس دہلی

کافر نس دہلی

کافر نس دہلی

کافر نس دہلی

کافر نس دہلی

کافر نس دہلی

کافر نس دہلی

کافر نس دہلی

کافر نس دہلی

☆ اسماعیل دہلوی نے ہر مخلوق کو بڑا یا چھوٹا چھارے سے زیادہ ذلیل لکھا جبکہ قرآن مجید نے مسلمانوں کو عزت والا فرمایا۔

القرآن: والله العزة والرسوله وللمؤمنين ولكن المنافقين لا يعلمون

ترجمہ: اور عزت اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے لئے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔

وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اسماعیل دہلوی لکھتا ہے کہ اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم سے کروڑوں محمد ﷺ کے برابر پیدا کر ڈالے

تقریر الایمان

۳۵

ہے اسکو کان رکھ کر سن لیا چاہیے کہ اکثر لوگ نیا رواج و ایما کی شفاعت پرست ہوں یہ ہیں اور اسکے معنی غلط سمجھ کر اللہ کو بھول گئے ہیں سو شفاعت کی حقیقت سمجھ لینا چاہیے سو سننا چاہیے کہ شفاعت کہتے ہیں سفارش کو اور دنیا میں سفارش کوئی طرح کی ہوتی ہو جیسے ظاہر کے بادشاہ کے ہاں کسی شخص کی چوری ثابت ہو جائے اور کوئی امیر و وزیر اسکو اپنی سفارش سے بچا لے تو ایک تو یہ صورت ہے کہ بادشاہ کا جی تو اس چور کے پکڑنے ہی کو چاہتا ہے اور اسکی آئین کے موافق اسکو سزا پہنچتی ہو مگر اس امیر سے دب کر اسکی سفارش مان لیتا ہے اور اس چور کی تعصیر معاف کر دیتا ہے کیونکہ وہ امیر اس سلطنت کا بڑا رکن ہے اور اسکی بادشاہت کو بڑی رونق دے رہا ہے سو بادشاہ یہ سمجھتا ہے کہ ایک جگہ اپنے غصہ کو تمام لینا اور ایک چور سے درگزر کر جانا بہتر ہے اس سے کتنے بڑے امیر کو ناخوش کر دینے کے بڑے بڑے کام خراب ہو جائیں اور سلطنت کی رونق گھٹ جائے اسکو شفاعت و جاہت کہتے ہیں یعنی اس امیر کی وجہت کے سبب اسکی سفارش قبول کی سو اس قسم کی سفارش اللہ کی جناب میں ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتی اور جو کوئی کسی نبی و ولی کو یا امام اور شہید کو یا کسی فرشتے کو یا کسی ہر کو اللہ کی جناب میں اس قسم کا شیخ سب سے سو وہ اصلی مشرک ہے اور بڑا جاہل کہ اسے خدا کے معنی کچھ بھی نہیں سمجھے اور اس مالک الملک کی قدر کچھ بھی پہچانی اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں

نبی اور ولی اور جن و فرشتہ جبرئیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برابر پیدا کر ڈالے اور ایک دم میں سارا عالم عرش سے فرش تک الٹ پلٹ کر ڈالے اور ایک اور ہی عالم اس جگہ قائم کرے کہ اسکی تو محض ارادے ہی سے ہر چیز ہو جاتی ہے کسی کیواسے کچھ اسباب اور سامان صحیح کرنے کی کچھ حاجت نہیں اور جو سب لوگ پہلے اور پچھلے اور آدی اور جن بھی سب ملکر جبرئیل اور جبرئیل سے ہو جائیں تو اس مالک الملک کی سلطنت میں ان کے سب سے کچھ رونق بڑھ جائے گی اور جو سب شیطان



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
مَا سَأَلَ قَوْمٌ إِلَّا بِاللّٰهِ

قائمشیخ حافظ محمد رفیع صاحب قاضی نیشنل سکرٹری ایڈیشن

کانفرنس دہلی



باہتمام

قاضی فضل جمیل صاحب کے

مطبع کتب خانہ پروردگار دہلی

☆ مولوی اسماعیل دہلوی کی یہ عبارت اس آیت قرآنی کے خلاف ہے:

القرآن: ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين ۵ (سورة الاحزاب، آیت 40 پارہ 22)

ترجمہ محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں، ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے۔

☆ جب آپ ﷺ پر نبوت ختم ہو گئی پھر یہ لکھا کہ اللہ تعالیٰ کروڑوں محمد ﷺ کے برابر پیدا کر ڈالے، آیت قرآنی کے خلاف ہے

وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا کہ  
جس کا نام محمد ﷺ یا علی رضی اللہ عنہ ہے، وہ کسی چیز کا مختار نہیں

تقوۃ الایمان

۲۷

ہیں اور ان کاموں کے وقت پکارتے ہیں پھر اسید طرح ایک مدت میں یہ رسم جاری ہوتی ہے حالانکہ وہ سب محض اپنے غلط خیالات میں ہیں کچھ ان کی حقیقت نہیں وہاں نہ اللہ کے سوا کوئی اور نہ کسی کا یہ نام اگر کسی کا یہ نام ہے تو اس کو کسی کاروبار میں کچھ دخل نہیں سوسب خیال ہی خیال ہے اس نام کا کوئی شخص ہاں مالک اور مختار نہیں جو ان کاموں کا مختار ہے اس کا نام اللہ ہے محمد یا علی نہیں اور جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں سوا یا شخص کہ اس کا نام محمد یا علی ہو اور اس کے اختیار میں عالم کے سب کاروبار ہوں ایسا حقیقت میں کوئی شخص نہیں بلکہ محض اپنا خیال ہے سوسب قسم کے خیال باندھنے کا اللہ نے تو حکم نہیں دیا اور کسی کا حکم اس کے مقابل معتبر نہیں بلکہ اللہ نے تو ایسے خیال باندھنے سے منع کیا ہے اور وہ کون ہے کہ اس کے کہنے سے ان باتوں کا اختیار ہو ویسے ہی اصل دین ہے کہ اللہ ہی کے حکم پر چلے اور کسی کا حکم اس کے مقابل میں برگزیدہ بنیے لیکن اکثر لوگ یہ راہ نہیں چلتے بلکہ اپنے پیروں کی رسموں کو اس کے حکم سے مقدم سمجھتے ہیں اس آیت سے معلوم ہوا کہ کسی کی راہ و رسم کو ماننا اور کسی کے حکم کو اپنی سند سمجھنا یہ بھی انہیں باتوں میں سے ہے کہ خاص اللہ نے اپنی تعظیم کے واسطے شہر لائی ہیں پھر جو کوئی یہ معاملہ کسی مخلوق سے کرے تو اس پر بھی شرک ثابت ہوتا ہے سوائے اللہ کے نزدیک پہنچنے کی راہ بندوں تک سول ہی کی خبر دینا ہے سو جو کوئی کسی امام کی یا مجتہد کی یا عورت و قطب کی یا مولوی و مشائخ کی یا باب داووں کی یا کسی بادشاہ و وزیر کی یا پادری و پنڈت کی بات کو اورا وکی راہ و رسم کو رسول کے فرمانے سے مقدم سمجھے اور آیت حدیث کے مقابل میں پیر و استاد کے قول کی سند پکڑے یا خود پیغمبر ہی کو بوجہ کہ شرع انہیں کا حکم ہے انکا جو بھی چاہتا تھا اپنی طرف سے کہہ دیتے تھے اور وہی بات ان کی اُمت پر لازم ہو جاتی تھی سوا ایسی کوئی سے شرک ثابت ہوتا ہے بلکہ اصل حاکم اللہ ہے اور پیغمبر خبر دینے والا ہے

مَا سَأَلَ قَوْمًا رَبُّ اللَّهِ

قائمشیخ حافظ حمید اللہ صاحب نیشنل سکرٹری اہلحدیث

کانفرنس دہلی

لَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَوْمٌ كَافِرُونَ

قاضی فضل جمیل صاحب کے

مَطْبَعُ كِتَابَاتِ بَدَوِيَّةِ كَلْبَتَا

☆ مولوی اسماعیل دہلوی کی یہ عبارت قرآن و حدیث کے خلاف ہے:  
القرآن: انا اعطيتك الكولر ترجمہ: اے محبوب ﷺ ابھگ ہم نے ساری کثرت تمہیں عطا فرمائی (سورہ کوثر، آیت 1، پاں 30)  
حدیث شریف: حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا  
والی اعطيت مفاطیح الخزان الارض او مفاطیح الارض ترجمہ: بے شک مجھے زمین کے خزانوں کی کنیاں عطا کی گئیں یا زمین کی کنیاں  
(بخاری شریف، کتاب الجواز، حدیث نمبر 1344، ص 214، مطبوعہ دار السلام ریاض، سعودی عرب)

## وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اسماعیل دہلوی لکھتا ہے کہ انبیاء کرام ہمارے بڑے بھائی ہیں

تفسیر الایمان

۶۸

شرک کرتے ہوں وہاں اللہ کے نام کا بھی جانور نہیں لے گا اور کسی طرح انہیں نہ شریک ہونے  
 اچھی نیت سے شریعت سے کوئی نہ متناہت کرے جو درجہ کی بات ہے ایشیہ ہر اشد  
 عن عائشة رضی اللہ عنہا ان سئول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فی نجر  
 من المهاجرین والافصا سر اجاء بعولما فصعد لہ فقال اھھا ابنا یاسر سئول  
 اللہ یسعد لک الہما یمنہ والشجر متکون اھھا ان تسعد لک فقال اعدو  
 من تکمہ واکرم من ااھا کمہ سترجمہ مشکوٰۃ کے باب عشرۃ النصار میں لکھا ہے کہ  
 امام احمد نے ذکر کیا کہ نبی بی عاتشہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ہاجرین اور انصار میں سے  
 تھے کہ آیا ایک اونٹ پھر اسے سجدہ کیا پیغمبر خدا کو سوا ان کے اصحاب کہنے لگے  
 اے پیغمبر خدا تم سجدہ کرتے ہیں جانور اور درخت سو تم کو بندہ رہا ہے کہ تم کو سجدہ کریں  
 سو فرمایا بندگی کرو اپنے رب کی اور تعظیم کرو اپنے بھائی کی یعنی انسان آپس میں سب  
 بھائی ہیں جو بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سوا کسی بڑے بھائی کی ہی تعظیم کیجئے اور ہر  
 سب کا اللہ ہی بندگی اسکو چاہیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیاء و انبیاء و امام زادہ  
 پر شہید یعنی جنہ اللہ کے مقرب بندے میں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندہ  
 عاجز اور ہمارے بھائی مگر انکو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے ہر گز انکی قربانیاں  
 کامل ہے ہم کئے چھوٹے میں سوا انکی تعظیم انسانوں کی ہی کرنی چاہیے نہ خدا کی ہی اور  
 یہی معلوم ہوا کہ بعض بزرگوں کو بعض درخت اور بعض جانور لہنتے ہیں چنانچہ بعض  
 درخت ہوں پر شیر بضر ہوتے ہیں اور بعضی پر باغی اور بعضی پر بھیرے مگر آدمی کو انکی  
 کہ سجدہ نہ کرنی چاہیے بلکہ آدمی وہی ہی تعظیم کرے کہ اللہ نے بتلانی ہوا اور شرع یہاں  
 جائز ہوتا ہے اور ہر نبی اور نبی شرع میں نہیں بتایا سو ہرگز نہ بنے اور کسی کی قبر پر کوئی  
 شیر یا سون بیٹا نہ ہوتا ہو تو اسکی سجدہ نہ کرے کہ آدمی کو جانور کی ریس نہ کرے  
 یا ہے اخرج ابو داؤد عن قتیبہ بن سعید قال اتیت الخیرۃ جہرا ایتیم  
 سعیدون لہما ان لھم فقد سئول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھھا  
 ان تسعد لک فأتیت سئول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت انی اتیت

ما سئل الا قال لا با اللہ

حسب ما رث شیخ حافظ حمید اللہ صاحب فنائل سکر شری المحدث

کا نفرنس دہلی



بسم اللہ الرحمن الرحیم

فانی فنائل جیسٹ صاحب کے

مطبع کتبائے بزرگ دہلی قادیان

☆ مولوی اسماعیل دہلوی کا یہ عقیدہ اسلامی عقیدے کے خلاف ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام اور حضور ﷺ کی مثل جب کوئی نہیں تو وہ ہمارے بڑے بھائی کیسے ہو سکتے ہیں۔

حدیث شریف: قال لست کا احد منکم..... آپ ﷺ نے فرمایا، میں تم میں سے کسی کی مثل نہیں ہوں۔

(بخاری، کتاب الصوم، حدیث 1961، ص 315، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

حدیث شریف: لکن میں تمہاری طرح نہیں ہوں..... لیکن میں تمہاری طرح نہیں ہوں

(مسلم، جلد اول، کتاب صلوٰۃ، المسافرین وقصرہا، حدیث 1612، ص 571، مطبوعہ شبیر برادرزادہ ہون)

وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اسماعیل دہلوی نے حضور ﷺ کی طرف جھوٹ منسوب کر کے لکھا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ”میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں“ (معاذ اللہ)

تفسیر الایمان

۶۹

الْحَيَاتُ مَا كُنَّا نَعْلَمُ لَيْسَ لَنَا بَلَدٌ وَلَا مَدِينَةٌ وَلَا مَسْجِدٌ وَلَا حَقٌّ أَنْ يَسْجُدَ لَنَا فَقَالَ  
 لِي أَسْرَأَيْتَ لَوْ حَضَرَتْ يَنْفَعُونَ فِي أَكْثَرِ سَجْدَاتِكُمْ لَا تَقْدَرُونَ أَنْ تَفْعَلُوا  
 ترجمہ مشکوٰۃ کے باب عشرۃ النساء میں لکھا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ تمہیں جس  
 نے نفل کیا گیا ہے اس میں ایک شہر ہے جس کا نام حیرہ ہے سو دیکھا میں نے وہاں کے  
 لوگوں کو کہ سجدہ کرتے تھے اسے راجہ کو سوچا میں نے البتہ پیغمبر خدا زیادہ لائق  
 ہیں کہ سجدہ کیجئے ان کو پھر آیا میں پیغمبر خدا کے پاس پھر کہا میں نے کہ گیا تھا  
 میں حیرہ میں سو دیکھا میں نے ان لوگوں کو کہ سجدہ کرتے ہیں اسے راجہ کو سو  
 تم بہت لائق ہو کہ سجدہ کریں ہم تم کو تو فرمایا مجھ کو بھلا خیال تو کر جو رگڑے میرا  
 قبر کیا سجدہ کرے تو اس کو کہا میں نے نہیں فرمایا تو مت کرو فہم نے میں بھی  
 ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں تو کتب سجدہ کے لائق ہوں سجدہ  
 تو ایسی پاک ذات کو ہے کہ نہ نہ ہے کبھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سجدہ  
 نہ کسی زندہ کو کیجئے نہ کسی مردہ کو نہ کسی قبر کو کیجئے نہ کسی تھان کو کیجئے نہ کسی  
 سزا کی نہ مرنے والا ہے اور جو مر گیا سو کبھی زندہ تھا اور شہریت کی قید میں نہ تھا  
 پھر کہ نہ نہیں جلیاؤ بندہ ہی بندہ ہے انہی ہم سبیلہ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يَفْعَلُونَ لَكَ سَجْدَةً مَعْبُودِيْنَ وَلَا يَفْعَلُونَ لَكَ سَجْدَةً مَعْبُودِيْنَ  
 وَمَنْ سَأَلَكَ بِعِبَادِ اللَّهِ وَكَرِهْتَ الْعِبَادَ لِسَيِّدِكَ مَوْلَايَ فَإِنَّ مَسْأَلَتَكَ لِلَّهِ  
 ترجمہ مشکوٰۃ کے باب لاسامی میں لکھا ہے کہ سلم نے ذکر کیا کہ انہوں نے ہریرہ سے نقل  
 کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ تم میں سے جو نہ ہو نہ کہ میرا بندہ اور میری بندگی  
 تم سب اللہ کے بندے ہو اور تمہاری عزت میں سب اللہ کی بندگی ہیں اور  
 غلام بھی اپنے سوا کو یوں نہ کہے کہ میرا مالک کیونکہ تم سب کا مالک اللہ ہے  
 وہ جسے سوا اپنے غلام و مومنڈی کو اپنا بندہ و بندگی نہ کہے اور غلام اپنے مالک کو  
 اپنا مالک نہ کہے کیونکہ مالک اللہ ہی ہے اور باقی سب سہی کے بندے ہیں نہ  
 ایک دوسرے کا بندہ ہے نہ اس کا مالک اس حدیث کو معلوم ہو چکا کیسے حقیقت

# مَا شَاءَ اللَّهُ قُوَّةً لَا يُبَالِغُ

قیامی شیح حافظ حمید اللہ متافناشل سکرٹری المدینہ

کانفرنس دہلی



باہتمام

قاضی فضل جمیل صاحب کے

مطبع کتبائیل بوطیکہ دہلی قادیان

مولانا مولوی اسماعیل دہلوی نے ”ن“ لکھ کر اپنی طرف سے گستاخانہ کلمات تحریر کر کے اسے حضور ﷺ کی طرف منسوب کر دیا (معاذ اللہ) حالانکہ احادیث میں حضور ﷺ کے ارشادات اس باطل عقیدے کے خلاف نقل ہیں۔

حدیث شریف: لِقَالَ ان الله عزوجل حرم على الارض اجساد الانبياء ..... فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام کے جسم کو زمین پر حرام کر دیا ہے (ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب فضل یوم الجمعہ، حدیث 1047، ص 159، مطبوعہ دار السلام ریاض، سعودی عرب)

گیارہویں صدی کے مجدد شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب جذب القلوب اور اربعہ الملحعات جلد اول میں اسے تصریح بیان فرمایا ہے کہ حضرات انبیاء کے اجسام دنیاوی زندگی کی طرح بالکل سالم رہتے ہیں۔ ان کے کسی حصے کو گھانا اور اپنے اندر جذب کرنا پروردگار نے زمین پر حرام فرمادیا ہے۔

وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اسمعیل دہلوی نے لکھا کہ ہر نبی امت کا اسی طرح سردار ہے جس طرح قوم کے چودھری اور گاؤں کے زمیندار ہوتے ہیں

بھی اختصار ہی کرو اور اس میں ان میں کچھ زور رکھو کہ یہ طرح مت دوڑو کہ کہیں تمہاری جناب میں پیدا ہو جائے اب مستنا چاہیے کہ سوار کے نعتیہ کے دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ وہ خود مالک مختار ہو اور کسی کا محکوم نہ ہو خود آپ جو چاہے سو کرے جیسے ظاہر میں بادشاہ سو یہ بات اللہ ہی کی شان ہے ان معنوں کے سوائے کوئی مشر اور نہیں اور دوسرے یہ کہ رعیتی ہی ہو گنا اور رعیتوں سے امتیاز رکھتا ہو کہ اصل حاکم کا حکم دل آپر آئے اور اسکی زبانی اور ان کو پونے جیسا ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار سوان معنوں کے ہر پہلو پر اسی امت کا سردار ہی اور ہر امام اپنی وقت کے لوگوں کا اور ہر مجتہد اپنے تابعوں کا اور ہر بزرگ اپنی فریاد و نجا اور ہر عالم اپنے شاگردوں کے یہ بڑے لوگ اول تکم پر آپ قائم ہوتے ہیں اور پچھلے اپنے چوٹوں کو سنبھالتے ہیں سو سبطان سے ہمارے پیغمبر سارے جہان کے سردار ہیں کہ اللہ کے نزدیک انکا مرتبہ سب سے بڑا ہے اور اللہ کے احکام پر سب سے زیادہ قائم ہیں اور لوگ اللہ کی راہ سے لڑنے میں ان کے محتاج ہیں ان معنوں کے انکو سارے جہان کا سردار کہنا کچھ مضائقہ نہیں بلکہ ضروریوں کا ماننا چاہیے اور ان پہلے معنوں سے ایک چوتھی کا بھی سردار انکو نہ بدینے کیونکہ وہ اپنی طرف سے ایک چوتھی میں بھی تصرف نہیں کر سکتے بخروج الجفار ہی عن عائشہ انھا اشترت منی فادعیتھا تصدق من فلانہا اھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائم علی الباب فلویذ خل فخرت فی وجھہ البکر اھتیا قالت فقلت یا رسول اللہ اتعاب الی اللہ والی رسولہ ماذا اذنبت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بناک ہذیہ التمرقة قالت قلت اشتریتہ لک لتفعد علیہا تو متدھ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اصحاب ہذیہ الصر بعد یوم یوم القیامہ ویقال لہذا احبوا اما حلقم وقال ان البیت الذی فیہ اللصم لا تدخلہ الملائکۃ شرح مشکوٰۃ کے باب تصاویر میں لکھا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے نبی کے لئے ایک غاری کو اس میں تصویریں کیں ہیں جس میں اللہ کی تصویر ہے اور ہر کلمہ ہے اور اللہ نے اسے سوجھایا ہے

مَا سَأَلَ قَوْمًا إِلَّا بِنِعْمَةِ اللَّهِ

حسبنا ایش شیخ حافظ حمید اللہ صاحب نائل سکر ٹیری الہدیت

کافر نس دہلی



باہتمام

قاضی فضل جمیل علیہ السلام کے

مطبع کتبائے بدستگاری قلی قلی

اکابر دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی نے مولوی اسمعیل دہلوی کی گستاخانہ عبارتوں سے بھرپور کتب ”صراط مستقیم“ اور ”تقویۃ الایمان“ کی تعریف کی اور مولوی کو دعادی

تہذیبیہ ۲۶۵  
 ۱۷) جب کسی زمین غیر وقف میں میت کے اثروان کو سیدہ ہواورین تو زراعت و نسلا اس پر درست کہتے ہیں۔ تو زراعت کا لگانا چلنا پھرنا سب درست ہوا اور زمین کا کھرونا بھی درست ہوا۔ البتہ اس کی کوئی حد نہیں۔ شوز زمین میں جلد مردہ ہو سیدہ ہونا ہے۔ غیر شوز زمین میں بدیر فقط واللہ تعالیٰ اعلم  
 کتبہ لاہور رشید احمد گنگوہی معنی عنہ۔  
 رشید احمد

### مسائل مشورہ

انجمن حمایت الاسلام لاہور کی کتابوں کا مرکز  
 سوال ۱۔ انجمن حمایت الاسلام کا مذہب کیا ہے اور اس انجمن نے جو کتابیں اردو میں بیانیات کی تالیف فرمائی ہیں کون کون کا پرھنا مفید ہو گا یا نہیں۔  
 جواب ۱۔ انجمن حمایت الاسلام کا مذہب ال سنت والجماعت ہے اور ان کی کتابیں بیانیات کی ہیں جو کہ نہ تو تمام کمال دیکھا نہیں ہے ان کے پرھانے سے بچوں کو انشاء اللہ نفع ہو گا فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔  
 تقویۃ الایمان و صراط مستقیم  
 سوال ۲۔ کتاب تقویۃ الایمان والصلاح الحق و صراط مستقیم تینوں کتب کس کی تعریف سے ہیں اور کتب جہنم الہالک کس کی تعریف سے ہے یعنی اس کے مزلف کون ہیں۔  
 جواب ۱۔ جہنم الہالک حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ہے اور صراط مستقیم و تقویۃ الایمان جناب مولانا محمد اسمعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔ ایضاً الحق بندہ کو یاد نہیں ہے کیا مضمون ہے کس کی تالیف باقی ان تینوں کتابوں سے ہیں واقف ہوں اور اس خلائق سے مستفید اور ان کے عقائد و خیالات پر لہذا مطلع و سوم مردہ کو جناب مولانا محمد اسمعیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جس قدر امتیاز فرمایا ہے حق تعالیٰ نے ان کو جزائے خیر دے جس مولود اور اس میں قیام وغیرہ کی نسبت ہار ہا کھا گیا ہے دوبارہ کھنے کی ضرورت نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتاب تقویۃ الایمان و صراط مستقیم  
 کامل  
 فتاویٰ رشیدیہ  
 محبوب بطرز جدید  
 از افانسات مبارکہ  
 حضرت مولانا الحاج اکحافظ رشید احمد صاحب گنگوہی  
 ناشرانہ  
 محمد علی کارخانہ اسلامی کتب و دکان  
 اردو بازار کراچی

☆ اس سے پہلے چلا کہ مولوی اسمعیل دہلوی کی گستاخانہ عبارتوں کی اکابر دیوبند بھی تائید کر رہے ہیں

## ہمارے اسلاف لکھ کر غیر مقلدین اہل حدیث نے یہ ثابت کر دیا کہ وہ اسماعیل دہلوی کے پیروکار ہیں

عبدالرشید عراقی

ہمارے اسلاف

### شاہ محمد اسماعیل شہید دہلوی

۱۱۹۳ھ - ۱۲۴۶ھ

کے وعظ توحید کے اثبات اور شرک کی تردید میں ہوتے تھے۔ آپ سامعین کو غیر شرعی امور سے باز رہنے اور توحید و تقویٰ کے سیدھے سادے پرگامزن ہونے کی نصیحت فرماتے۔ ان کی فصاحت و بلاغت اور تاثیر کا یہ عالم تھا کہ:

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی فرمایا کرتے تھے:  
میری تقریر اسماعیل نے لے لی۔ تحریر رشید الدین نے اور تقویٰ اسحاق نے۔ (تاریخ ص ۱۳۲)

دہلی میں توحید کی تبلیغ کے دوران ہی پنجاب سے مسلمانوں پر سکھوں کے ظلم و ستم کی خبریں آنے لگیں۔ اس زمانے میں شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے توہمہ و ستان کے متعلق دارالہرب کا فتویٰ دیا۔ لیکن اس دارالہرب کو دارالسلام بنانے کی کوشش کرنے والے حضرت سید احمد شہید اور حضرت شاہ محمد اسماعیل شہید تھے۔ اس سلسلے میں انہوں نے تحریک جہاد شروع کی۔ جس کے دور رس نتائج نکلے۔

اعتراف عظمت

شاہ محمد اسماعیل شہید فرزند توحید تھے۔ ایک جہد عالم و جہد مقلد کا طبع بدعت بلند پایہ مسلخ اور عظیم مجتہد تھے۔ وہ غیر معمولی عظمت کے مالک ذہین و فطین اور صاحب بصیرت تھے۔ دین اسلام سے انتہائی محبت رکھنے والے متقی و پرہیزگار زہد و ورع کے پیکر شجاعت میں بے مثال اور اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔

مولوی رحمان علی بریلوی ان کے بارے میں لکھتے ہیں۔

ابن مولوی عبدالغنی بن مولانا شاہ ولی اللہ در ریاضت و رسائی فکر یگانہ روزگار و مشارالہ علمای کہار بود

یعنی شاہ عبدالغنی کے یہ فرزند اور مولانا شاہ ولی اللہ کے پوتے دیانت اور فہم و فکر میں یگانہ روزگار تھے۔ حلقہ علمائے کہار میں مشار الیہ تھے۔ (تذکرہ علمائے ہند۔ ص ۱۷۹)

مولانا سید نواب صدیق حسن خاں نے حضرت شاہ محمد اسماعیل شہید دہلوی کی شخصیت کا درج ذیل الفاظ میں اعتراف کیا ہے۔

یعنی اس خاندان ولی اللہی دہلوی کا ہر فرد علم و عمل و عقل و فہم

حضرت مولانا شاہ محمد اسماعیل بن شاہ عبدالغنی بن شاہ ولی اللہ دہلوی کا شمار "اندر دین اور بلند پایہ محدثین میں ہوتا ہے۔ حضرت شاہ محمد اسماعیل ۱۱۹۳ھ / ۱۷۷۹ء میں پیدا ہوئے۔ ۶ سال کی عمر میں ان کی تعلیم کا آغاز حفظ قرآن مجید سے ہوا۔ اور دو سال میں آپ نے قرآن مجید حفظ کر لیا۔ اس کے بعد صرف و محاورہ فقہ و معقول کی کتابیں اپنے والد محترم شاہ عبدالغنی سے پڑھیں۔ ۱۲۲۷ھ میں ان کے والد محترم نے وفات پائی۔ تو ان کی تعلیم و تربیت ان کے تایا حضرت شاہ عبدالقادر دہلوی کے زیر سایہ ہوئی۔ آپ نے جملہ علوم اسلامیہ کی تحصیل اپنے تایا حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی سے کی۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت شاہ محمد اسماعیل کو مافکہ کی غیر معمولی نعمت سے نوازا تھا۔ آپ نہایت ذہین و فطین تھے۔ مولانا سید نواب صدیق حسن خاں مرحوم فرماتے ہیں کہ:

مولانا شاہ محمد اسماعیل دہلوی علوم معقول و منقول میں اس درجہ ماہر تھے کہ انہیں دیکھ کر پرانے لوگوں کی یاد ذہن سے نکل جاتی۔ علوم قرآن و حدیث ان کے سینے میں محفوظ تھے اور فقہ و منقول میں انہیں پوری مشق حاصل تھی۔ (اتحاف الملبا۔ ص ۴۷۱)

سر سید احمد خاں نے بھی آپ کی ذہانت اور فطانت کا اعتراف کیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ:

شاہ محمد اسماعیل کی ذہانت کی وہم تمام شہر میں تھی۔

(آثار اللہنا دیہ۔ ص ۹۹)

حضرت شاہ محمد اسماعیل دہلوی علوم اسلامیہ کی تحصیل کے ساتھ ساتھ جسمانی تربیت کی طرف بھی متوجہ ہوئے۔ آپ نے تیر اندازی اور تیراکی میں مہارت حاصل کی۔ اس کے بعد حضرت شاہ صاحب حضرت سید احمد شہید رائے بریلوی کے حلقہ ارادت میں شامل ہو گئے۔ ۱۲۳۷ھ میں حضرت شاہ محمد اسماعیل نے حضرت سید احمد شہید کے ساتھ حرمین شریفین کا سفر کیا اور حج بیت اللہ کی سعادت سے شرف ہوئے۔

مولانا شاہ محمد اسماعیل دہلوی بہت بڑے خطیب بھی تھے ان کی ذہانت کا شہرہ پوری دہلی میں تھا۔ آپ جامع مسجد دہلی میں وعظ فرمایا کرتے تھے۔ آپ



## اسمعیل دہلوی کی رسوائے زمانہ گستاخانہ عبارتوں سے بھرپور کتاب ”تقویۃ الایمان“ کو لاجواب کتاب قرار دیا

پاکستانی عوام

خادم الحرمين الشريفين الملك  
عبدالله بن عبدالعزيز آل سعود

کو ان کی صحت یابی پر دل کی گہرائیوں سے مبارک  
باد پیش کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے ان کی درازی  
عمر کے لیے دعا گو ہیں۔ زلزلہ زدہ علاقوں کی بحالی  
کا معاملہ ہو یا سیلاب سے متاثرہ عوام کی خدمت  
سعودی عرب کا کردار ہمیشہ منفرد اور محبتوں کا آئینہ  
دار رہا ہے۔

خادم الحرمين الشريفين الملك عبدالله بن عبدالعزيز  
آل سعود کا پاکستان کو اپنا دوسرا گھر سمجھتے ہوئے  
پاکستانی افرادی قوت کی درآمدی پالیسی کی وجہ سے  
پاکستان کے سالانہ زرمبادلہ میں بے پناہ اضافہ آج و  
عمرہ کے زائرین کے لیے آپ کی خدمات قابل  
ستائش اور سعودی عرب اور پاکستان کے درمیان مراسم  
اور لازوال برادرانہ تعلقات کی عظیم مثال ہیں۔

اہل پاکستان دعا گو ہیں کہ

خادم الحرمين الشريفين الملك عبدالله بن

عبدالعزیز آل سعود

ہر دل عزیز شفیق شخصیت تمام اسلامی دنیا کے لیے

امن اور خوشحالی کا محور بنی رہے۔

زور تقریر فصاحت تحریر دروغ و تقویٰ دیانت و امانت اور مراتب و  
ولایت میں یگانہ روزگار فرید دہر اور وحید عصر تھا۔ ان کی اولاد کی  
اولاد بھی انہی درجات بلند پر فائز تھے۔ یہ ایک زریں سلسلہ تھا۔  
(اتحاد العلماء۔ ص ۳۳۰)  
حضرت شاہ محمد اسمعیل جس بلند مرتبہ و مقام اور مرتبہ کے شخص تھے۔  
اور کوئی شخص ان جیسا پیدا نہیں ہوا۔  
علامہ اقبال کا فرمان ہے۔

ہندوستان نے ایک مولوی پیدا کیا اور وہ مولوی محمد اسمعیل  
کی ذات تھی۔ (ریکنس آف شاہ اسمعیل شہید۔ ص ۳۳)  
حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی بھی حضرت شاہ محمد اسمعیل شہید  
دہلوی کی مساعی جیلد کے محترف تھے اور ہاتھ اٹھا کر فرمایا کرتے تھے۔  
الحمد لله الذي وهب لي علي الكبر اسمعيل واسحاق  
(الحیات بعد الممات۔ ص ۱۰۸)

تصانیف

رد الاثرک (عربی)۔ تقویۃ الایمان (اردو)۔ صراط مستقیم (فارسی)  
منصب امامت (فارسی)۔ تومر العزیز فی اثبات رفع الیدین (عرب)۔  
طبقات (عربی)۔ اصول فقہ (عربی)۔ ایضاح الحق الصریح فی احکام اہمیت  
والصریح (فارسی)  
تقویۃ الایمان

اثبات توحید اور تردید شرک میں لاجواب کتاب ہے۔ اس کتاب کی  
مقبولیت اور تاثیر کا یہ عالم تھا کہ بقول مولانا رشید احمد کنگوی۔ اس (تقویۃ  
الایمان) سے بہت نفع ہوا۔ چنانچہ مولوی اسمعیل کی حیات ہی میں دو  
ذمائی لاکھ آدی درست ہو گئے تھے۔ اور ان کے بعد جو نفع ہوا۔ اس کا تو  
اندازہ ہی نہیں ہو سکتا۔

(امیر الروایات مطبوعہ در مجموعہ حکایات اولیاء ص ۹۲۔ طبع لاہور)

وفات

حضرت شاہ محمد اسمعیل نے ۲۳ / ذی قعدہ ۱۲۳۶ھ مطابق ۵ / مئی  
۱۸۳۱ء کو حضرت سید احمد شہید رائے بریلی کے ہمراہ بمقام ہالا کوٹ  
شہادت سے سرفراز ہوئے۔ انا لله والیہ راجعون۔

بنا کر دہ خوش رہے نجاک و خون غلطیدن

خدا رحمت کنند این عاشقان پاک طینت را



☆ اس سے پتہ چلا کہ مولوی اسمعیل دہلوی کی گستاخانہ عبارتوں کی اہلحدیث فرقے کے مولوی تائید کرتے ہیں

غیر مقلد اہل حدیث مولوی ثناء اللہ امرتسری لوگوں کو رسوائے زمانہ کتاب  
تقویۃ الایمان پڑھنے کی تلقین کر رہے ہیں

اب اقل نقاد و مہنات دین

۸۷

نادر ثنائی جہانگاہ

ہم آپ کی جیسے پیدائش مکہ مکرمہ اور آپ کی جانے بہت دیرینہ سنوں کو حرم مننتے ہیں، ہم آپ کے روضہ مبارک کی زیارت کو سنوں ادا کا ارادہ کرتے ہیں۔ ہم خلافت کو آپ کے خاندان قوش میں منتقل مننتے ہیں۔ قیامت تک ان کے سوا کوئی خلیفہ نہ ہوگا۔ آپ کی تمام امت میں سب سے زیادہ افضل اور بزرگ خلیفہ بلا فصل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں آپ کے بعد خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ کے بعد خلیفہ ثالث حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ کے بعد خلیفہ چہارم حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں۔ امام ہدی علیہ السلام کی اولاد برحق ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زعمہ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں۔ وہ اب تک زعمہ میں ابد قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہوں گے۔ رجال کو قتل کر سکیں گے۔ وغیرہ۔  
(محمد باقر محمدی ناٹھوی، ۱۳۱۲ھ زعمہ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں۔ وہ اب تک زعمہ میں ابد قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہوں گے۔ رجال کو قتل کر سکیں گے۔ وغیرہ۔)

سوال۔ کلام ہمد میں بکثرت کلمات شرک کی رو میں وارد ہیں۔ شرک کے لئے اللہ ذوالجلال نے سخت وعید بیان فرمائی ہے۔ تلاوت کے وقت طبیعت خائفہ ہوتی ہے کہ اس مرض سے نجات کیسے ہوگی۔ ہرنانی فرما کر شرک کی جامع مانع تعریف تحریر فرمائی ہیں۔

محمد عتیٰ فضل الرحمن از جہلم شہر

جواب۔ شرک کی جامع مانع تعریف اور اس کے اقسام سمجھنے کے لئے مولانا اسماعیل شہید کی کتاب تقویۃ الایمان پڑھیے (الحدیث جلد ۲۲، ص ۱۱۱)۔  
تشریح۔ حدیث شریفہ میں آیا ہے۔ بَدْءُ اِیْمَانٍ شَرِیْطٌ وَ سَیِّئُوْهُ اَکْبَرُ۔ بَدْءُ اِیْمَانٍ شَرِیْطٌ مَا اُفْسَدَ النَّاسُ مِنْ سَیِّئَاتِ اَکْبَرُ۔ یعنی خا کا دین اسلام شروع شروع مسافرانہ رکوش میں چلا ہے۔ تو ان کے بعد ہر مسافر اور حدیث میں ہر جگہ جو بھری ہو ان مسافروں کو جو میری سنت میں لوگوں نے جو بگاڑ کیا ہو گا اس کی وہ اصلاح کریں گے۔ اس حدیث شریفہ میں اسلام کی زندگی کے چاندرا تپ فرمائے ہیں (۱) پہلی حالت ہے کسی کی تھی جو ہجرت سے قبل کہ توفیق میں گذری (۲) دوسرے درجہ میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# فتاویٰ ثنائیہ

شیخ الاسلام حضرت

ابوالوفاء مولانا ثناء اللہ امرتسری

اول

رکن محمد اودراز

مکتبہ صحیح الحدیث

حافظ یلازہ مجھلی منڈی

بالتعمیر خلاصہ استنباط سے اردو اور اردو

۱) سفر دین مسافرتی روضہ میں ریاض الجنۃ میں نماز ادا کرنے کا نیت ہے جو ناجائز ہر روضہ مطلوب صلوٰۃ و سلام پر نماز ہے۔ (۲) اولیٰ حالت فریضہ میں شوق نماز اور آخر زمانہ میں ہر حالت فریضہ میں ہر جگہ نماز کی وجہ سے ان کی نماز کے لیے وقت میں اصلاح مناسب کام کی

غیر مقلد اہل حدیث مولوی ثناء اللہ امرتسری نے گستاخ رسول مولوی اسماعیل دہلوی کو مصنف  
عالمی شان، مجاہد فی سبیل اللہ، شہید اور حد تو یہ ہے کہ ”رضی اللہ عنہ“ تک لکھ دیا (معاذ اللہ)

باب نقل عقائد و مہاتر دین

۹۹

فتاویٰ ثنائیہ جلد اول

کی صحت و سقم پر بحث نہیں کرتے۔ صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ مولانا شہید کا یہ مسک نہ تھا بلکہ  
وہی تھا جو مولانا نے خود بتایا ہے  
مولانا کے مسک کی مزید وضاحت آپ کی کتاب تزییر العینین سے ہوتی ہے جو سلسلہ فیضان  
کے اشاعت میں ہے۔ جس کا خلاصہ ان دو نظموں میں ہے جو مولانا نے اپنے دیباچہ میں لکھے ہیں۔  
یثاب فاعلہ ولا یلامرنا کدہ یعنی عدل کو رعایت دین کرنا ثواب کا کام ہے۔  
کیا رنج دین کے متعلق علم حنفیہ کا یہی مذہب ہے؟ اگر یہی ہے تو نعم الوفاق و  
ناظرین کرام! سبذالاتفاق مختصر یہ ہے کہ مولانا اسماعیل شہید کا مسک وہی تھا جو ان کے دادا  
مرحوم شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ کا تھا کہ اولاً وبالذات قرآن و حدیث پر نظر رکھتے تھے۔  
گویا ان کا یہ قول تھا ہے

ہر شعر میں مولانا شہید کا انداز پیدا  
اتھرا حدیث

اے راج مقلد میں اسی طرز کے ہم ہیں  
(۲۲ صفر ۱۳۲۵ھ)

شیخ بشیر احمد بی لے۔ معتقد محمد قاسم  
ولی اللہ سو سائے لاہور۔  
اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ولی اللہ پارٹی کے کارکن  
کی حیثیت سے جو امام عبد العزیز کی قیادت  
میں کام کر رہا تھا۔ فقط حنفی فقہ کو ماننا کلیتہً ضروری تھا مگر خلیفۃ المسلمین بن جانے کے  
بعد ان کی دعوت میں عمومی اگلی۔ جس کے ساتھ نجدی اور برہمنی طریقتوں سے کام کرنے  
والوں کا زور چڑھ گیا۔ جو فقہ حنفی کی پابندی ضروری نہیں سمجھتے تھے اس کا انجام یہ ہوا کہ اختلاف  
کو جو فقہ حنفی کے شدت سے پابند تھے مجاہدین کے ساتھ دشمنی ہو گئی۔ یہ بات وہاں بیت کی  
تاریخ میں واضح طور پر موجود ہے کہ وہابی کی اصطلاح کا عمومی اطلاق ”جماعت اہل حدیث“  
پر ہوتا ہے۔ سید احمد شہید کی جماعت میں فی الحقیقت اہل حدیث ہی کا غلبہ تھا اس کی وجہ یہ  
تھی کہ حضرت اسماعیل شہید استقامتاً و کفلاً اہل حدیث تھے اور آپ لشکر کے کمانڈر و محف  
پانچ سالہ تھے راخما ز زمزم لاہور۔ ۷ رجب ۱۳۲۵ھ عطا جلد ۸

تقویۃ الایمان! اور اس کا مصنف عالمی شان  
اسماعیل رضا ادوان صاحب  
کتاب ”تقریر الایمان“ پر ذکر اذکار ہو رہا ہے۔ کتاب کی نسبت بحث ایک عالم لکھنؤ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
فتاویٰ ثنائیہ

شیخ الاسلام  
ابوالوفا مولانا ثناء اللہ امرتسری

اول  
مؤلف محمد اودراز  
مکتبہ صحیح الحدیث  
حافظ پلازہ مچھلی منڈی  
بالمقابر جلال دین ہسپتال یو آر ڈی تارلا لاہور

غیر مقلد اہل حدیث مولوی ثناء اللہ امرتسری نے رسوائے زمانہ کتاب تقویۃ الایمان کے مصنف مولوی اسمعیل دہلوی کو پکا اہل حدیث لکھا

فتاویٰ ثنائیہ جلد اول

۳۸۲

باب اول صحاح و روایات

باتوں کا ذکر ہے۔ لَمْ تَقُولُوا مَا لَا تَعْمَلُونَ۔ کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَعْمَلُونَ۔ مگر ایسا شخص دعا کے تو سننا چاہیے۔ [الحدیث ۱۰ سوال ۱۰۰] سوال: تلاوت قرآن کو چھوڑ کر دیگر وظائف کرنا اور پھر ان وظائف کو قرآن مجید کی تلاوت پر ترجیح دینا کیسا ہے؟

جواب: قرآن مجید بہترین وظیفہ ہے۔ اسے کم درجہ سمجھ کر اور وظیفہ کرنے والا غلطی کرتا ہے۔ بہت جدا سے تو یہ کہنی چاہیے۔ قرآن مجید میں قرآن کا نام احسن الکریم آیا ہے۔ [۲۷ دن بچہ شکر]

سوال: شریعت، طریقت، معرفت کی جامع مانع تو لغت اودان کی تفریق محل طور پر

محمد قاسم الینور

جواب: شریعت ان احکام کا نام ہے جو قرآن و حدیث میں مذکور ہیں۔ ان احکام کو بظہور قلب دل لگا کر ادا کرنا طریقت اور حقیقت ہے۔ حقیقت شریعت کے مخالف نہیں ہو سکتی بلکہ حقیقت شریعت کے لئے طریق کار کا نام ہے۔ اس لئے حضرت مجدد و صاحب سر نہایت قدس سرہ فرماتے ہیں۔ کل حقیقتہ مردتہ الشریعۃ نہی نہ مذقہ دکتوبات یعنی حقیقت کے جس مسئلہ کو شریعت رد کرے وہ واقعی اتحاد و بیحدیثی ہے یہ تینوں طریقت، حقیقت اور معرفت دراصل شرعی احکام کے طریق کار کا نام ہیں۔ اور تینوں دراصل ایک ہیں۔ [۹ روزی بچہ شکر]

سوال: اکثر حنفی لوگ کہتے ہیں کہ مولانا نذیر حسین، شاہ اسمعیل شہید، نواب صاحب حسین خان حنفی تھے۔ کیا یہ حق ہے؟

جواب: یہ تینوں صاحب کچے اہل حدیث تھے۔ مولانا نذیر حسین صاحب کی کتاب میں لکھا ہے اور مولانا اسمعیل شہید کی تقویۃ الایمان وغیرہ اور نواب صاحب مرحوم کی بیسار کتابیں تعلیم میں موجود ہیں۔ [۲۱ اپریل شکر]

سوال: کتاب حنفیاں میں لکھا ہے کہ امام بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، دارقطنی ابن ماجہ وغیرہ امام شافعی کے مقلد تھے۔

جواب: امام بخاری، ترمذی، نسائی، دارقطنی، ابن ماجہ وغیرہ امام شافعی کے مقلد تھے۔ جو ان کو شافعی کا مقلد کہتا ہے اس نے کتابیں نہیں پڑھی ہوں گی یہ تو کئی جگہ امام شافعی کی تردید بھی کرتے ہیں۔ [۱۱ اپریل شکر]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# فتاویٰ ثنائیہ

شیخ الاسلام حضرت

ابوالوفاء مولانا ثناء اللہ امرتسری

اول

مکتبہ محمد اودراز

مکتبہ صحیح الحدیث

حافظ پلازہ مچھلی منڈی

بالمعین جلال دین ہسپتال یونازو ویار راتھور

فتاویٰ نذیریہ میں غیر مقلداہلحدیث کے شیخ الکل نے ایک سوال کے جواب میں کتاب تقویۃ الایمان اور مولوی اسمعیل دہلوی کی تعریف کی

فتاویٰ نذیریہ جلد اول ۱۳۳ کتاب الایمان والعقائد

لامك لان كلامك في مسألتك كان هنديا ما دنا رجل حربي كالأفهم الهندى الرجل  
البنجابى قد افترى عليك واغلط فى الترجمة كثيرا فإفلا تغضب - تمت  
الرسالة المصنفة للعلامة النبيل محمد اسمعيل الدهلوى ابن الآخر  
الحبر العجيب شاه عبد العزيز قدس سرهما -

سوال علمائے دین و فضلاء محققین مودعین سے یہ ہے کہ کتاب سہی بہ تقویۃ الایمان  
تصنیف مولوی اسماعیل صاحب کی اور کتاب نصیحت المسلمین مولوی خرم علی صاحب  
کی جس میں شرک کی بھائی کا بیان ہے، ان دونوں کا کیا حال ہے آیا ان پر عمل کرنا اور ان  
کے موافق عقیدہ رکھنا بدایت ہے یا گمراہی، اور ان کا مضمون موافق اہل سنت کے ہے  
یا نہیں اور خصوص ان کے مضمون کو اسان پر عمل کرنے والوں کو یہ سبب اس تصنیف  
کے اور عمل کے کا فرادہ گمراہ کہل سس کا کیا حال ہے اور اس کے پیچھے ناز و حسرت ہے  
یا نہیں۔ بیخبر تو جو ہوا۔

الجواب - نصیحت المسلمین اس فقیر کی نظر سے نہیں گذرے اور اس کے مصنف کا تفصیلی  
حال معلوم ہے، لیکن اگر اس کتاب میں شرک کی بھائی کا بیان ہے، تو اس کے اچھے ہونے میں کس  
کو شک ہے اور تقویۃ الایمان کو نظر اجمل سے دیکھا ہے، باعتبار اصول ماہر اصل مقصود کے  
بہت خوب ہے، اور مولوی اسمعیل صاحب کو ایسا دیکھا، کہ پھر کسی کو ایسا نہ دیکھا، یہ لوگ ان  
سے ہیں کہ جن کے حق میں حق سجانہ تھامے کے فرمایا ہے ولتکن منکوا متبدلون  
ان الخیر بالصدق بلعروف وینہون من المنکر واولئک هم المفلحون اور فرمایا  
ان الذین امنوا والذین ہاجروا جاهدوا فی سبیل اللہ اولئک یرحمہم رحمة  
اللہ واللہ غفور رحیم یتخص برحمتہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم  
پس جو ان کو کافر اور گمراہ کہے وہ آپ گمراہ ہے، طاعت علم بالصواب۔

محمد عبداللہ محمد عبداللہ

جس سے ہو کر یہ سارا جہد نہیں، قتلہ میں جہد نہیں، تو افسوس تھا اس کا وہی نے آپ کے کلام کا غلط ترجمہ کر  
کے نمبر ایک یا آٹھ آپ پر بیت سے اسلام لگائے، آپ نے اس سے نہ ہونا وہاں نہیں شہید کے زمانہ کا مضمون ختم ہی  
ملا تھا، سبک بیعت ہوئی ہے جو مہمان کی طرف بلائی، اور اچھے کام کا حکم کر کے پہلی سجدہ کی تیسری ہی مروی  
تھی، اور فرمایا ایمان حاصل ہے، ہر شخص کی بیعت دہل سے کوشش کرنے والے اشک رحمت کے ایسا ہی ہو  
رہا تھا، جسے جہد میں ہے اور غلطی سے ہے، جس کی رحمت سے غم کو جلا دینا، جسے غلطی کا ٹک ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فتاویٰ نذیریہ

شیخ الکل حضرت مولانا  
سید محمد نذیر حسین شاہ دہلوی

اول

مکتبہ صحیح الحدیث

حافظ پلازہ مچھلی منڈی

بالمقابل خیابان دین منیٹال نیوآرڈو بازار لاہور

# وہابیوں اور دیوبندیوں کا پیشوا مولوی اسماعیل دہلوی لکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے

۱۶

اقول۔ اگر قول بہ وقوع مثل مذکور تمہیز کذب مسطورست معاد اللہ مذکور  
 واما قول ہا مکان مثل مذکور پس مستلزم امکان کذب مسطورست۔ علاوہ بریں  
 قول کہ بہ امکان مثل مذکور مابین وجہ ہم سے تو اذہ شد کہ اصلاً اختیار عدم وقوع اذ اصل واقع  
 محض عدم اختیار بعدم وقوع مثل مذکور بل بہ عدم اختیار بقرآن مجید اس ادا اصل  
 ممکن نیست داخل تحت قدرت الہیہ کا قال اللہ تعالیٰ عزوجل قل لو شاء اللہ ما تفرقت  
 علیکم ولا آذناکم ہم ، ونیز بعد اختیار ممکن است کہ ایشان از فراموش گردانیدہ شود پس  
 قول ہا مکان وجود مثل اصلاً منقطع بہ کذب نفس انعموس بگردد و سلب قرآن مجید و معنی  
 انزال ممکن نیست داخل قدرت الہیہ کا قال اللہ تعالیٰ وَ مَن يَشَاءُ لَنُغَيِّرَنَّ بِالنَّارِ مَا يَكُونُ  
 بِأَبْصَارِكُمْ لَآ تَجِدُكَ بِهِ قَائِلًا وَ كَيْفًا۔

قوله - وهو محال لانه نقص والنقص عليه - تعالی محال -

اقول اگر مراد از محال مستح لذات است کہ تحت قدرت الہیہ داخل نیست  
 پس انسلم کہ کذب مذکور محال یعنی مسطور ہا شرح مقدمہ تفسیر غیر مطابقتہ مواقع و القاعے  
 آں بر ملائکہ و انبیاء خارج از قدرت الہیہ نیست و الا لازم آید کہ قدرت انسانی از یہ  
 از قدرت ربانی ہا شرح مقدمہ تفسیر غیر مطابقتہ مواقع و القاعے آں بر مخاطبین در قدرت  
 اکثر افراد انسانی است۔ کذب مذکور لیس منافی حکمت است پس مستح ہا نہیں است۔  
 انما عدم کذب ہا الکمالات حضرت حق سبحانہ سے شانہ فاوارا مل شانہ آں شرح سے  
 کند خلاف اطرس و صلہ کہ ایشان را کہے بعدم کذب شرح کے کند۔ ونیز ظاہر است

۲۱۷

یک روزہ صفر، اکابر اول فروری

وہابیوں اور دیوبندیوں کی گستاخیاں، انہیں کی کتابوں سے

۱۶

اقول۔ اگر قول بہ وقوع مثل مذکور تمہیز کذب مسطورست معاد اللہ مذکور  
 واما قول ہا مکان مثل مذکور پس مستلزم امکان کذب مسطورست۔ علاوہ بریں  
 قول کہ بہ امکان مثل مذکور مابین وجہ ہم سے تو اذہ شد کہ اصلاً اختیار عدم وقوع اذ اصل واقع  
 محض عدم اختیار بعدم وقوع مثل مذکور بل بہ عدم اختیار بقرآن مجید اس ادا اصل  
 ممکن نیست داخل تحت قدرت الہیہ کا قال اللہ تعالیٰ عزوجل قل لو شاء اللہ ما تفرقت  
 علیکم ولا آذناکم ہم ، ونیز بعد اختیار ممکن است کہ ایشان از فراموش گردانیدہ شود پس  
 قول ہا مکان وجود مثل اصلاً منقطع بہ کذب نفس انعموس بگردد و سلب قرآن مجید و معنی  
 انزال ممکن نیست داخل قدرت الہیہ کا قال اللہ تعالیٰ وَ مَن يَشَاءُ لَنُغَيِّرَنَّ بِالنَّارِ مَا يَكُونُ  
 بِأَبْصَارِكُمْ لَآ تَجِدُكَ بِهِ قَائِلًا وَ كَيْفًا۔

قوله - وهو محال لانه نقص والنقص عليه - تعالی محال -

اقول اگر مراد از محال مستح لذات است کہ تحت قدرت الہیہ داخل نیست  
 پس انسلم کہ کذب مذکور محال یعنی مسطور ہا شرح مقدمہ تفسیر غیر مطابقتہ مواقع و القاعے  
 آں بر ملائکہ و انبیاء خارج از قدرت الہیہ نیست و الا لازم آید کہ قدرت انسانی از یہ  
 از قدرت ربانی ہا شرح مقدمہ تفسیر غیر مطابقتہ مواقع و القاعے آں بر مخاطبین در قدرت  
 اکثر افراد انسانی است۔ کذب مذکور لیس منافی حکمت است پس مستح ہا نہیں است۔  
 انما عدم کذب ہا الکمالات حضرت حق سبحانہ سے شانہ فاوارا مل شانہ آں شرح سے  
 کند خلاف اطرس و صلہ کہ ایشان را کہے بعدم کذب شرح کے کند۔ ونیز ظاہر است

۲۱۷

یک روزہ صفر، اکابر اول فروری

کتاب روزہ فارسی

حضرت مولینا شاہ محمد اسماعیل شہید

ناشر

فاروقی کتب خانہ بکسیر سلطنتی

تعداد طبع ایک ہزار

قیمت ۳۷ روپے

پہلی بار شائع

یک روزہ کا صفر، اکابر اول فروری

# وہابیوں اور دیوبندیوں کا پیشوا مولوی اسماعیل دہلوی لکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے

۱۸

کہ صفت کمال میں کہہ سکتے کہ قدرت پر حکم کذب کا وہ دہا پر مہابت صفت ہے جس نے  
حکمت تنزیہ از طوط کذب کلم بہ کلام کاذب نے نماز ہاں شخص مورخ سے گرد  
پہلے ہی کذب انصاف بہ کمال صدق بخلافت کے کہ لسان او ارف شدہ  
ہا شد حکم بہ کلام کاذب نمی تواند کرد یا قوتی لفظہ او فاسد شدہ باشد کہ عقد قدسیہ طیر  
مطابقہ واقع ہے تا نہ کرے یا طعنہ کہ ہر گاہ کلام صدق سے گوہ کلام مذکور از صادر  
ہے گرد۔ وہ ہر گاہ اور وہ حکم بہ کلام کاذب سے نماز آواز و ہند سے گرد یا زبان اور آواز  
سے شویا کے دیگر جن اور باندہ سے نماید یا مخلوق اور اجنب سے کند یا کسی چند تضاد  
صادر را و اگر تہ است و اصلاً بر ترکیب تضاد سے دیگر قدرت کے مدار دہ بنا تالیہ  
کلام کاذب از صادر سے گرد۔ ایں اشخاص مذکورین نزد عقلا قابل مرعہ مستند۔  
و لعلہ ہم حکم بہ کلام کاذب تر قنایں عیب کذب استرا من حکومت باد  
صفت مرعہ مست و ہا ہر از حکم بہ کلام کاذب سے چگونہ از صفت علاج نیست۔ ما  
مدح آل ہمایا و ادون است ساز مدح اول۔

قولہ، کہری طیل الخ

اقول۔ ایں دلیل کہری قیاس اول است یعنی مرعہ مست است داخل قوت

قدرت، ایہ نیست۔

حقنی نماز کہ اگر ملو از لفظ مست در ہی مقام مست ملکی میں ہوتی ہے

ست لامعہ نیست زیرا کہ جمہر طیل مذکور جنس ذاتی نیست تناسل کہری مستخرج گرد

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۗ وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِالظَّالِمِينَ  
اور جس نے آسان نہ  
ذین پہ لکھیں، کیا وہ اس پر قادر نہیں کہ ان  
جیسے آسیروں کو دوبارہ (پیدا) کرے، مژدہ و تلبہ ہے نہ وہ  
دیگر ترا لاء، فریضے ملا ہے جب کہ کسی پر کلام کاذب تو لیں کہ سوال ہے کہ اس پر کیا کہتے  
ہے کہ اس پر مال ہے

# یک روزہ قاری

حضرت مولینا شاہ محمد اسماعیل شہید

ناشر  
فاروقی کتب خانہ بکسٹرز سلیٹرز بلتان

طبع و اشاعت: ایک ہزار  
بیت ۲۶

## وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اسماعیل دہلوی کی کتاب ”صراط مستقیم“ میں سنگین گستاخی

مذکورہ صفحہ میں نشان زدہ عبارت کا مفہوم:

نماز میں زنا کے دوسو سے بیوی کے ساتھ مجامعت کے خیال کو بہتر اور حضور علیہ السلام کی طرف توجہ لگانے کو گدھے اور بیل کے خیال میں مستغرق ہو جانے کے مقابلہ میں بدتر قرار دیا گیا ہے (نعوذ باللہ من ذالک)

”حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نماز میں خیال آجانا یا نمازی کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تصور کرنا ایسا ہے کہ قرآن پاک یا نماز میں پڑھے جانے والے کلمات کے مفہوم کو سمجھنے والا ذی شعور نمازی اپنی نماز کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تصور اور خیال سے بچ نہیں سکتا۔ بلکہ اس کے لئے یہ امر ناممکن ہے کہ عنوان تلاوت کرے اور معنوں کی طرف خیال نہ جائے، لہذا ایسے نمازی پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خیال کو ترک کرنے کی پابندی تکلیف مالا یطاق ہے۔

اس کے علاوہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کرام کو فرمایا: صلوا کما رایتموئی اصلی یعنی نماز کی ادائیگی میں میری ادائیگی کا خیال رکھو۔ اس حدیث میں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف خیال ضروری قرار دیا گیا ہے۔

اس شرعی اور عقلی حقیقت کے باوجود بحث میں پڑے بغیر ہم جو عرض کرنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ کیا یہ مناسب ہے کہ زنا مجامعت، بیل اور گدھے جیسے حقیر چیزوں کے ساتھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کیا جائے۔

”صراط مستقیم“ کی زیر بحث عبارت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا گدھے اور بیل کے ساتھ نہ صرف ذکر ہے بلکہ یہاں تو صراحتاً مقابلہ کرتے ہوئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خیال کو گدھے اور بیل کے خیال سے بدتر قرار دیا گیا ہے۔

(نعوذ باللہ من ذالک)

حالانکہ زنا اور بیوی کے ساتھ مجامعت کے خیال کو ذکر کرتے ہوئے یہ احتیاط برتی گئی ہے کہ یہاں ان دونوں کا مقابلہ بہتری میں کیا اور مجامعت کے خیال کو بہتر قرار دیا گیا۔





دیوبندی واہلحدیث پیشوا مولوی اسمعیل دہلوی نے اپنی کتاب میں نماز میں زنا کے وسوسے سے بیوی کے ساتھ مجامعت کے خیال کو بہتر اور حضور ﷺ کی طرف توجہ لگانے کو گدھے اور بیل کے خیال میں مستغرق ہو جانے کے مقابلے میں بدتر قرار دیا ہے (معاذ اللہ)

مراد مستغرق ۹۷۰  
 کسی امر کی طرف توجہ ہو تو وہ امر دینی ہو یا دنیاوی، اصل اس کے برخلاف بیوہ جس شخص پر  
 مقام مکمل جائے وہ جانتے ہے ان مقصدات سے غفلت نہ پھانسی اور حق بعض زنا کے وسوسے اپنی  
 بی بی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ طوسی سے اور ننگوں کی طرف توجہ جانے سے  
 تاب ہی ہوں، اپنی ہمت کو ٹھکانا اپنے بیل لہ گدھے کی صورت میں مستغرق ہوئے ہر ایک  
 کیونکہ شیخ کا خیال تو عظیم اور سزا کیسا کہ انسان کے دل میں بیٹ جاتا ہے اور بیل لہ گدھے کے خیال  
 کو نہ تو اس قدر سیدھی کہتی ہے اور نہ عظیم بلکہ حقیر اور ذلیل بتولہ ہے اور غیر کی یہ تعظیم اور زندگی  
 جو نماز میں طوطا ہر دو شرک کی طرف کھینک لی جاتی ہے حاصل کلام اس جگہ وسوسوں کے مرتبوں کے  
 تفاوت کا بیان کرنا مقصود ہے انہوں کو چاہیے کہ آگاہی حاصل کر کے کسی مانع کے ساتھ اللہ  
 عزوجل کے حضور سے نہڑ کے اور پیچھے نہ ہٹے اور اس کو تھمیرا اس عمل کا علاج اس طرح سے بیان  
 کرنا مقصود ہے کہ ہر کسوں آگاہی کو سمجھ سکے، پس اگر وسوسہ بہترین وسوسہ ہے تو نہایت ہی اچھا  
 کے ساتھ عاقر کے گرج ساری چیزوں کے حاصل ہر نیک دار اللہ تعالیٰ کے فضل پر ہے لیکن بعض چیزوں  
 میں ظاہری اسباب کو کسی قدر مداخلت ہوتی ہے اور ان وسوسوں کا دفع کرنا تو اصل اس کی عقل  
 پر منحصر ہے ظاہری اسباب کا اس میں کچھ دخل نہیں اور اپنے بیکر خدمت میں ہی عرض کرے کیونکہ ہر اس  
 کام میں اس سے زیادہ یا خیر ہے شاید کوئی عمدہ تہذیبی تہذیب سے آگاہی اور اگر شیطان یا نفس کی طرف  
 سے اس وسوسہ کے علاوہ کوئی اور وسوسہ ہو تو اسکا علاج یہ ہے کہ شلا اگر وہ وسوسہ ظہری نماز میں  
 پیش کرے یا ہے تو فرض اور سنتوں سے فارغ ہو کر نہایت اور خلوت میں وسوسے کو دل سے باطل  
 نکال کر سوئے کہتیں نماز چھوڑے اور یہ جب ہے کہ ساری رکتوں میں خیالات کا سلسلہ نکال رہا تھا  
 اور اگر ساری رکتوں میں وسوسے نہیں ہے تھے بلکہ بعض تو حضور کے ساتھ خیالات سوچالی  
 پر ہی تھمیر لہ بعض خیالات سے آلودہ ہو گئی تھیں تو وسوسے والی رکتوں میں سے ہر ایک رکت  
 کے بدلے چار رکتیں لہ کر کے اور مغرب کی نماز کے بعد نماز عصر کا تدارک کرے اور اس کے بعد نماز مغرب  
 کا اور صبح حشا کا تدارک کر کے بعد کے اور فجر کا تدارک طلوع آفتاب کے بعد چلے تاکہ نفس چاہے  
 نہ ہو جائیں اور چونکہ یہ کام نفس کی واسطے نہایت شاق ہے البتہ باز آجائے گا اور اپنے آپ کے پاس  
 ایک کھینکا لہ جسوقت نفس قابو میں آجائے اللہ تعالیٰ کا بہت سدا شکر بجالائے اور شرح  
 ہو جب اس کی نماز پوری کرے اور اس کے کان کے بدلے اس کی داغ بیل کرے اور اس کو  
 آرام سے اور اگر نفسانی یا شیطانی حرکت سے بچد تھا ہو جائے تو اس دن روزہ رکھے اور

واللہ اعلم بالصواب

مستقیم  
 صراط مستقیم

مستخرج از اردو

جناب مطاب جرنیل حضرت شاہ  
 محمد اسمعیل صاحب شہید رحمہ اللہ

بہارہ مستقیم  
 (دیوبند) محمد اسحاق ولد کتب رحیمیہ پبلشرز

لہ سینہ جبرہ ہر وسوسے میں سے بچنا ہے

مولوی اسمعیل دہلوی کے گستاخانہ عقیدے کے برعکس صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ اور ایمان ملاحظہ فرمائیے۔  
 حدیث شریف: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، رسول پاک ﷺ کے مرض الموت میں لوگوں کو نماز پڑھاتے رہے، یہاں تک کہ جب سوموار کا دن تھا لوگ نماز کے لئے صف بستہ کھڑے تھے۔ نبی پاک ﷺ نے حجرے کا پردہ اٹھایا اور کھڑے کھڑے ہماری طرف دیکھنے لگے گویا کہ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک مصحف کا ایک ورق تھا۔ پھر آپ ﷺ خوشی سے مسکرائے، دیدار نبی کریم ﷺ کے سبب خوشی سے ہم نے فتنہ میں پڑ جانے کا قصد کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایزدوں کے بل پیچھے آئے تاکہ صف تک پہنچیں اور گمان کیا کہ نبی کریم ﷺ نماز کے لئے تشریف لانے والے ہیں تو نبی کریم ﷺ نے اشارہ فرمایا کہ اپنی نماز پوری کر دو اور آپ ﷺ نے پردہ نیچے گرادیا اور اس دن آپ ﷺ نے وصال فرمایا (بخاری، عربی، کتاب الاذان، حدیث 680، ص 111، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)  
 اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے دیدار مصطفیٰ ﷺ کی پیاس کو حالت نماز میں بجھایا جبکہ چہرہ مصطفیٰ ﷺ بکھنے کے لئے حالت نماز میں ان کے چہرے کعبۃ اللہ سے پھر گئے تھے۔

دیوبندی اکابر مولوی حسین علی نے لکھا کہ آپ ﷺ پل صراط سے گزر رہے تھے تو میں نے آپ کو گرنے سے بچا لیا (معاذ اللہ)

اشاء احمد سید اجازہ الشاہ، اسید اجازہ الشاہ، عبد العزیز اجازہ الشاہ، ولی اللہ الہلوی، قال ولی اللہ الہلوی قرأت القرآن  
کلمة محمد فاضل السندی قال طلحة علی شیخ القراء عبد الخالق قال قرأت علی شیخ البقری بن بقری قال شیخ عبد الرحمن السیسی  
قرء علی والدہ ایشیخ سبارہ السیسی قرء علی ایشیخ ابی نصر الطباطبائی قرء علی ایشیخ الاسلام ذکر یا بکتا وقرء علی برمان الطبع مالہ صغان  
ابن نسیم العتبی قرء علی سنباطی محمد بن محمد بن علی بن یوسف البقری صاحب کتاب البقری قرأت القرآن علی ابی  
العباس احمد بن حسین قال قرأت علی نادی قرء علی ابی محمد القاسم قال قرأت علی احمد بن علی و محمد بن سعید و محمد بن ارب  
قال کل جسم قرأت علی بن محمد الطیغی قرء علی سلیمان بن جراح قال قرأت علی عزت التسمیری جده ان الدانی قرء علی طاهر بن  
ظہر بن قاسم علی بن محمد المقرئ قرء علی احمد بن سبیل قرء علی جید بن اصبغ قرء علی حفص قرء علی جاسم و اخذ ما سمع القرآن من جید  
بن جیب و من ند بن حیش و اما جید بن جیب فنحن عثمان بن عفان و علی ابن ابی طالب و ابی بن کعب و زید بن ثابت  
و ابن مسعود و ابی سلمی و اشد علیہ و آد و سلم و اخذ من عثمان بن عفان و ابن مسعود و ابی سلمی و اشد علیہ و آد و سلم و  
سائرنا سبہم حسین

مبشرات

راى سیدی محمد عثمان اعطانی تفسیر القرآن مفیر الیم نقلت اہو تفسیر مع القرآن قال نعم و رايت آلی اُفلیت  
بالتفسیر من ارب قائله و رايت ان علی الصلوۃ و السلام اخذ فی فی حجره و ادخل سائہ المبارک فی فی و اتقی لعاہ فی  
فی و رايت ان علیاً رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا مر فی تصنیف تفسیر القرآن رايت ان اللہ ..... تبارک و تعالیٰ بقول  
لی حضرت تک و لمن اتتک رايت ان رسول اللہ علیہ وسلم ما تقنی و ذہب بے فی سافقتہ علی العراطی فی  
رايت ان رسول اللہ علیہ وسلم کتب کے حضرت ..... تقم علیہ بیہ و المبارک و کات صہ الکر الاکار و حوت حدیث علیہ  
الحرام ثم جئت عند رسول اللہ علیہ وسلم نقلت الصلوۃ و السلام علیک یا رسول اللہ خالقنی علی اللہ علیہ وسلم طس و کلا اللہ  
و اما ذکر و رايت ان یسقط فاسکتہ و اعلت من السقوط لبعثت فی ذلک الوقت ان المراد ما تہ و شیہ ..... و ما اشک  
قیل لی من ینا تک فی التوجید ہم و ہا لول کذا لہ و تعدت عند مرار الامام الیانی فقال لی فی المکاشفتہ بیان مسئلہ التوجید  
اعلی و وجہ من السلوک رايت الانبیاء کبیر من آدم الی نبینا علی اللہ علیہم و السلام کبیر ینا مدق باقی عماد ان من دعا فی اللہ تعالیٰ  
ستقہ ان یملم و یسج فہو کافر۔

تصحیح

کاز تصحیح مطبوعہ من لفظنا و ما اہمنا کبیر فرور شیعی الصور اعطانی نسری حضرت اللہ و من علی نورانی مولی سید جوسوہر علی کاز  
و انہ راوی جناب حافظ محمد مدنی صاحب فاضل دیوبند طیب جاح بولہاں لاہور۔  
اتمام یافت ہو اللہ المستعان

کتاب احکامات آیات الفرقان  
تفسیر علامہ سید و شرح قرآن حکیم بطرز جدید و بوجہ لطیف انیق المست



از بدتہ التفسیر من عتہ المحدثین و من اعقبا و حسنی اصنافی اولاد حسین علیہ السلام فی تفسیر القرآن  
تفسیر اشد و انہ شہید احمد القصب الجہری تفسیر سب و سولنا محمد طہر نا تو فی قرأت اللہ علیہ  
بابی طہر المسلم سمان پور  
و ان سید علیہ السلام فی غایت سب و سولنا محمد طہر نا تو فی تفسیر القرآن  
و ان سید علیہ السلام فی غایت سب و سولنا محمد طہر نا تو فی تفسیر القرآن

مفتی اعظم انارکونہ پٹنل



### رسالہ الامداد: مطبوعہ تھانہ بھون، ص 34/35

اشرف علی تھانوی کو کون نہیں جانتا۔ آپ کے زمانے میں آپ کے ملفوظات واقادات پر مبنی ”الامداد“ نامی ایک پرچہ تھانہ بھون سے شائع ہوا کرتا تھا۔ اس کے صفر المظہر ۱۳۲۶ھ کے شمارے میں تھانوی کے ایک مرید کا حال اور تھانوی کا جواب اس طرح نقل کیا گیا ہے۔ مرید صادق خواب میں کلمہ پڑھنا چاہتا ہے۔ لیکن رسول اللہ کی بجائے اشرف علی رسول اللہ پڑھتا ہے۔ غلطی کا احساس کر کے صحیح پڑھنا چاہتا ہے۔ مگر زبان سے وہی کلمات سرزد ہوتے ہیں، اتنے میں نیند سے بیدار ہو جاتا ہے اور بیداری کی حالت میں درود شریف پڑھنا چاہتا ہے۔ مگر زبان سے اللھم صل علی سیدنا ونبینا و مولانا اشرف علی لکھتا ہے۔

مرید صادق اپنی یہ کیفیت اور حال مرشد کی خدمت میں لکھتا ہے۔ صاف اور سیدھی بات تھی کہ اسے ان کفریہ کلمات سے توبہ کی تلقین کی جاتی۔ مگر اس ظلم کی فریاد کس کے سامنے کی جائے کہ تھانوی مسجد افتاء اور سجادہ طریقت سے اسے جواب دیتے ہیں۔

اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو، وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔ اگر اسے پہچانا ہی مقصود تھا تو اسے بے خود مغلوب الحال قرار دیا جاتا۔

اہل سجدہ تمکین نے بھی حالت بے خودی و حالت سکر میں تو انا اللہ یا انا الحق کو بھی درمیانی منزل قرار دیتے ہوئے پسند نہیں کیا۔ مگر یہ عجیب بزرگ ہیں کہ لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور اللھم صلی علی نبینا و مولانا اشرف علی ایسے صریح کفریہ کلمات کو پسندیدہ قرار دے رہے ہیں۔

دیوبندی پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی کی کتاب ”الامداد“ کا ٹائٹل صفحہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



۴۸۶

کتاب اللہ تعالیٰ

رَبِّ زَيْنَبٍ وَرَبِّ عَمَلَاءِ

وَقَدْ كَانُوا مِنَ اللَّهِ لَمُؤْمِنِينَ

وَقَدْ كَانُوا مِنَ اللَّهِ لَمُؤْمِنِينَ

ایسا لکھا یہ کہ وال مستہ بر مطلوبیت زیادہ علم و مادہ و للحدیث کہ وال مستہ بر ذہبیت کہتا ہے

فصل در ارشاد صحیفہ شہرہ مطبوعہ

# الامداد

مشتمل بر شعب علیہ متنوعہ خمسہ سلسلہ و دائرہ

یعنی امداد الفوائد فی الفقہ والعقائد جو احدث الفوائد فی ما يتعلق بالسوانح النبویہ  
 تربیہ ہمالک فی الاحوال الخاصہ من اسباک فالرفیق فی سوانح الطریق فی الاحوال العامہ من ذ  
 لغزوات خبرت فی القوائد المختلفہ العقلیہ والعقلیہ کہ ان از اقا فائت سلسلہ حضرت مولانا اشرف علی  
 صاحب دہلوی آن از اقا فاضل حضرت شیخ العرب العجمی مولانا الحاج شاہ محمد امداد اللہ نے  
 لقب صحیفہ مشیرت بترک بنام تالیفش نزد خاصا الاشیاء کی تحقیق کا لفظ دکر اور منسکت

عشاء | بابت ماہ صفر الطغر ۱۳۳۶ ہجری | جلد ۳

از مطبع امداد المطابع تحت نصاب چون جلوہ نمودن گرفت

اشرف علی تھانوی کے مرید نے خواب میں دیکھا کہ وہ لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور اللہم صلی علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی کہہ رہا ہے

کتابت حضرت

۳۵

۱۲ باب صحت منہ ۱۲۰۰

۳۴

کتابت حضرت

اور سو گیا کچھ عرصہ کے بعد خواب: بیکتا ہوں کہ کر شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر تھانویوں  
لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور کا نام لیتا ہوں اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ مجھے غلطی ہوئی  
کر شریف کے پریشانی میں اسکو صحیح پڑھنا چاہئے اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھنا ہوں: دل پر  
توبہ ہے کہ صحیح پڑھا جائے لیکن زبان سے بیجا نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے  
اشرف علی نکل جاتا ہے حالانکہ مجھکو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار زبان  
سے یہی کلمہ نکلتا ہے دو تین بار جب یہی صورت ہوتی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور یہی  
چند شخص حضور کے پاس تھے لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہو گئی کہ میں کلمہ لکھتا ہوں اس کے کہ  
وقت جاری ہو گئی: میں پر گز گیا اور نہایت زور کے ساتھ ایک صحیح نامی اور مجھکو معلوم ہوتا تھا کہ  
میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا لیکن بدن میں  
بے حس تھی اور وہ اثر نا طاقتی پرستو تھا لیکن حالت خواب اور بیداری میں حضور کا یہی خیال  
تھا لیکن حالت بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا اندازہ ہوا کہ اس خیال  
کو دل سے دور کیا جائے اس واسطے کہ بھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جائے یا اس خیال بندہ چھو گیا اور پھر  
دوسری کو شہادت کر کر شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف  
پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کتا ہوں اللہم صلی علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی حالانکہ  
اب بیدار ہوں خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں مجبور ہوں زبان اپنے تالی میں نہیں اس دوز  
ایسا ہی کہ خیال رہا تو دوسرے بیداری میں رقت رہی خوب روایا اور بھی بہت سے وجوہات  
ہیں جو حضور کے ساتھ باعث محبت ہیں کہ انکے عرض کروں۔

جواب اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔  
۱۲ سوال ۱۲۰۰۔  
سوال جناب محمد دستا مولانا مہر فرخ ضمیمہ علیکم السلام درجت اللہ و برکاتہ۔ مکتبہ ناسرہ دہلی  
ہو کر باعث اعزاز ہوا ایہ ناچر حضرت جد ماجد قبلہ عالم ملک العالی کا بڑا نواسہ مولوی .....  
صاحب مرحوم کا لڑکا ہے اس میں طبیعت نہیں کہ جناب نے ضروریات زمانہ کے لحاظ سے دینی خدمت  
بہت کی ہے اور بہت سے رسائل مفیدہ و نیات میں لکھا کہ لوگوں کو مستفیض فرمایا کہ آپ سے

داعی ہوتا ہے بعض اوقات حدود شرعیہ کا خیال بھی نہیں رہتا ایسا شخص شاہ حضرت صدیق کبیر  
کے اس حال کے ہے جب تک وہ اسلام نہ لائے تھے کہ اس وقت بھی وہ حضرت رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت فرماتے تھے مگر محض محبت نبویہ سے نہ کہ محبت شرعیہ سے اس خواب میں  
ایسے غلاموں کی حقیقت بتلائی گئی اس خواب میں جزو متم باشان ہی متاباقی ظاہر ہے اسلام  
۱۲ سوال ۱۲۰۰۔  
سوال اب وہ اس کی عرض کرتا ہوں کہ بیعت ہونے کا خیال مجھکو کیوں ہوا اور حضور کی  
طرف کیوں رجوع کیا بیعت کا شوق صرف مطالعہ کتب تصوف سے اور حضور کی جانب رجوع ہونے  
کہ پھر کئی صاحبان مولانا مولوی محمد صاحب مرحوم مولانا مولوی عبداللہ صاحب مرحوم و  
مولانا مولوی عبدالغفور صاحب مرحوم لودیانہ والوں سے حضور کے اعتقادات ملتے جلتے تھے اس  
سے یہ غرض تھی کہ جہاں سے تانا یا اور کوئی اپنے دادا وغیرہ علماء کے اعتقادات کو خواب ہی ہوں  
ان کو بلاوجہ ترجیح دی جائے اس غرض سے ہے کہ حضور کے اور بندہ کے اعتقادات بالکل ایک  
ہیں مادہ اگر مولوی صاحبان لودیانوی یا حضور کے درمیان کسی فردعات میں اختلاف بھی ہو  
تو اس میں جناب کی طرف رجوع کرتا ہوں (۲) اور حضور کی تصنیف چند کتابیں زیر مطالعہ  
رہی ہیں جن میں سے بستی زبور و تخریج جان ہے اور شرح شتوی مولانا مولوی رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ  
تھیں چند تصنیفات نثر سے گذریں (۳) ایک دفعہ چھوڑا بیعت میں جانے کا اتفاق ہوا تو وہاں  
ایک مسجد میں ایک مولوی صاحب نے غالب علم تھے ان کے پاس پانچ ٹھہرنے کا اتفاق ہو گیا اور یہی  
معلوم ہوا کہ وہ مولوی صاحب حضور سے بیعت ہیں اس لئے ان سے اور بھی محبت ہو گئی تو شاعر  
گفتگو میں معلوم ہوا کہ ان کے پاس تمام بیعتوں سے دور سالہ الاملا اور حسن العزیز بھی ماہواری  
آتے ہیں بندہ نے ان کے دیکھنے کے واسطے درخواست کی تو ان مولوی صاحب غالب علم  
نے چند رسا لکھ کر دیکھنے کے واسطے دئے اور شہ جو لطف ان سے آگیا یا بیان سے باہر ہے  
ایک روز کا ذکر ہے کہ حسن العزیز دیکھ رہا تھا اور دوسرے کا وقت تھا کہ نیند نے غلبہ کیا اور سو جانے  
ادادہ کیا رسالہ حسن العزیز کو ایک بڑی مکہ یا لیکن جب بندہ نے دوسری طرف کر دئی تو  
دل میں خیال آیا کہ کتاب کو پشت ہو گئی اسلئے رسالہ حسن العزیز کو اٹھا کر اپنے سر کی جانب لے گیا

جواب میں تھانوی صاحب کو چاہئے تھا کہ مرید کو توبہ کی تلقین کرتے مگر تھانوی صاحب نے جواب میں لکھا کہ اس واقعہ  
میں تسلی تھی کہ جس طرف تم رجوع کرتے ہو، وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔  
تھانوی صاحب ایسا خواب اگر مرید نے دیکھا بھی تو اس کو اپنے رسالے میں نقل کرنے کی کیا ضرورت تھی؟

Marfat.com

# دیوبندی پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب میں حضور ﷺ کے علم غیب کو حیوانوں، چوپایوں، بچوں اور پاگلوں کے علم کے ساتھ تشبیہ دی

جواب سوال سوم مطلق غیب سے مراد اللہ ذات غیب ہے جس پر کوئی دلیل قائم نہ ہو اور اس کے اور کس کے لئے کوئی واسطہ اور دلیل نہ ہو اسی بنا پر کہ لا یقلو من فی السموات والارض حول الغیب الا اللہ اور لو کنتم اعلموا الغیب وغیرہ فرمایا گیا ہے اور جو علم بواسطہ ہر غیب کا اطلاق مناجیح قرین ہے تو بدترین مخلوق پر علم غیب کا اطلاق مومئین شکر جو نیکی و برکت سے مزین دنا جائز ہے گا قرآن مجید میں لفظ اعنالی مانت اور حدیث مسلم میں جسدی واعنی وری کئے سے نفی ہے۔ اس لیے جو سے واسطہ اس لئے حضور مرد عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر عالم الغیب کا اطلاق جائز نہ ہو گا اور ایسی دلیل سے ان الفاظ کا اطلاق جائز ہو تو خالق اور رازق وغیرہ جتنا وہ دلیل اسناد الی سبب کے بھی اطلاق کرنا جائز نہ ہوگا کیونکہ آپ ایمان اور تقاضے عالم کے سبب ہیں بلکہ خدا ہی نے مالک و ربوبی مطلق کتابھی درست ہے۔ اور جو طرح آپ پر عالم الغیب کا اطلاق اس تویل خاص سے جائز ہوگا اس طرح دوسری تویل سے اس صفت کی نفی صحیح اور عاقلانہ سے بھی جائز ہوگی یعنی علم غیب بالمعنی الثانی بواسطہ اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت نہیں ہے اور اگر لیتے ہیں میں سنی تالی کو مانتے کہ کوئی کتابچہ نہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عالم الغیب میں پور حق تعالیٰ شانہ عالم الغیب میں (منقولہ) نہ کہ اس کلام کو نہ کہ اس کے لئے کوئی مائل سند میں امانت دینا گوارا کر سکتا ہے اس بنا پر تو بدترین مخلوق کی ہمت نہ ہو کہ اس میں غیب کی غلط شہادت ہوگی تو شہاد کیا ہو اور اس کا کھیل ہو اور اگر جہاد بنا لیا جہاد بنا لیا اور پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جاتا ہے اگر لفظ قرآن صحیح ہو تو وہ بدترین مطلب ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا اس فیہا کہ بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا غیب ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر کسی و ہر جنون بلکہ جمیع حیوانات ہائے مہملہ ہی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو وہ کسی شخص سے نفی ہے تو جہاں کہ سب کو عالم الغیب کا ہونا ہے اگر دیو اس کا التزام کرتے کہ اس میں سب کو عالم الغیب کو لگا تو پھر علم غیب کو سب کو لگا لات تو یہ شہادتیں کیا جاتا ہے جس میں ہر جنون بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو کہ لات نبوت سے کب پر سکنا ہو اور ہر جنون کو جامعہ نوعی فریضہ میں وجہ ذوق بیان کرنا ضرور ہے اور اگر تمام علوم غیب مراد ہیں اس طرح کہ انہی ایک نوعی خاصہ ذہن ہے تو اسکا اطلاق دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے لائل تغلیب شیاہر خود قرآن مجید میں آپ سے نفی کرنا علم غیب کی آہ و لو کنتم اعلموا الغیب لاسکثرت من الخیر من ذریئہ کرنا آپ سے علم میں جہاد کی اور سب سے علوم کی نفی صحت ممانت نہ کہ وہ ہے احادیث میں ہزاروں اشاعت آپ کے کتب ہوائی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 اللَّهُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الْغَيْبِ  
 حِفْظُ الْإِيمَانِ  
 مَعَ  
 بَسْطِ الْبَيِّنَاتِ  
 مَعْصَمَةً

حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی

جکو

نازمند سید احمد مالک کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور

کتابخانہ اعزازیہ دیوبند

اصل عبارت: آپ ﷺ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جاتا اگر بقول زید صحیح ہو تو در یافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ﷺ کی ہی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر کسی و ہر جنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے (حفظ الایمان، ص 8)

جبکہ ہمارے پیارے بے مثل اور بے عیب رسول ﷺ کے عطائی علم غیب کے متعلق رب تعالیٰ فرماتا ہے۔  
 القرآن: وما هو علی الغیب بضین ۵ ترجمہ: یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں (سورہ بقرہ، آیت 24 پارہ 49)  
 القرآن: تلك من الباء الغیب لوحیها الیک ۵ ترجمہ: اے محبوب ﷺ! یہ غیب کی خبریں ہیں ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں (سورہ ہود، آیت 49، پارہ 12)

رب تعالیٰ پاگل، مجنون، بچوں اور حیوانات کو غیب کا علم نہیں دیتا بلکہ میرا رب تو اپنے پسندیدہ رسولوں کو دیتا ہے۔  
 القرآن: وما کان اللہ لیظلمکم علی الغیب ولكن اللہ یجتبی من دسله من یشاء (سورہ آل عمران، آیت 179، پارہ 4)  
 ترجمہ: اللہ کی شان نہیں ہے کہ اسے عام لوگوں کو انہیں غیب کا علم دے۔ ہاں اللہ جن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔



دیوبندی پیشوا مولوی قاسم نانوتوی نے لکھا ہے کہ اگر بالفرض  
زمانہ نبوی کے بعد اگر کوئی نبی پیدا ہوتا تو خاتمیت محمدی میں فرق نہیں آئے گا

اِنَّمَا اَنَا قَائِمٌ بِالْبُرْهَانِ

اِحْوَالِ الْمَسْئَرَةِ الْمَقْبُولَةِ عَالِمٌ بِحَقِّقِ اثْبَاتِ مَعْنَى ختمِ نبوت  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسئلہ نبوت

# تخذیر الناس

ارافاضات مبارکة

حجة الاسلام حضرت قاسم العلوم و اخيرات مولانا

محمد قاسم صادق سر الغزيباني دار العلوم ديوبند

مع توضيح المطالب

بعد نظير تاني وتصحيح اغلاط وغيره

(مولوی) محمد اسحاق مالک کتب خانہ رحیمیہ دیوبند نے  
اپنے

کتب خانہ رحیمیہ کتب خانہ رحیمیہ

یہ ادھر ہر قسم کی مولانا قاسم نانوتوی کی بجا نیابت ملنے کا ہے۔ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند نے لکھا ہے۔

۲۵

تخذیر الناس

انہا میں یہ تحریر نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی لکھا تھا اقرار میں کچھ اندیشہ ہی نہیں لکھا  
زیادہ اس اقرار میں کچھ دقت نہ ہوگی نہ کسی آیت کا تقاضا نہ کسی حدیث سے معارضہ نہ رہا نہ  
مسلم ہیں سات سے زیادہ کی نفی نہیں ہو سکتی تھی اگر انہوں نے یہ لکھا تو اس سے جو  
تھا اقرار ابھی نامہ از سبع میں تو کچھ ٹھہری نہیں علاوہ بریں بر تقدیر خاتمیت زانی انکار انہوں کو  
میں کچھ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں کچھ انہوں نے نہیں لکھا ہے کہ اگر ایک شہر آباد ہو اور اس کا ایک شخص  
حاکم ہو یا سب میں افضل تو بھلائے کہ اس شہر کی برابری اور اس کے شہر آباد کیا جاوے اور اس  
بھی ایسا ہی ایک حاکم ہو یا سب میں افضل تو اس شہر کی آبادی اور اس کے حاکم کی حکومت اور اس  
از افضل کی افضلیت کے حاکم یا افضل شہر اول کے حکومت یا افضلیت میں کچھ کی نہ آجائے اور اگر  
دوسری تسلیم اور کچھ منسوخی دہانے آدمیوں وغیرہم علیہم السلام وغیرہم سے زمانہ سابق میں ہو  
تو اب بعد ماملت کلی ہی آج کی حالت زانی سے انکار نہ ہو سکے گا بعد ازاں کہ محمد صلی اللہ علیہ  
وسلم کے سادات میں کچھ حجت کیجئے، ان اگر خاتمیت یعنی اوصاف ذاتی و وصف نبوت بحجرتیہ  
اس میں حجتانے عرض کیا، تو پھر سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اند کسی کو افراد مقصود  
و اکتفاء میں ہمائل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کہتے بلکہ اس صورت میں فقط انبیاء کی افراد  
خارجہ کی سبب کی افضلیت ثابت ہوگی، افراد مقبول بھی آپ کی افضلیت ثابت ہو سکتی  
ہے اگر بالفرض بعد ان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق  
نہ آجائے گا جب تک آپ کے حاضر کسی بعد میں میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اندر ہی جو کر سکا  
ہو، بلکہ نبوت انہوں نے ثابت ثابت خاتمیت سے معارضہ مخالف خاتم انہیں نہیں ہو سکتا  
کہا جائے کہ انہوں نے اپنے مخالفوں سے نفرت اور اس سے بھی واضح ہو گیا ہو گا کہ حسب علوم  
مسلکان اثر اس میں کوئی علت غائضہ بھی نہیں جو اس راہ سے انکار صحت کیجئے، کیونکہ اول امام  
پرستی کا اس کی نسبت صحیح کہنا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ اس کی علت غائضہ خیرہ قادحہ اس میں  
ہو کر شنفذ تھا تو ہی تھا کہ مخالف جملہ خاتم انہیں سے لدغنت تھی تبتہ ہی تھی اگر ان کو کوئی آیت  
حدیث ایسی ملتی جس سے اس کے زیادہ زمینوں کا ہونا انبیاء کا کم و بیش ہونا انہوں نے ثابت کیا  
ہو سکتا ہے کہ وہ شنفذ ہے۔ مگر جگہ کسی نے ایسی آیت و حدیث سنی نہ دیوں گے پیش کیا  
لے ہذا القیاس مضمون علت قادحہ کو خیال فرمائیے۔ آج تک سوائے مخالفت مضمون مذکور

اصل عبارت: اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی  $\text{ﷺ}$  کوئی نبی پیدا ہوتا تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔

دیوبندی پیشوا مولوی قاسم نانوتوی کی یہ عبارت قرآن مجید کی اس آیت کے منافی ہے۔

القرآن: ماکان محمد، ابا احد من رجالکم ولكن رسول اللہ وخاتم النبیین، وکان اللہ بكل شئ علیما (سورۃ احزاب، آیت

40، پارہ 22)

ترجمہ: محمد  $\text{ﷺ}$  تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں، ہاں اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے اور اللہ تعالیٰ سب کو کچھ جانتا ہے۔

☆ جب رب تعالیٰ کا حکم ہے کہ محمد  $\text{ﷺ}$  آخری نبی ہیں تو پھر ایسی بات لکھنی ہی نہیں چاہئے۔

دیوبندی پیشوا مولوی قاسم نانوتوی نے لکھا کہ امتی عمل میں انبیاء سے بڑھ جاتے ہیں (معاذ اللہ)

تخیر الناس

۵

اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يَعْزِزُ

اِحْوٰثِ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُ عَلِيْمٌ سَمِيْعٌ اَبَاتٌ مَعْنٰى نَمَّ نَبُوْتٌ

# تخیر الناس

ارافاضات مبارکہ

حجۃ الاسلام حضرت قاسم العلوم و الخیرات مولانا

محمد قاسم صاحب سزاوار الغزنی دارالعلوم دیوبند

میں توضیح المطالبین

بعد نظیر تالی و تصحیح غلاظہ وغیرہ

مولوی محمد اسحاق مالک کتب خانہ رحیمپور دیوبند نے اپنے

کتبخانہ رحیمپور میں تصحیح فرمایا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ علمت علم الارین الاخرین بشرط فہم اسی جانب شہود شریح اس  
 ممکن ہے کہ اس ارشاد کی حرامی تمام کو یہ بات واضح کی کہ علوم اولین مثلاً اور ہیں در علوم آخرین اور  
 لیکن وہ سب علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مجتمع ہیں سو جیسے علوم سمیع اور علم بصیرت  
 پر ایں ہر قوت عاقلہ و نفس اطہر میں یہ سب علوم مجتمع ہیں سو ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 اور انبیاء باقی کو سمجھنے پر نظر ہو کہ سمیع و بصیر اگر مکمل عالم ہیں تو بالعرض میں در نہ مکمل حقیقی اور  
 عالم حقیقی وہ عقل و نفس اطہر ہی کی اسی طرح سو عالم حقیقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں  
 اور انبیاء باقی اور اولیاء اور علماء گذشتہ و مستقبل اگر عالم ہیں تو بالعرض میں محکم کے ساتھ ہی  
 ان فہم جانتے ہیں کہ نبوت کمالات علمی ہیں کہ کمالات عملی ہیں انہیں ان فرض کمالات ذوی العقول  
 و کمالات میں بصر ہیں ایک کمال علمی دوسرا کمال عملی اور بنائے روح کل نہیں دو باتوں پر چنانچہ  
 کلام الشریح چار فرقوں کی تعریف کرتے ہیں زمین اور صدیقین اور شہداء اور صالحین جن میں سے انبیاء  
 اور صدیقین کمال کمال کمال علمی ہے اور شہداء اور صالحین کمال کمال عملی انبیاء کو تو سمیع العلوم اور  
 فاعل اور صدیقین کو جمع العلوم اصحاب سمیع اور شہداء کو سمیع العمل و فاعل اور صالحین کو  
 جمع العمل اور فاعل ان فرما کر دلیل اس میں ہو سکے کہ انبیاء اپنی امت سے ممتاز ہوتے ہیں تو علم ہی  
 میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل میں بسا اوقات نظر ہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں  
 لہذا قوت علمی اور ہمت میں انبیاء امتوں سے زیادہ بھی ہوں تو یہی ہونے کے مقام شہادت اور صف  
 شہادت بھی انہوں اصل ہے مگر کوئی لقب ہو تو ہے تو اپنے اوصاف غالب کے ساتھ لقب  
 ہو تو ہے۔ مرزا جان جاناں صاحب اور شاہ غلام علی صاحب۔ اور شاہ ولی اللہ  
 صاحب اور شاہ عبدالعزیز صاحب۔ چاروں صاحب جامع بین الفقر و العلم تھے  
 پر مرزا صاحب اور شاہ غلام علی صاحب تو فقیری میں مشہور ہوئے اور شاہ ولی اللہ  
 صاحب اور شاہ عبدالعزیز صاحب علم میں۔ وجہ اس کی یہی ہوئی کہ ان کے علم پر انکی فقیری  
 غالب ہوئی تو انکی فقیری پر انکا علم۔ اگرچہ ان کے علم سو انکا علم یا انکی فقیری سو انکی فقیری  
 کہ نہ ہو سو انبیاء میں علم عمل سے غالب ہو تو ہے اگرچہ انکا عمل اور ہمت اور قوت اور صف  
 عمل قوت اور ہمت سے غالب ہے ہر حال علم میں انبیاء اور ان سے ممتاز ہوتے ہیں اور صف  
 ہوتے وہ کمال علمی ہی پر جیسا کہ مصداق صدیقیت بھی وہ کمال علمی ہے چنانچہ لفظ نبی اور  
 ہی خاص اوصاف مذکورہ اس بات پر شاہد ہو تا خود خبر کہتے ہیں جو قاسم علوم یا علوم

اصل مہارت: انبیاء اپنی امت سے ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں، باقی رہا عمل، اس میں بسا اوقات نظر ہر امتی مساوی (برابر) ہو جاتے  
 ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں (معاذ اللہ) بلکہ یہ مہارت احادیث کے سراسر خلاف ہے۔  
 حدیث شریف: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ بیٹھ کر نماز پڑھنے  
 والے کو (کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نسبت) آدھا ثواب ملتا ہے۔ میں رسول پاک ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو میں نے آپ ﷺ کو بیٹھ کر نماز پڑھتے  
 ہوئے دیکھا۔ میں نے اپنا ہاتھ آپ ﷺ کے سر اقدس پر رکھا تو آپ ﷺ نے دریافت کیا۔ اے عبداللہ بن عمرو! کیا بات ہے؟ میں نے عرض کی، یا رسول  
 اللہ ﷺ! مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو نصف ثواب ملتا ہے جبکہ آپ خود بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں۔  
 آپ ﷺ نے فرمایا (یہ بات) ٹھیک ہے لیکن میں تمہاری طرح نہیں ہوں (یعنی اجر و ثواب کے عام اصولوں کا اطلاق میری ذات پر نہیں ہوتا)  
 (مسلم شریف، عربی، کتاب صلوة المسافرین و قصرہما، حدیث 1715، ص 298، مطبوعہ دار السلام، ریاض، سعودی عرب)

## برائین قاطعہ:

مصنف: مولوی خلیل انیسٹوی

مصدقہ: مولوی رشید احمد گنگوہی

خط کشیدہ عبارت: صفحہ ۵۵ جس میں پہلی عبارت:

”شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں“

اس عبارت میں شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ دے کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی کہ خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ”مجھے دیوار کے پیچھے کا علم نہیں“ (معاذ اللہ)

حالانکہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس من گھڑت روایت کو نقل کر کے اس کا رد کیا ہے اور آخر میں ”اصلے ندارد“ فرمایا ہے کہ اس روایت کا کوئی ثبوت اور اصل نہیں۔ دیکھئے کتاب مدارج النبوة جلد 1، ص 7،

”جوابش آنت کہ اس سخن صلے ندارد“

حضرت شیخ محقق علیہ الرحمہ کے آخری جملہ ”اصلی ندارد“ کو چھوڑ دیا اور مردود روایت کو حضرت شیخ کی طرف منسوب کر دیا (مدارج النبوت کے متفقہ صفحہ کا عکس ملاحظہ ہو 56)

خط کشیدہ: دوسری عبارت میں ہے

”شیطان سے افضل ہو کر علم من الشیطان ہوگا، معاذ اللہ“

اس عبارت میں مولوی خلیل احمد انیسٹوی اپنے مخالف مولف ”انوار الساطعہ“ کا رد کرتے ہوئے اس پر الزام دے رہے ہیں کہ مولف اپنے زعم میں بڑا اکل الایمان ہے۔ تو شیطان سے ضرور افضل ہو کر شیطان سے علم میں بڑا اور علم من الشیطان ہوگا۔ انیسٹوی صاحب نے شیطان سے افضل و اعلم ہونے کو گناہ سمجھتے ہوئے ساتھ ہی معاذ اللہ کہہ دیا۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ کسی کا شیطان سے افضل و اعلم ہونا مولوی صاحب کو گوارا نہیں۔ اسی لئے انہوں نے اس کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسعت علم کی نفی کرتے ہوئے یہ بتایا ہے کہ شیطان اور ملک الموت کو تمام روئے زمین کا علم ہے اور یہ نصوص قطعہ سے ثابت ہے۔ لہذا شیطان اور ملک الموت کے لئے ایسا علم جو محیط روئے زمین ہونا ماننا ضروری ہے۔

اور پھر کہا کہ شیطان اور ملک الموت کے اس حال پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قیاس نہ کیا جائے، کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے وسعت علم پر کوئی نص نہیں ہے، لہذا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ایسا علم شرک ہے۔

اس بحث سے قطع نظر کہ شیطان کے لئے علم محیط روئے زمین کے اثبات پر کوئی نص قطعی ہے اور یہ کہ حضور ﷺ کی لئے یہی وسعت علمی شرک اور کفر کیسے ہوگی۔ جبکہ شیطان کیلئے یہی وسعت علمی ثابت ہو۔ ہمارا سوال صرف یہ ہے کہ حضور ﷺ کے مقابلے میں شیطان کا ذکر کرنا اور پھر علمی کمال میں شیطان کو بڑھانا اور اس کے مقابلے میں حضور ﷺ کو اس کمال میں نیچا دکھانا، کیا یہ حضور ﷺ کی شان میں بے ادبی ہے یا نہیں؟



دیوبندی اکابر مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے اپنی کتاب میں

کسی کا خواب نقل کرتے ہوئے لکھا کہ حضور ﷺ نے اردو زبان دارالعلوم دیوبند سے سیکھی

۲۶

۲۹

۲۷

۲۸

۲۹

۳۰

۳۱

۳۲

۳۳

۳۴

۳۵

۳۶

۳۷

۳۸

۳۹

۴۰

۴۱

۴۲

۴۳

۴۴

۴۵

۴۶

۴۷

۴۸

۴۹

۵۰

۵۱

۵۲

۵۳

۵۴

۵۵

۵۶

۵۷

۵۸

۵۹

۶۰

۶۱

۶۲

۶۳

۶۴

۶۵

۶۶

۶۷

۶۸

۶۹

۷۰

۷۱

۷۲

۷۳

۷۴

۷۵

۷۶

۷۷

۷۸

۷۹

۸۰

۸۱

۸۲

۸۳

۸۴

۸۵

۸۶

۸۷

۸۸

۸۹

۹۰

۹۱

۹۲

۹۳

۹۴

۹۵

۹۶

۹۷

۹۸

۹۹

۱۰۰

۲۹

۲۷

۲۸

۲۹

۳۰

۳۱

۳۲

۳۳

۳۴

۳۵

۳۶

۳۷

۳۸

۳۹

۴۰

۴۱

۴۲

۴۳

۴۴

۴۵

۴۶

۴۷

۴۸

۴۹

۵۰

۵۱

۵۲

۵۳

۵۴

۵۵

۵۶

۵۷

۵۸

۵۹

۶۰

۶۱

۶۲

۶۳

۶۴

۶۵

۶۶

۶۷

۶۸

۶۹

۷۰

۷۱

۷۲

۷۳

۷۴

۷۵

۷۶

۷۷

۷۸

۷۹

۸۰

۸۱

۸۲

۸۳

۸۴

۸۵

۸۶

۸۷

۸۸

۸۹

۹۰

۹۱

۹۲

۹۳

۹۴

۹۵

۹۶

۹۷

۹۸

۹۹

۱۰۰

Marfat.com

اصل عبارت: ایک صالح فخر عالم طلیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو اردو کہاں سے آگئی، آپ نے فرمایا جب سے علماء مدرستہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا، ہم کو یہ زبان آگئی۔



مدارج النبوت کے صفحہ کا عکس (شیخ عبدالحق دہلوی علیہ الرحمہ کے آخری جملہ ”اصلی ندارد“ کو چھوڑ دیا اور مردود روایت کو شیخ خلیل احمد انیسٹروی نے منسوب کر دیا)

والسید بجانب من بود والدت روز مراد است اکثر نظر آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملاحظہ ہدیٰ نظر کر رہے تھے  
 چشم کہ در جانب حد غمت آنگہ در جانب منی است در سوئی و این بیگوند و این از جانب منی بود و چون گفتات  
 سیکرد وی گریست بہت بہت بنام ہر گشتہ روز بہین نظر در گریستن منی گفتات منی کہ از طاعت سگدن کہ گریستن  
 و نظری در پیش روی دست بہت بکسان بود در آداب حدیث صحیحہ آمدہ است کہ پندہ بان ی گفت بہت کنیہ از من گریستن  
 و سہو کہ من ی تم شمار از این منی بکسان پوشیدہ بہت بہت برین کہ وجود نماز و بیعتین مدیجہ اخلاص کہ گریستن  
 و بیعت نامہ احوال شریفان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم برین ضمن اسع کہ کن آن خواندہ سید و علی حدیث کہ در حدیث  
 ناول مشاہدات نامہ و ایچہ بیاس عقل و نظر عام منہ کن گفت بہت برین تفصیل اسع کہ این حدیث بصری است باریت منی  
 و بہر تقدیر خصوص بہت بلال سلوۃ کہ عمل انگشتان تمام و موجب زیور است یا تمام بہت نامہ احوال و اوقات  
 را و اگر رویت سری است بہت بہت کہ در بہت با پروردگار تعالی قادر است کہ قوت بصیرت بہرہ و بہت بہت بہت  
 یاد ابصار آن حضرت بطریق اجماز مقابلہ شرط نمود و بعضی گفتہ آمد کہ در میان کنین آن حضرت و چشم بود اندہ سوراخ  
 سخن کہ ابصار کی کہ بان و می پوشیدہ آزا جا رہا با ضرور این ہماہ منطجی شدہ در جایط قبضہ ہماہ تہ آئینہ پس مشاہدہ  
 می کردہ منال بہ شمار از این دو من فریبست اگر از دست صحیح آمد آسناد عمدہ قناد الامل ترقت است کہ گفت  
 اند کہ ہا و صحیح ثابت نشدہ اسع و اگر رویت بکسی مراد است پس آن طست بطریق دمی و اعلام و گفت و الہام گفتہ  
 کہ مرآت است کہ پنا کا حکمت شریفین آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعطی و سنی مددک و طر مشولات مدد سراسر  
 لطیف و انہ از اعطای مدد کہ ہمو ساعہ جسدہ و ہجات سہ و لہر حکم کہ گفتہ گردانیدہ اندہ علم و این جاہ کمال می آرد  
 کہ رویت روایت نامہ است کہ گفت آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ من بندہ ام چہ چیز این ایوان است  
 جہاں آفت کہ این من صلی اللہ علیہ وسلم روایت ہلن گان شدہ است و اگر باشد کہ تہر کہ تہر اشکاف خصوص کمال ہا  
 اسع و اگر عام ست سرفوت اعطای الی و قلن اسع علم اچانچہ در سار سہباع سہ و لالت می کند بلن حدیثی کہ  
 واقع شدہ اسع کہ کیاری نادان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ شہد بعضی منافقان گفتہ کہ فرخندہ از اسع سہو  
 و می یاید کہ ناند او بکاست چون این من منافقان بان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ گفتہ من بندہ ام چہ چیز این ایوان  
 بہ نامہ وہ ایوان مراد ہر کار من کمال بہین گفت کہ جنین راہ نمود و مراد و کار تعالی ہاں ناند کہ می ہر سہو اسع  
 چنین چنین بندہ شدہ اسع ہمدی ہر ذمی بہین رفتہ کہ ہا بافتند و چا کہ فرخندہ بود پس آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 سلم فی یا ہر گراچہ دید بافتہ ہر ہا و ہر کار سہد کہ تعالی خواہد کہ لانا شدہ ہا ہر غیر آن کلا اشکال آسح شریفی صلی اللہ علیہ وسلم  
 علیہ وسلم مددہ اسع کہ کن طرف صلی اللہ علیہ وسلم گفت کہ من بہر چیز منی بندہ شامہ منی ہر چیز منی کہ بندہ  
 شامہ منی ہر چیز منی بندہ لہر بلکہ ہا لان کہ ہر حکم منی را و لہر شکرہ اندہ از گریندہ فرمودہ اسع کہ ہا

## دیوبندی پیشوا قاسم نانوتوی نے اپنے آپ کو قاسم نعمت کہا

ارواحِ ثلاثہ

یعنی

# حکایاتِ اولیاء

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور ان کے خاندان کے تمام مشائخ اور اکابر اہل  
و مشائخ دیوبند کے حالات و حکایات پر نہایت مستند اور دلچسپ کتاب اس و فہم  
جدید اضافوں اور جدید ترتیب کے ساتھ شائع ہوتی ہے

مرتبہ: حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی

دارالاشاعت  
پتو: 22137 68  
کراچی پاکستان

حکایاتِ اولیاء

۲۰۹

تھے سرور ہوگا ہمارے حضرت نے فرمایا کہ مجھے حرمت ہوتی ہے کہ اتنا بڑا شخص جو قاسم  
وقت ہو وہ ایک ایسے تھوڑے لکھے پڑھے بزرگ (یعنی قطب عالم حضرت حاجی نور اللہ  
مرقدہ) کا ایسا معتقد ہو جائے۔

حکایت (۳۱۳) فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ  
نور مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ حج بیت اللہ کو تشریف لے گئے مولانا گنگوہی کا تو قدم قدم پر  
انتظام نور مولانا نانوتوی لا ابا لی، کہیں کی چیز کہیں پڑی ہے کچھ پرولوسی نہیں۔ اس وقت ایک  
گروہ مولانا گنگوہی کے پاس گیا کہ ہم بھی آپ کے ہمراہ حج کو چلیں گے آپ نے فرمایا کہ زلو  
زلہ بھی ہے؟ انہوں نے کہا ایسے ہی توکل پر چلیں گے مولانا نے فرمایا کہ جب ہم جہاز کا  
کٹ لیس گئے تو تم خنجر کے سامنے توکل کی پوٹلی رکھ دینا بڑے آئے توکل کرنے، جاؤ اپنا  
کام کرو۔ پھر ان لوگوں نے حضرت مولانا نانوتوی سے کہا تو آپ نے اجازت دیدی۔ ع  
ہر گئے رات گئے دہونے دیگر است

راست میں جو کچھ بھی ملتا وہ سب ان لوگوں کو دیدیتے۔ اور ساتھیوں نے کہا کہ حضرت آپ تو  
سب ہی دیدیتے ہیں کچھ تو اپنے پاس رکھیے تو فرمایا انما انا قاسم واللہ یعطي۔ اسی سفر میں  
مولانا گنگوہی نے مولانا نانوتوی سے فرمایا کہ حج سے شام تک پھرتے ہی: وہ کچھ فکر بھی ہے۔  
تو فرمایا کہ حضرت آپ کے ہوتے ہوئے مجھے کیا فکر ہے؟

حکایت (۳۱۴) فرمایا کہ ایک مرتبہ کسی ذاکر نے حضرت مولانا گنگوہی سے عرض کیا  
کہ ذکر کے وقت نیند آتی ہے فرمایا کیہ رکھ کر سو جایا کرو ذکر پھر کر لیا کرو نیند کا علاج سوائے  
سونے کے کچھ نہیں۔

حکایت (۳۱۵) فرمایا کہ ایک مرتبہ میں دیوبند پڑھتا تھا وہاں ایک سیاح ولایتی صاحب  
آئے وہ حضرت حاجی محمد عابد صاحب سے جمعہ کی نماز پڑھانے کی اجازت لے کر منبر پر پہنچ  
گئے خطبہ شروع کیا۔ چونکہ ربیع الاول کا زمانہ تھا خطبہ کے اندر مولود شریف شروع کر دیا اور  
خطبہ نہایت طویل کہ غم ہونے پر ہی نہ آئے۔ لوگ پریشان ہو گئے۔ حضرت مولانا گنگوہی  
بھی اتنا تشریف فرماتے چونکہ مولانا کو حق تعالیٰ نے ہمیشہ سے اعلمہ حق کی شان دی تھی،  
ان مولوی صاحب سے فرمایا کہ مولانا خطبہ ختم کیجئے۔ وہ بولے چپ رہو خطبہ میں بولنا حرام  
ہے۔ (وہ بھارت تھا) مولانا گنگوہی نے فرمایا کہ حرام و حلال کیا لگتے پھرتے ہو تم اس قابل ہو  
منبر سے تہہ لہا تم پھر کر اٹھنا دیا جائے۔ پھر اس نے یہی جواب دیا، چپ رہو، مگر اس نے

☆ یہ فرمان رسول پاک ﷺ کا ہے کہ ”انما انا قاسم واللہ یعطي“ میں ﷺ تقسیم کرنے والا ہوں۔ رب تعالیٰ عطا کرتا ہے۔

دیوبندی پیشوا نے اس حدیث کا مصداق اپنے آپ کو قرار دیا (معاذ اللہ)







دیوبندی پیشوا مولوی حسین احمد مدنی جو کہ اہل حدیث کے بھی مدوح ہیں، لکھتے ہیں کہ وہابیوں کے بڑوں کا یہ کہنا ہے کہ ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ہم کو حضور ﷺ سے زیادہ نفع دینے والی ہے

۹۲

۳۷

اشہاب الثاقب

جو مہر ہو نہ کہدی ہوئی کتب میں کاپتہ... کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور

پینچو۔ یہ کہ جب سفر میں منورہ کا کوسے تو شش قول و اہلیہ کھدی کی نیت کرے کوئی...  
 یہ کہ سفر کرنا ہاں نہیں کرہ نیت کہہ شریف حضرت امیر القادسی...  
 میں کہ نقض مراتب قہر علیہ کی نیت ہوئی ہے اب دیکھیے دونوں نہ ہوں...  
 ششم۔ یہ کہ شہ حضرت رسول مقبول علیہ السلام کی ثابت ملتے ہیں...  
 ہا ہزاروں تا وہیں اور حضرت کہتے ہیں اور قریب قریب...  
 (۳) شان نبوت و حضرت رسالت مکی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام میں...  
 استعمال کہتے ہیں اور لہجے آپ کو مثال ذات نبود کائنات...  
 ذات تبلیغ کی ملتے ہیں اور اپنی شہادت قطعی وضع اقتدای کی...  
 کر کے اپنے راہے ہیں۔ ان کا مثال بیکر سوال مقبول علیہ السلام...  
 اور فائدہ ان کی ذات پاک سے بعد وفات ہے اور اسی وجہ سے...  
 بعد وفات تھا نہیں ہے۔ ان کے بڑوں کا قول ہے...  
 ہا ہے ہا کہ لاہمی ذات سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام...  
 سے کہ کو بھی وضع کر کے ہیں اور ذات قہر عالم علیہ السلام...  
 مثال میں ان کے حملات کا بر کے احوال...  
 علیہ السلام کو ہمیشہ سے اور ہمیشہ تک...  
 کئے ہوئے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ ازل سے ایک...  
 نام ہے کہ وہ نعمت و مدد کی ہو یا اور کسی قسم کی۔ ان سب میں آپ کی ذات پاک...  
 آج ہوئی ہے کہ جیسے آفتاب سے نور پانہ میں آیا ہوا اور پانہ سے نور ہزاروں...  
 غرض کہ حقیقت محمد علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام واقعیت واسطہ جملہ کالات عالم...  
 یہی معنی نوراقت لدا خلقت...  
 وغیرہ کے ہیں اس احسان و انعام نام میں...  
 مقدس کو ازل سے زمین سے وہ خاص نسبت ہے کہ جس وجہ سے آپ ہا ہا ہا ہا ہا...  
 کے ہیں اور احسان بھی ابتداء عالم سے آفرنگ کے زمین کو نام ہے...  
 کے ساتھ اسوا کے اور بھی خاص علاقہ ہے جو کہ نام کے زمین کو نہیں...  
 کے احسانات غیر متناہیہ کی تفصیل اس مضمون میں... حضرت مولانا لاری...

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# اشہاب الثاقب

## المسترق لکازب

مؤلف مولانا عبدالعزیز اعجازی  
 مولانا عبدالعزیز اعجازی صاحب مدظلہ العالی نے لکھا ہے

دیوبند ضلع سہارنپور

اشہاب الثاقب

## دیوبندی پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی نے اپنے ملفوظات میں لکھا کہ بندہ شیعہ حضرات کو کافر نہیں کہتا

تقدیر شیعہ

۳۶۲

عکس

الہ آباد صبیح نظام رسول مہدی عنہ مدرسہ عالیہ دیوبند۔ الہ آباد صبیح احقر الزمان گل گدھاں مدرسہ مدرسہ  
عالیہ دیوبند الہ آباد صبیح محمد حسن مہدی عنہ مدرسہ عالیہ دیوبند۔ الہ آباد صبیح خلیل احمد مہدی عنہ مدرسہ  
اول مدرسہ مہار پور۔ الہ آباد صبیح اشرف علی مہدی عنہ تھانوی۔ ۱۶۰۰ بھارتی سنہ ۳۲۲ھ

اشرف علی انگریز اولیاد

مواہیر علمائے دہلی۔ الہ آباد صبیح محمد بشیر مہدی عنہ مدرسہ سوسانی۔ الہ آباد صبیح الراجی بیچ عبدہ احمد  
مہدی عنہ مدرسہ سوسانی علی بان مرحوم۔

کامل

# فتاویٰ رشیدیہ

محبوب بظریعہ جدید

از افانبات مبارکہ

حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد صاحب گنگوہی

ناشرانہ

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب و دکان

اردو بازار کراچی

تصدیق حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی علیارمہ در مسئلہ مذکورہ بالا۔ حافظ سیدنا محمد حسن  
صاحب سلمہ امرہوی فہم مدرسہ سوسانی سجد مراد آباد نقل فرماتے تھے کہ میں مجلس حضرت مولانا علیارمہ  
میں حاضر تھا وہ مسئلہ مذکورہ تھا اور فرمایا کہ میت کو دہن پہنچانے کا حکم ہے لہذا یہاں پہنچانے

احدی سنوں سے الصیدنہ عزیز الدین مہدی عنہ مراد آبادی۔  
قبر میں دفن کرتے وقت بیری کی لکڑی رکھنا

سوال ۱۔ قبر میں بروقت دفن کرنے کے ایک کھڑی روخت بیری کی ضرورت رکھتے ہیں۔  
جائز ہے یا نہیں۔

جواب ۱۔ اس کا ضروری حکمنا بدعت ہے اور بیری کی خصوصیت میں مشابہت و اضافت کی ہے  
لہذا اس کو ترک کرنا چاہیے اور اس کی کچھ اصل نہیں نقطہ۔

دلی کی اجازت کے بغیر جنازہ سے ہانا

سوال ۲۔ اگر کوئی بغیر دریافت کے اہل میت کے جنازہ پر سے چلا جائے تو کچھ خطا اور تو نہیں ہے  
جواب ۱۔ بدون اذن ولی میت کے ہانا مکروہ ہے۔

ملفوظات

صاحبزادہ شیعہ کافر کہتے ہیں ان کے نزدیک تو اس کی نفس کو دہیے ہی کپڑے میں لپیٹ کر دہا  
رہنا چاہیے اور جو لوگ ناسق کہتے ہیں ان کے نزدیک ان کی تمیز و تکفین حسب فقہ ہونا چاہیے  
بندہ بھی ان کی تکفین نہیں کرتا۔

دیوبندی پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی نے اپنے فتویٰ میں لکھا کہ کسی کو قبلہ و کعبہ کہنا اور لکھنا مکروہ تحریمی یعنی حرام کے قریب ہے

عکس

۵۵۲

تاریخ رشید

لے جاندرست ہے یا نہیں۔

جواب ۱۔ سامانِ اباذت سے زیادہ لے جاندرست نہیں ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

مقدمہ میں سچی گواہی کو چھپانا

سوال ۱۔ ایک شخص نے اپنے مقدمہ میں شاہ گروانا اس نے اسوجہ شہادت سے انکار کیا کہ آجکل کچھ لوگوں میں دکھاؤنگ شہادوں کے جرح اور تدرج کے سوال کر کے اپنی تیز بیانی سے شاہدوں پر شہادت کو غلط اور شکیس کرتے ہیں اس دقت اس کو تیز ترقی دباہل میں نہیں رہتی ہے اور اس مقدمہ میں اس شاہد کے سوا اور کسی بہت سے شاہد ہیں مگر یہ شخص اسیٹھا امدائے شہادت سے انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں کچھ نہیں شاہد نہیں بن سکتا مگر دکھاؤنگ کے سوال و جواب کی طاقت نہیں اس صورت میں یہ شخص منکر کب تھان شہادت کا تو نہیں لی ذہن القیاس ایک علم احتمالات مسائل کی وجہ سے فتویٰ پر مہر نہیں کرتا یہ گنہگار تو نہیں۔

جواب ۱۔ رد و ردیکہ اس مقدمہ کے شاہد موجود ہیں تو شخص کا تم حق نہ ہوگا البتہ اگر ایسا دہن اسکی شہادت پر برکت برکت اسوقت ہی بات کہنی اور جرح دفعہ دکھاؤنگ پر نظر کرنا منوط ہے اسوقت میں ہر کسے ہے یہی حال عام کا کہندہ اللہ تعالیٰ اعلم  
بندگوں کو قبلہ و کعبہ وغیرہ لکھنا

سوال ۱۔ قبلہ کعبہ پتھر اور ایندھن کو کعبہ کہنا یا بندوینی و کعبہ دینوی یا بعد آمال و عبادت یا قبلہ مرادات یا بندو سوری و کعبہ سنوی یا دیگر شش من الفاظ کے انکاب آداب میں والد یا اموی کیا انکی کو یا بندگی کو تحریر کرنے جائز ہیں یا نہیں حرام ہے یا بیزار حرام کر رہے ہے تحویکی یا سنوی سے عدالت میں تفسیر اہم فرمادیں۔  
جواب ۱۔ ایسے کلمات مدح کے کسی کی نسبت کہنے اور لکھنے مکروہ تحریمی ہیں لفظ اللہ علیہ السلام لا تفسرونی را حدیث جب زیادہ حدشان نبوی سے کلمات آپ کے واسطے ممنوع ہوتے تو کسی دوسرے کی اسطے کسی طرح درست ہو سکتے ہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

دعدہ کو پورا نہ کرنا

سوال ۱۔ ایسے دعدہ نہ کرنا کیسا ہے اس مسئلہ کو بہ ثمرت حدیث شریفہ اور فقہ کے زیر قلم فرما کر بہت جلد مرمت فرمادیں اور کوئی دقیقہ باقی نہ رہ جاوے فقط۔  
جواب ۱۔ ایسے دعدہ منور ہے اگر خند سے وفانہ ہو تو محال ہے اور جعدہ کی وقت سے ہی ارادہ عدم ایفادہ کا ہے تو مکروہ تحریمی ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

نہ سب سے نیکو بڑوں کے انکار استعمال کرو ۱۰ محمدی و سلم

کتاب فی التفسیر علی ما یجوز فی التفسیر  
کامل  
فتاویٰ رشیدیہ  
محبوب بطرز جدید  
از افانبات مبارکہ  
حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد صاحب گنگوہی  
ناشران  
محمد علی کارخانہ اسلامی کتب و دکان را  
اردو بازار کراچی را

☆ حالانکہ "قبلہ و کعبہ" یہ القابات بزرگوں کی تعظیم کیلئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ بہت افسوس کی بات ہے کہ گنگوہی کے لئے تو بڑے بڑے القابات لگائے جاتے ہیں تو کوئی کچھ نہیں کہتا، مگر جب بزرگوں کی بات آتی ہے تو فتویٰ لگ جاتا ہے۔

دیوبندی پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی نے ہولی، دیوالی کے موقع پر ہندوؤں کا بھیجا ہوا کھانا تناول کرنا مسلمان کے لئے درست قرار دیا

کسی

۵۶۱

فتاویٰ رشیدیہ

جواب ۱۔ کفار سے سلام نہ کرے مگر بغیر صحت سبح ہے۔

آریہ سماج کا لکچر سٹنا

سوال ۲۔ آریہ سماج کا لکچر سٹنا اور اس موقع پر کہ شرک پر پورا ہوا ایک کسے مکان میں کھڑا ہوا ہے تو گناہ تو نہیں ہے۔

جواب ۱۔ آریہ کے دغذ کو نہ سنے کہ انتہا فساد میں کہے مگر جو نام ہے پورا ذکر سے تو ٹھیک ہے اور اگر ہے در نہ منع ہے فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۸۱۔

انگریزی اور

سوال ۱۔ اکثر ادبیت انگریزی مشرق وغیرہ تیار ہو کر آتا ہے بظاہر اس میں اختلاف شرک بربرہ برہمت لغو تاثیر کے باوجود ملت متذکرہ جو خالص شراب سے ہے اور لبس و آفت لوگوں سے بعض فرق و بکٹ وغیرہ میں اتنا فرق نہیں ہے ایسی حالت میں استعمال اس کا منع ہے یا نہیں۔

جواب ۲۔ جس میں خط شراب یا جس شے کا ہے اس کا استعمال باوجود ظلم کے حرام ہے۔ اور لاطمی میں حضور سے دائرہ تعلق اہم۔

بسکٹ نان پاؤ کا مسئلہ

سوال ۲۔ جو نان پاؤ بسکٹ وغیرہ نجس تازی ہو جو نجس مسکات ہے کھانا اس کا مانع ہے یا نہیں۔

جواب ۱۔ یہ مسئلہ مختلف ہے سلام محمد کی ہدایت بنیاست رحمت کی ہے اور شیخین کی ہدایت نہیں اور تفریق دونوں ہندوں ہاں ہے۔ دائرہ تعلق اہم۔

ہندوؤں کا ہدیہ قبول کرنا

سوال ۲۔ ہندو تہذیب ہولی اور دیالی میں اپنے استاذ یا ماکر یا دیگر کو کہیں یا پوری یا اور کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں جن چیزوں کا لینا اور کھانا اس دور عالم دلوں کو مسلمان کو درست ہے یا نہیں۔

جواب ۱۔ درست ہے۔

ہندوؤں کی شادی میں جانا

سوال ۲۔ ہندوؤں کی شادی رات میں جانا جائز ہے یا نہیں۔ مسریم سے جو حالات معلوم ہوتے ہیں ان کو ٹھیک باننا درست ہے یا نہیں۔

کتابت مولانا ابوالخیر محمد صاحب گنگوہی

کامل

# فتاویٰ رشیدیہ

محبوب بظریعہ جدید

از افادات مبارکہ

حضرت مولانا ابوالخیر رشید احمد صاحب گنگوہی

ناشرانہ

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب و دکان

اردو بازار کراچی

☆ واہ گنگوہی صاحب واہ! آپ کے نزدیک ہولی، دیوالی کے موقع پر ہندوؤں کا بھیجا ہوا کھانا تناول کرنا مسلمان کے لئے درست ہے مگر امام حسین رضی اللہ عنہ کے ایصال ثواب کے لئے سبیل کا اتنا اور شریعت پلانا حرام ہے۔

اکابر دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی کے نزدیک وہابیوں کا پیشوا  
گستاخ رسول، محمد بن عبدالوہاب نجدی اچھا آدمی تھا، عامل بالحدیث تھا (معاذ اللہ)

تاریخ شریعہ ۲۳۹

محمد عبدالوہاب نجدی کا مذہب

سوال ۱۔ عبدالوہاب نجدی کیسے شخص تھے۔

جواب ۱۔ محمد بن عبدالوہاب کو لوگ وہابی کہتے ہیں وہ اصحاب آدمی تھا سنا ہے کہ مذہب  
سنبل رکنا تھا عدل مال بالحدیث تھا بدعت و شرک سے روکتا تھا مگر تشدد یہ اس کے مزاج میں  
تھی راضی و باکی۔

وہابی کا عقیدہ

سوال ۱۔ وہابی کون لوگ ہیں اور عبدالوہاب نجدی کا کیا عقیدہ تھا اور کون مذہب تھا  
کیا شخص تھا۔ اور بال نجد کے عقائد میں اور مشنی حنفیوں کے عقائد میں کیا فرق ہے۔  
جواب ۱۔ محمد بن عبدالوہاب کے عقائد میں وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد حدیث سے  
مذہب ان کا ضعیف تھا۔ البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ ان کے عقائد سے الگ تھے۔  
ان بوجہ سے بڑھ گئے ان میں فساد آ گیا ہے اور عقائد سب کے عقائد میں۔ اعمال میں فرق حنفی  
شخصی، باکی، سنبل کا ہے۔

حبیب حسن واعظ سہارنپوری

سوال ۱۔ وہابیوں پر ایک شخص واعظ حبیب حسن سہارنپوری آئے تھے انہوں نے اکثر  
مضامین و رسائل رطب و یابس فرمائے اور حضور کی نسبت جو برپا جانا تھا تو سکوت کرتے تھے  
مگر ان کا حال معلوم ہو تو مطلع فرمائیے کہ کس عقائد کے ہیں اور کس عقائد کے ہیں یہاں تک کہ  
نئے عقائد کا پیشہ تھے زیادہ عرب اس امر سے بالضرورت غماض نہ فرمایا جادے فقط۔

جواب ۱۔ حبیب حسن کوئی واعظ سہارنپوری بندہ کہ معلوم نہیں اور نہ کوئی عالم وہابی  
ہم کہے لوگوں نے باوجود جہل کے اردو کتب دیکھ کر عقائد کا حیلہ دنیا کی سٹش کے واسطے اختیار  
کر لیا ہے غرض کہ گمراہ کرتا ہے حق تعالیٰ پناہ دے اور یہ کہ بندہ کہ معلوم ہوتا تو صلوات لکھتا مگر یہاں کوئی لڑکا  
اس نام کا نہیں وہاں کے سب نام سے بندہ واقف ہے فقط والسلام۔

حضرت معاذیہ کا یزید کو خلیفہ بتانا

سوال ۱۔ حضرت معاذیہ نے اپنے مدبر یزید کو خلیفہ کر دیا ہے یا نہیں۔

کامل  
فتاویٰ رشیدیہ  
محبوب بطرز جدید  
از انانیت مبارکہ  
حضرت مولانا الخلیفۃ المسیح الرابعی صاحب گنگوہی  
ناشرانہ  
محمد علی کارخانہ اسلامی کتب و دکان را  
اردو بازار کراچی

☆ جبکہ حضرت امام شامی علیہ الرحمہ رد المحتار حاشیہ در مختار کی جلد ثالث کتاب الجہاد باب البغاة میں زیر بیان خوارج فرماتے ہیں یعنی خارجی ایسے ہوتے  
ہیں ہمارے زمانے میں عمرو بن محمد بن عبدالوہاب (نجدی) سے واقع ہوا جنہوں نے نجد سے خروج کر کے حرمین شریفین پر قلب کیا اور وہ اپنے آپ کو خلیفہ  
کہتے تھے مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی لوگ مسلمان ہیں جو ان کے مذہب پر ہیں اور جو ان کے (نجدی) مذہب پر نہیں وہ تمام مشرک ہیں۔ اس وجہ سے  
انہوں نے اہلسنت و علمائے اہلسنت کا قتل مباح (جائز) ٹھہرایا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑ دی اور ان کے شہر ویران کئے اور لشکرِ مسلمین کو  
ان پر 1233ھ میں فتح بخشی (رد المحتار، کتاب الجہاد، مطبوعہ مصطفیٰ البابی مصر، جلد 3، ص 339)

اکابر دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ:

## عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں گلے ملنا بدعت ہے

کس

۱۲۹

نقد و ثناء

دیوبند وغیرہ سے نہ ہو علیٰ ہذا مدارس کی کوئی صورت میں نہیں۔ مکان ہوا اس کا ثبوت حدیث سے ہے  
لو کسی صورت خاصہ کو ضروری جانتا بدعت ہوگا۔

عیدین میں خطبہ کے پہلے دعا مانگنا

سوال: مسئلہ عیدین میں خطبہ کے اول دعا مانگنا چاہئے یا بعد خطبہ کے یا بالکل نہ چاہئے۔  
جواب: بدعت سے اول دعا مانگنا مکمل ثابت نہیں لہذا نہ کرنا چاہئے البتہ بعد سلام نماز  
عید کے دعا کریں پھر پھر رکعتوں کو دعا ثابت نہیں۔

معاذتہ خصوصاً عیدین میں

سوال: بدعت عیدین میں معاذت کرنا اور بنگلہ بونا کیسا ہے۔

جواب: بدعت عیدین میں معاذت کرنا بدعت ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

محمد  
عبد اللطیف

الجواب صحیح محمد عبد اللطیف عقی عنہ

رشید  
احمد  
۱۳۰۱ھ

معاذت کرنا خصوصاً عیدین میں

سوال: بدعت عیدین میں معاذت کرنا بالخصوص عیدین کے روز کس درجہ کا گناہ ہے مکروہ ہے یا حرام۔  
جواب: معاذت و مصافحہ بوجہ تہنیت کے کہ اس روز میں اس کو موجب سرور اور باعث  
مروت اور ایام سے زیادہ مثل ضروری کے جانتے ہیں بدعت ہے اور مکروہ تحریمی اور علی الاطلاق ہر روز  
مصافحہ کرنا سنت ہے ایسا ہی بشرائط خود لیم العید کے ہے اور علی ہذا معاذت جیسا بشرائط خود لیم  
میں ہے ویسا ہی لیم عید کے ہے کوئی تہنیت اپنی رائے سے کرنا بدعت ضلالہ ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم

الوداع کا خطبہ طہینا

سوال: بدعت آخر جمعہ کو ماہ رمضان المبارک میں الوداع الوداع یا شہر رمضان اور الوداع  
الوداع یا سنت الترابیع اور اشعار فارسی یا اردو یا عربی کا ہر جمعہ میں یا آخر جمعہ ماہ رمضان المبارک  
میں در صورتیکہ عوام الناس خطبہ الوداع آخر جمعہ رمضان المبارک کو سنت بلکہ قریب واجب جانتے  
ہوں کیسا ہے آیا حسب رسم ان کے سنت یا مستحب یا بخلاف اس کے بدعت ہے بدلائل عقلیہ و  
عقلیہ از کتب معتبرہ جواب ارقام فرمایا جاوے مینوا توجروا۔

کامل

# فتاویٰ رشیدیہ

محبوب بطرز جدید

از افانست مبارک

حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد صاحب گنگوہی

ناشرانہ

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب و درکان

اردو بازار کراچی

☆ محترم مسلمانو! عید کا دن خوشی اور مسرت کا دن ہے۔ اگر اس دن اپنے مسلمان بھائیوں سے مصافحہ اور معاذت کیا جائے تو اس  
میں کیا حرج ہے؟ مگر افسوس کہ گنگوہی صاحب کو مسلمانوں کا آپس میں ملنا بھی بدعت نظر آتا ہے۔



اکابر دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ:

## تدفین کے بعد گھر والوں کا فاتحہ پڑھنا ناجائز ہے

فتاویٰ رشیدیہ

۱۲۱

کس

ایصالِ ثواب میں دن اور کھانسی خصوصیت

سوال ۱۔ دوسرے روز مرنے کے چھ پنڈ آدمی صبح بکر کمرہ طیبہ پنوں وغیرہ پر پڑھتے ہیں اس مجمع میں جانا کیسا ہے۔

جواب :- میت کے واسطے کمرہ طیبہ وغیرہ پڑھنا بہت بہتر اور ثواب ہے مگر تخصیص میرے روز کی اور پنوں کی بدعت ہے وہاں شریک نہ ہونا چاہئے۔

میت کے دفن کے بعد مکان پر فاتحہ

سوال ۲۔ بسنس لوگوں میں دستور ہے کہ جس وقت موتی کو دفن کر کے آتے ہیں اس کے گھر والے اس وقت فاتحہ پڑھتے ہیں یہ فعل فاتحہ پڑھنا درست ہے یا نہیں۔

جواب :- اس فاتحہ کا ثبوت کچھ نہیں۔

برادری کا میت کے گھر جا کر رسوم ادا کرنا

سوال ۱۔ حسب مردہ دستور برادری اہل میت کے یہاں جا کر فاتحہ پڑھنا اور گپڑی بڑا دینا درست ہے یا نہیں۔

جواب ۱۔ یہ سب امور بدعت اور نادرست ہیں البتہ صرف تعزیت کے لئے جانا درست ہے اگر دفن کفن میں نہ شریک ہوا ہو۔

بنا قبور و رسوم ایصالِ ثواب کرنا

سوال ۱۔ میت کو ثواب پہنچانا باقیین تاریخ کے یعنی تیجا، وسواں، چالیسواں نہ ہو درست ہے یا نہیں۔

جواب ۱۔ ثواب میت کو پہنچانا باقیہ تاریخ وغیرہ اگر ہو تو عین ثواب ہے اور جب تخصیص اور التزمات مردہ ہوں تو نادرست اور باعث مواخذہ ہو جاتا ہے۔

اہل میت کو کھانا کھلانا

سوال ۱۔ اس ملک میں بموجب رسم کے اگر کوئی مردہ سے تو اس گھر والے یا اس کے ہم کے لوگ اس کے فریش و انڈب کی روٹی پکاتے ہیں یہاں تک کہ جب تک روٹی تیار ہو جائے تک نہیں کرتے اس روٹی کا کھانا حرام ہے یا مکروہ۔

کامل

# فتاویٰ رشیدیہ

محبوب بطرز جدید

از افانسات مبارک

حضرت مولانا الحاج الحافظ رشید احمد صاحب گنگوہی

ناشران

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب و دکان

اردو بازار کراچی

☆ گنگوہی صاحب اکیاب ایصالِ ثواب کے لئے سورہ فاتحہ پڑھنے کے لئے بھی ثبوت پیش کرنا ہوگا؟

اکابر دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ:

محفل میلاد میں شریک ہونا ناجائز ہے، اگرچہ روایات صحیحہ پڑھی جاویں (معاذ اللہ)

کسی

۲۲۵

مکتبہ شریعہ

سوال ۱۔ سو سو میلادِ دغیرہ کی مجلس بتخصیص دن کے منع ہے یا بالکل ہی نہ کرنا چاہیے اور اس مجلس میں جانا چاہیے یا نہیں۔

جواب ۱۔ مجالس مردہ زمانہ میلادِ دغیرہ میں سو سو میلادِ بالکل ہی ترک کرنا چاہیے کہ اکثر مسلمان اور بدعات سے خالی نہیں ہوتی فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔  
مجلس میلاد دیکھ کرنا

سوال ۱۔ زید نے بکر سے دریافت کیا کہ مجلس میلادِ مردہ مجالس جائز ہے یا نہیں اور اس میں شریک ہونا کیسا ہے بکر خود بھی مجلس میلاد کرتا تھا اور آئندہ سال کرارادہ بکر کا بھی ترک مجلس کا تھا۔ خیال اس کے کہ ختم زاد ہوتا تھا اور اپنے اہتمام میں نہایت جانتا تھا مگر منع کرنا مجلس کا جو اس کے تھا کہ اس وجہ سے کوئی مجھ کو طعنہ نہ دے کہ جبکہ میں اس مجلس کو نہ کروں گا بسا نہ شرع کا جو جادو کا اور خود شریک ہونا مجلس کا اس وجہ سے ترک کیا کہ لوگ معترض ہوں گے اول تو ان خیالات سے مانع ہوا بعدہ بہ نیت مخالفت مانع ہوا لہذا اس سبب سے بکر کو ترک بدعت سابقہ دعائے اور انکار بدعت سے ثواب ہو گیا یا نہیں اور باعث ربا تو نہیں ہے۔

جواب ۱۔ بہر حال گناہ سے محفوظ رہا جب سے قصد ترک کیا بہتر ہوا کہ اجزم ترک گناہ کا ہوا فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

محفل میلاد جس میں صحیح روایات پڑھی جائیں

سوال ۱۔ محفل میلاد میں جس میں روایات صحیحہ پڑھی جائیں اور لاف و گزاف اور روایات موضوعہ اور کاذب نہ ہوں شریک ہونا کیسا ہے۔  
جواب ۱۔ ناجائز ہے بسبب اور وجوہ کے۔

فتویٰ مولوی احمد رضا خان صاحب دربار امین

فتویٰ:۔ در باب عدم جواز مجلس مولودِ مردہ از مجموعہ فتاویٰ قلمی مولوی احمد رضا خان صاحب  
مکتبہ از باب الخیر صفحہ ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳۔ مولود از مولوی عبد الصمد صاحب رامپوری۔  
استفتاء اس سلسلہ میں کہ مجلس میلادِ حضرت خیر العباد علیہ السلام تہجۃ الیوم التناویں جو شخص کہ

کامل

# فتاویٰ شریعہ

محبوب بطور جدید

از افانبات مبارک

حضرت مولانا الحاج اچانظر رشید احمد صاحب گنگوہی

ناشران

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب و دکان ۲

اردو بازار کراچی ۲

☆ اس فتویٰ سے اکابر دیوبند کی محفل میلاد سے عداوت ظاہر ہوتی ہے۔ محفل میلاد میں صحیح روایات بھی ان کے نزدیک جائز نہیں (معاذ اللہ)

اکابر دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی کے نزدیک محرم میں امام حسین کی شہادت کا بیان، چاہے وہ صحیح روایات سے ہو، ناجائز ہے اور سبیل لگانا، شربت پلانا حرام ہے

اصالاً ثواب و صدقات کرنا اور نعین آب و طعام بھی مثل شربت ہے یا کھڑا ہے اور برتنی اور غیر کر  
اس کا لینا اور تبرک جانا اور برتنی یا سید اس کو نہ نیوسے نہ سون کریں اور برجانیں اور فی الجملہ بر  
کو اس میں سبت و صل برتا ہے تو ایسی صورت میں امید ثواب کی پر سکتی ہے یا نہیں اور یہ کل امور بدعت  
و عصیت ہیں یا نہیں۔  
جواب ۱۔ ذکر شہادت کا ایام مشرور محرم میں کرنا بہت بہت مدافض کے منع ہے اور آتم  
نور کرنا حرام ہے۔ فی الحدیث بنی عن الرائی الحدیث۔ اور غلط روایات بیان کرنا سب اہل رب میں  
حرام ہیں تقسیم صدقات تجھیں ان ایام کرنا اگر یہ جانتا ہے کہ آج ہی زیادہ ثواب ہے تو بدعت ضلالہ  
ہے لیکن تجھیں کسی طعام کی کسی روم کے ساتھ نہ لانا ہے اور صدقہ کا طعام غنی کو کر دہ اور سید کو حرام  
ہے اس پر عمل کرنا فسق ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

بیران پیر کی گیسو ہوئی

سوال ۱۔ تبارک اور رجبی اور گیارہویں پیران پیر کی گزار دست ہے یا نہیں۔

جواب ۱۔ تبارک و رجبی بدعت ہیں ان کی کوئی اصل شرع میں نہیں اور ایصال ثواب بردہ  
حضرت قدس سرہ در دست ہے اور تین تاریخ کر پس پیش نہ کرے بدعت ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔  
ایام محرم میں کتب شہادت کا پڑھنا

سوال ۱۔ کتاب ترجمہ رسالہ شہادت یا دیگر کتب شہادت خاص شہادت کی رات کو پڑھنا  
کیا ہے سب خواہش نازبان مسجد یا کسی کے مکان پر۔

جواب ۱۔ ایام محرم میں رسالہ شہادت کا پڑھنا منع ہے حسب مشابہت مجالس روزائے  
محرم میں سبیل لگانا اور دھڑکا شربت پلانا

سوال ۱۔ محرم میں عشرہ ذی الحجہ کے روز شہادت کا بیان کرنا صحیح اشعار بردایت صحیح یا بعض  
صغیر بھی دیکھ سبیل لگانا اور چندہ دینا حد شربت دودھ بچوں کو پلانا درست ہے یا نہیں۔

جواب ۱۔ محرم میں ذکر شہادت حسین علیہ السلام کرنا اگرچہ بروایات صحیحہ پر یا سبیل لگانا  
شربت پلانا اور سبیل اور شربت میں دینا اور دھڑکا سب اور رت حد شہادت مدافض کو حرام ہے

کامل

# فتاویٰ شہید

محبوب بظریعہ جدید

از افانانت مبارک

حضرت مولانا الحاج اچھا نظر رشید احمد صاحب گنگوہی

ناشران

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب و دکان

اردو بازار کراچی

☆ کتنے افسوس کی بات ہے کہ اکابر دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی نے پچھلے فتویٰ میں ہندوؤں کی دیوالی کا کھانا تناول کرنے کو درست لکھا مگر  
امام حسین رضی اللہ عنہ کے ایصال ثواب کے لئے لگائی گئی سبیل کا پانی اور شربت پینے کو حرام لکھا اور امام حسین رضی اللہ عنہ سے عداوت کا حال  
دیکھے کہ ذکر شہادت صحیح روایات کے ساتھ بیان کرنا ناجائز لکھا (معاذ اللہ)

## گنگوہی کا باطل نظریہ:

اکابر دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی کے نزدیک لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول ﷺ کی نہیں ہے  
اگر دوسرے پر اس لفظ کو بتاویل بول دیوے تو جائز ہے

سورہ شوریہ ۲۱۸

رحمۃ للعالمین

سوال ۱۔ لفظ رحمۃ للعالمین لغوی معنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے یا ہر شخص کو کہتی  
جواب ۱۔ لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے بلکہ ہر  
اولیاء و انبیاء اور علماء و ربانیوں میں مرجع رحمت عالم ہوتے ہیں اگرچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سب میں اعلیٰ ہیں لہذا اگر دوسرے پر اس لفظ کو بتاویل بول دیوے تو جائز ہے فقط۔

شفاعت کبریٰ

سوال ۱۔ شفاعت کبریٰ کا وہ آپ سے اللہ تعالیٰ نے کیا۔ لیکن باقی اذن من جانب اللہ ہے  
یا نہیں یا بدون اجازت و حکم خدا۔ زوال جلال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شفاعت کریں گے۔  
جواب ۱۔ کوئی شفاعت بغیر اذن کے نہیں ہو سکتی من ذالذی یشفع عندہ الا باذن ربہ  
کون ہے ایسا جو شفاعت کر سکے اس کے پاس بدون اذن کے پس اس ذات ذوالجبروت کبریٰ کی اجازت  
ہی کسی کو جرات زبان بولنے کی بدون اجازت کے نہیں ہونے آگ فقط۔

حضور کے والدین کا اسلام

سوال ۱۔ ہمارے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین مسلمان تھے یا نہیں۔  
جواب ۱۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کے ایمان میں اختلاف ہے حضرت امام شافعی  
کا مذہب یہ ہے کہ ان کا انتقال حالت کفر ہی ہوا ہے فقط۔

مزارات اولیاء سے قبض

سوال ۱۔ مزارات اولیاء و رحمہ اللہ سے قبض حاصل ہوتا ہے یا نہیں اگر ہوتا ہے تو کس مرتبہ  
جواب ۱۔ مزارات اولیاء سے قبض نہیں ہوتا ہے مگر عوام کو اس کی اجازت دینی ہرگز ہرگز نہیں  
ہے اور قبض قبض کا طریقہ کوئی خاص نہیں ہے جب ہمارے والدین ہوتے ہیں تو اس طرف سے  
حسب استیضار فیضان ہوتا ہے مگر عوام میں ان امور کا بیان کرنا کفر و شرک کا دروازہ کھولتا ہے فقط۔  
اولیاء کی کرامات

سوال ۱۔ مولانا رحم فرماتے ہیں

ہست قدرت اولیاء و اولادہ  
تیر جنتہ باز گردانہ زراہ

فتاویٰ رشیدیہ  
کامل

فتاویٰ رشیدیہ

محبوب بطرز جدید

از افاننا مبارک

حضرت مولانا الحاج اچھا فطر رشید احمد صاحب گنگوہی

ناشران

محمد علی کارخانہ اسلامی کتب و دکان

اردو بازار کراچی

جبکہ اس کے برعکس اللہ تعالیٰ نے صرف نبی پاک ﷺ کو ہی مخاطب کر کے فرمایا

القرآن: وما ارسلک الا رحمة للعالمین ۵

ترجمہ: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے (پ 17، ع 76)

لہذا بطور تاویل بھی کسی اور کے لئے بولنا ناجائز ہے

دیوبندی اکابر اور تبلیغی جماعت کا بانی مولوی ذکریا مدنی لکھتا ہے کہ غفلت کی حالت میں قرآن کی تلاوت کرنا ایسا ہے جیسے بخار کی حالت میں ہڈیاں یعنی بکواس کرتا ہے یعنی (معاذ اللہ) دیوبندی تبلیغی نے غفلت کی حالت میں تلاوت کرنے کو بکواس کرنے کے مترادف قرار دیا

باب سوم

۳۸۳

فضائل نماز

## آخری گذارش

مؤفیر نے لکھا ہے کہ نماز حقیقت میں اللہ جل جلالہ کے ساتھ مناجات کرنا اور ہم کلام ہونا ہے غفلت کے ساتھ جو ہی نہیں سکتا۔ نماز کے علاوہ اور عبادتیں غفلت سے بھی ہو سکتی ہیں مثلاً تلاوت قرآن کی حقیقت دل کا خراب کرنا ہے۔ یہ خود ہی نفس کو اتنا شاق ہے کہ اگر غفلت کے ساتھ تب بھی نفس کو شاق گزے گا۔ اسی طرح روزہ دن بھر کا بھوکا پیاسا رہنا، صحبت کی لذت سے لگا کر یہ سب چیزیں نفس کو مغلوب کرنے والی ہیں۔ غفلت سے بھی اگر متوجہ ہوں تو نفس کی شدت پر تیزی پر اثر پڑے گا۔ لیکن نماز کا غنیمت جسے ذکر ہے، قرابت قرآن سے، یہ چیزیں اگر غفلت کی حالت میں ہوں تو مناجات یا کلام نہیں ہے ایسی ہی ہے جیسے کہ نماز کی حالت میں ہڈیاں ہوتی ہے اور جو چیز دل میں ہوتی ہے وہ زبان پر ایسے اوقات میں جاری ہو جاتی ہے نہ اس میں کوئی مستقیم ہوتی ہے نہ کوئی نفع۔ اسی طرح چونکہ نماز کی عادت پڑ گئی ہے اس لئے اگر توجہ نہ ہو تو عادت کے تابع بلا سوچے بچے زبان سے الفاظ نکلتے رہیں گے۔ جیسا کہ سونے کی حالت میں اکثر باتیں زبان سے نکلتی ہیں کہ نہ سنے والا اس کو اپنے سے کلام سمجھتا ہے نہ اس کا کوئی فائدہ ہے۔ اسی طرح حق تعالیٰ نے بھی ایسی نماز کی طرف اہتمام اور توجہ نہیں فرماتے جو بلا ارادہ کے ہو۔ اس لئے نہایت ہے کہ نماز اپنی وسعت و بہت کے موافق پوری توجہ سے پڑھی جائے۔ لیکن یہ امر نہایت ضروری ہے کہ اگر یہ حالات اور کیفیات جو کچھ لوگوں کی معلوم ہوتی ہیں حاصل نہ بھی ہوں تب بھی نماز میں صلہ بھی ممکن ہو ضرور پڑھی جائے۔ یہ بھی شیطان کا ایک سخت ترین مکر ہوتا ہے وہ یہ سمجھائے کہ نماز پڑھنے سے تو نہ پڑھنا ہی اچھا ہے، یہ غلط ہے۔ نہ پڑھنے سے بڑی طرح کا پڑھنا ہی بہتر ہے۔ لے کر نہ پڑھنے کا جو عذاب ہے وہ نہایت ہی سخت ہے۔ حتیٰ کہ علماء کی ایک جماعت نے اس کے کفر کا فتویٰ دیا ہے جو جان بوجھ کر نماز چھوڑ دے۔ جیسا کہ پہلے باب میں مفصل گذر چکا ہے

اردو

## حکایات صحابہ

مؤلفہ

شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب  
تور اللہ مزقودہ

ناشر

کتب خانہ فیضی

لاہور - پاکستان





جماعت اسلامی کے بانی مودودی کی حضرت داؤد علیہ السلام کی شان میں گستاخی  
 مودودی نے لکھا کہ اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کے اندر خواہش نفس کا کچھ دخل تھا (معاذ اللہ)

# تفسیر القرآن

جلد چہارم

القمان الاتحاف (۴)

ابوالاعلیٰ مودودی

ناشر

شیخ محمد قمر الدین پراپرٹیز، مکتبہ تعمیر انسانیت، موجی و رازہ لاہور

تفسیر القرآن کا صفحہ نمائش

تفسیر القرآن صفحہ ۳۳۷ کا اصل فوٹو

تفسیر قرآن ۴  
 ۳۳۷  
 ۳۰ ص ۳۰

فَاخْلَمَ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ إِنَّ الَّذِينَ يَضِلُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا نَسُوا نِعْمَ اللَّهِ الَّتِي كَانَتْ لَكُمْ إِذْ جَاءْتُمُوهُمْ فَاسْتَوْتُمْ بِهَا كُرْهًا وَرَأْسًا كَرِهَ اللَّهُ مُضَاهَاةَ إِلَهَاتِهِ الْبَاطِلِ وَالشَّكُورِ  
 کرم لکھے۔

تفسیر کے وقت یہ شبہ تھا کہ اس آیت میں کیا بات ہے؟ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو لوگ اللہ کی نعمتوں کو بھول گئے ہیں اور انہیں ان کے بدلے میں اپنے الٰہوں کی عبادت سے لگا دیں گے، ان کو عذاب شدید ہے۔

شکل ۱: یہ آیت ہے جو اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے فرمائی کہ جس نے اللہ کی نعمتوں کو بھول گئے اور ان کے بدلے میں اپنے الٰہوں کی عبادت سے لگا دیں گے، ان کو عذاب شدید ہے۔

یہاں پر اگرچہ یہ آیت ہے جو اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے فرمائی کہ جس نے اللہ کی نعمتوں کو بھول گئے اور ان کے بدلے میں اپنے الٰہوں کی عبادت سے لگا دیں گے، ان کو عذاب شدید ہے۔

یہ آیت ہے جو اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے فرمائی کہ جس نے اللہ کی نعمتوں کو بھول گئے اور ان کے بدلے میں اپنے الٰہوں کی عبادت سے لگا دیں گے، ان کو عذاب شدید ہے۔

اصل عبارت: یہ وہ تعبیر ہے جو اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول کرنے اور بلندی درجات کی بشارت دینے کے ساتھ حضرت داؤد علیہ السلام کو فرمائی۔ اس سے یہ بات خود بخود ظاہر ہو جاتی ہے کہ جو فعل ان سے صادر ہوا تھا۔ اس کے اندر خواہش نفس کا کچھ دخل تھا (معاذ اللہ)

Marfat.com



جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی نے لکھا کہ حضور ﷺ سے  
اجتہادی لغزشیں غلطیاں سرزد ہوتی ہیں (معاذ اللہ)

## تفہیمات (حصہ اول)

میں ایمان کی مدح پھونکنے کی خواہش، اور کبھی کبھی اکتفا سے بشریت کی بنا پر جب  
کبھی آپ سے کوئی اجتہادی لغزش ہوتی ہے، وہی جلی سے اس کی اصلاح کی گئی ہے  
عَبَسَ وَ تَوَلَّىٰ اِنَّ جَاءَهُ الْاَعْلَىٰ رَمِيں ۱۱: مَا كَانَتْ لِنَبِيِّ اَنْ يَكُوْنَ لَهُ اَسْرَىٰ  
و انفال ۱۰: عَفَا اللهُ عَنْكَ لِمَ اَذْنَبْتَ لَهْمُ رَتْرِب ۱۳: اَسْتَغْفِرُ لَهْمُ اَوْ لَا  
تَسْتَغْفِرُ لَهْمُ اِنْ تَسْتَغْفِرُ لَهْمُ سَبْعِيْن مَرَّةً فَلَنْ تَغْفِرَ اللهُ لَهْمُ رَتْرِب ۱۰:  
و لَا تَصِلْ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُم مَّا تَاْبَدُ اَرْب ۱۸: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا  
اَحَلَّ اللهُ لَكَ رَحْمِمْ ۱۱: یہ سب آیات اسی امر کی شہادت دیتی ہیں۔ لوگ ان آیات  
کو اس امر کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے غلطیاں سرزد ہو  
تھیں اور آپ غلطیوں سے مبرا نہ تھے۔ خصوصاً حضرات اہل قرآن کو تو ان آیات کے  
ذریعہ سے اللہ کے رسول کی غلطیاں پکڑنے میں خاص مزہ آتا ہے۔ لیکن دراصل یہی  
تو وہ آیتیں ہیں جن سے صریح طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ اپنے نبی کو غلطیوں سے  
بچانے اور اس کی زندگی کو ٹھیکہ معیار برحق پر قائم رکھنے کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ ہے! یہ  
راست اپنے ذمے لے رکھی تھی۔ اور یہ حقیقت صحت مذکورہ بالا آیات ہی میں بیان  
نہیں ہوتی ہے بلکہ قرآن میں متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ نے اسے اصولی حیثیت سے ہی  
بیان فرمایا ہے مثلاً فرمایا:

﴿مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی﴾

اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی  
تو ان میں سے ایک گروہ تم کو راہ راست  
سے ہٹا دینے کا لازم کری چکا تھا مگر وہ خود  
اپنے آپ کو ہٹانے کے سوا کچھ نہیں کر سکتے  
اور تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے کیونکہ اللہ  
نے تم پر کتاب اور حکمت اتاری ہے اور تم کو  
مہم دیا ہے جو تم پہلے نہ جانتے تھے۔  
قرب تھا کہ وہ تم کو اس بات سے جو ہم نے  
269

وَلَوْ لَا فَضْلُ اللهِ عَلَيْكَ وَ  
رَحْمَتُهُ لَهَمَّتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ  
اَنْ يُضِلُّوكَ وَ مَا يُضِلُّونَ اِلَّا اَنْفُسَهُمْ  
وَمَا يَضُرُّوْكَ مِنْ شَيْءٍ وَّاَنْزَلَ  
اللهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَ الْحِكْمَةَ وَ  
عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ۔  
ر انسا ۳  
وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْكَ

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۳۔ کورٹ سٹریٹ، لورمال، لاہور (پاکستان)

اصل عبارت: کبھی کبھی اکتفا سے بشریت کی بناء پر جب کبھی آپ ﷺ سے کوئی اجتہادی لغزش ہوتی ہے، وہی جلی سے اس  
کی اصلاح کی گئی ہے۔ (معاذ اللہ)

اصل عبارت: نبی ﷺ سے غلطیاں سرزد ہوتی تھیں اور آپ ﷺ غلطیوں سے مبرا نہ تھے۔ (معاذ اللہ)

## جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی نے لکھا کہ اور تو اور بسا اوقات پیغمبروں تک کو اس نفسِ شریک کی رہزنی کے خطرے پیش آتے ہیں

۱۹۵

## تفہیمات (حصہ اول)

اور اسی کو حق سمجھتے ہیں۔ قرآن مجید اس کو بھی گمراہی کا اہم سبب بتاتا ہے۔ قَالُوا حَسْبُنَا مَا  
وَجَدْنَا عَلَيْهِ آيَاتِنَا وَآوَلَوْ كَانُوا كَانُوا آبَاءَهُمْ لَيَبْغُمُونَ شَيْئًا وَلَا يَحْسَبُونَ رَابِعًا ۱۳۲  
چوتھی شرط یہ ہے کہ انسان میں حق پسندی اور اس کے ساتھ قوتِ ارادی آتی زبردست  
ہو کہ وہ خدا اپنے نفس کی خواہشات اور رجحانات کا مقابلہ کر سکے۔ کیونکہ خواہشِ نفس  
اول تو معرفتِ حق ہی میں مانع ہوتی ہے، اور اگر کوئی شخص حق کو پہچان ہی لے تو وہ اس کو  
اپنے علم کے مطابق عمل کرنے سے روکتی ہے، قدم قدم پر مزاحمت کرتا ہے۔ انسان کے نفس  
میں یہ ایسی زبردست قوت ہے جو اکثر اس کی عقل و فکر پر چھا جاتی ہے اور بسا اوقات  
اس کو بانٹتے بوجھتے غلط راستوں پر بھٹکا دیتی ہے۔ معمولی آدمی تو درکنار بڑے بڑے  
لوگ بھی جو اپنے علم و فضل اور اپنی عقل و بصیرت اور فہم و فراست کے لحاظ سے یکتائے زمانہ  
ہوتے ہیں، اس رہزن کی شرارتوں سے بچنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اس چیز کو قرآن مجید  
میں بھی گمراہی کا سبب قرار دیا گیا۔ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بَعِيرًا  
هُدًى مِّنَ اللَّهِ وَالْقَصَصَ ۵۰ اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہو گا جس نے اللہ کی راہ سے الٹ  
ہوتی ہدایت کو چھوڑ کر اپنی ہوائے نفس کی پیروی کی۔ أَفَأَنْتَ مِنَ الْمُتَكْبِرِينَ ۱۳۳  
وَأَخَذَ اللَّهُ عَلَىٰ عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلَىٰ سَمْعِهِ وَقَفَىٰ عَلَيْهِ وَجَعَلَ عَلَىٰ كَلْبِهِ رِجْسًا وَمَا يَشِئْهُ ۱۳۴  
تو کیا تو نے دیکھا اس شخص کو جس نے اپنی خواہشِ نفس ہی کو اپنا خدا بنا لیا۔ باوجودیکہ وہ علم  
رکھتا تھا مگر جب اس نے ایسا کیا تو اللہ نے اسے بھٹکا دیا اور اس کے دل پر مہر لگا دی  
اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا۔ اور تو اور بسا اوقات پیغمبروں تک کو اس نفسِ شریک  
کی رہزنی کے خطرے پیش آتے ہیں۔ چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام پر بھی یہ واقعہ پیش آیا۔  
تنبیہ کی گئی ہے کہ لَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۱۳۵ اور ہوائے نفس کی  
پیروی نہ کرنا ورنہ یہ تمہیں اللہ کے راستے سے بھٹکا دے گی،

﴿مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی﴾

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۳۔ کورٹ سٹریٹ، لوئر مال، لاہور (پاکستان)

آخری شرط یہ ہے کہ انسان کی وجدانی قوتیں بیدار ہوں، اس کے ذہن کا سانچہ  
ایسا ہو کہ صحیح اور حق بات سوچنے اور سمجھنے کے لیے غور و فکر اور استدلالِ عقلی کا زیادہ  
محتاج نہ ہو، بلکہ فطرتاً وہ غلط بات کو قبول کرنے سے انکار کر دیتا ہو اور قیاس و

## مودودی کی حضور علیہ وسلم کی شان میں گستاخی

جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی نے حضور ﷺ کے متعلق لکھا کہ صحرائے عرب کا یہ ان پڑھ اور بادیہ نشین جو چودہ سو برس پہلے اس تاریک دور میں پیدا ہوا تھا (معاذ اللہ)

۲۲۹

چتر میں رہتا تھا بڑے پرستو تھا۔ مرنے کا جھوٹا پہننا تھا غریبوں کی سی غذا کھاتا تھا غنا تک کر گزرتا تھا۔ رات رات بھر اپنے خدا کی عبادت میں کھڑا رہتا تھا غریبوں اور نصیبت مندوں کی خدمت کرتا تھا۔ ایک مزدور کی طرح کام کرنے میں بھی اسے تامل نہ تھا۔ آخر دولت تک اس کے اندر شاہانہ تکنت اور امیرانہ ترقیح اور بڑے آدمیوں کے سے تکبر کی قدراسی بوجھی پیدا نہ ہوتی۔ وہ ایک عام آدمی کی طرح لوگوں سے ملتا تھا۔ ان کے دکھ درد میں شریک ہوتا تھا۔ عوام کے درمیان اس طرح بیٹھتا تھا کہ اجنبی آدمی کو یہ معلوم کرنا مشکل ہوتا تھا کہ اس مغل میں قوم کا سردار، ملک کا بادشاہ کون ہے۔ اتنا بڑا آدمی ہونے کے باوجود چھوٹے سے چھوٹے آدمی کے ساتھ بھی ایسا برتاؤ کرتا تھا کہ گریبان اسی جیسا ایک انسان ہے۔ تمام عمر کی بددعویٰ میں اس نے اپنی ذات کے لیے کچھ بھی نہ چھوڑا۔ اپنا پورا ترکہ اپنی قوم پر وقف کر دیا۔ اپنے پیروں پر اس نے اپنے یا اپنی اولاد کے کچھ بھی حقوق قائم نہ کیے۔ حتیٰ کہ اپنی اولاد کو زکوٰۃ لینے کے حق سے بھی محروم کر دیا۔ محض اس خوف سے کہ کہیں آگے چلیں کہ اس کے پیروں کی اولاد ہی کو ساری زکوٰۃ نہ دینے لگ جائیں۔

ابھی اس عظیم الشان آدمی کے کمالات کی فہرست ختم نہیں ہوئی اس کے مرتبہ کا صحیح اندازہ کرنے کے لیے آپ کو تاریخ عالم پر بحیثیت مجاہدی ایک نظر ڈالنی چاہیے آپ دیکھیں گے کہ صحرائے عرب کا یہ ان پڑھ بادیہ نشین جو چودہ سو برس پہلے اس تاریک دور میں پیدا ہوا تھا۔ دراصل دور جدید کا بانی اور تمام دنیا کا لیڈر ہے۔ وہ نہ صرف ان کا لیڈر ہے جو اسے لیڈر مانتے ہیں، بلکہ ان کا بھی لیڈر ہے جو اسے نہیں مانتے۔ ان کو اس امر کا احساس تک نہیں کہ جس کے خلافت وہ زبان عورتے ہیں اس کی رہنمائی کس طرح ان کے خیالات میں، ان کے اصول حیات اور قوانین عمل میں اور ان کے عصر جدید کا دور میں پرست ہو گئی ہے۔

یہی شخص ہے جس نے دنیا کے تمدنات کا رخ و سمت اور مجاہد پرست اور ریاضت کی طرف سے ہٹا کر عقلیت اور تصدیق پسندی اور تسمیہ دنیا داری کی طرف

## تفہیمات

(حصہ اول)

﴿مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی﴾

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۳۔ کورٹ سٹریٹ، لوئر مال، لاہور (پاکستان)

مودودی کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخی:  
جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی نے اپنی کتاب میں  
حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اسرائیلی چرواہا لکھا (معاذ اللہ)

تفہیمات  
(حصہ اول)

﴿مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی﴾

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۳- کورٹ سٹریٹ، لوئر مال، لاہور (پاکستان)

المختارین رآل عمران: ۱۳۱ حضرت مریم کے پاس خاص طور پر فرستے بھیجا جاتا ہے کہ ان کو ایک پاک طینت رکھ کے دھلام زکی، کی خوشخبری دے، اور جب ان کے وضع حمل کا وقت آتا ہے تو خاص حق تعالیٰ کی طرف سے ان کی زچگی کے امتحانات ہوتے ہیں۔  
رلاحظہ ہو سورہ مریم رکوع دوم، پھر اس اسرائیلی چرواہے کو بھیجے جس سے وادی مقدس طوی میں بلا کر باتیں کی گئیں۔ وہ بھی عام چرواہوں کی طرح نہ تھا اسے مصر میں خاص طور پر فرعونیت کو تباہ کرنے اور بنی اسرائیل کو غلامی سے نجات دہنے کے لیے پیدا کیا گیا۔ اس کو قتل سے بچانے کے لیے ایک تابوت میں رکھ کر دریا میں ڈرایا گیا۔ خاص اسی فرعون کے گھر میں پہنچا گیا جس کو وہ تباہ کرنے والا تھا۔ اس کو پاری صمدت دی گئی کہ فرعون کے گھر والوں کے دل میں گھر کر لے رو اھیت عینک تحبہ تینتی (دظن: ۱۳۱) کے زکوٰۃ تمام عورتوں کے دودھ سے روک دیا گیا یہاں تک کہ وہ پھر اپنی ماں کی آغوش میں پہنچ گیا اور اس کی پودش کا انتظام خاص حق تعالیٰ کی نگرانی میں ہوا رو لیصنعہ عنی عینی (دظن: ۱۳۱) چند ٹیسٹوں میں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء و مرسلین اسلام خاص طور پر نبوت ہی کے لیے پیدا کیے جاتے تھے۔

۲- پھر دیکھیے کس طرح جن لوگوں کو پیدا کیا جاتا ہے وہ عام انسانوں کی طرح نہیں ہوتے بلکہ غیر معمولی قابلیتوں کے ساتھ وجود میں آتے ہیں۔ ان کی فطرت نہایت پاکیزہ ہوتی ہے۔ ان کے ذہن کا سانچہ ایسا ہوتا ہے کہ اس سے جو بات نکلتی ہے، سیدی نکلتی ہے۔ غلط اندیشی اور کج بینی کی استعداد ہی ان میں نہیں ہوتی۔ وہ جملی طور پر ایسے پیدا جاتے ہیں کہ بلا اللہ اور بلا کسی غور فکر کے محض مدد و تدبیر (intuition) سے ان میں نیک نیت پر پہنچ جاتے ہیں۔ پھر انسان غور فکر کے بعد بھی نہیں پہنچ سکتے ان کے علوم کسی نہیں جوتے بلکہ جملی طور پر ایسے ہی ہوتے ہیں۔ ان میں نیک نیت کا اتنا اتنا کہ میں برشت میں لیت کیا جاتا ہے وہ نیک نیت پر پہنچتے ہیں۔ یہ نیک نیت ہی ہے جو ان کو نیک نیت پر پہنچاتا ہے۔ حضرت یعقوب کو دیکھیے حضرت یوسف کا خواب سننے ہی ان کے دل میں لٹک پیدا ہو جاتی ہے کہ اس بچے کو اس کے بھائی بیٹھے نہویں گے۔ برادران یوسف ان کو کھیل کے لیے لے جانا چاہتے ہیں تو حضرت یعقوب نہ صرف ان کی بری نیت کو بھانپ جاتے ہیں بلکہ ان کو ٹھیک وہ پہانہ بھی معلوم ہو جاتا ہے جو بعد میں وہ بنائے والے

اصل عبارت: پھر اس اسرائیلی چرواہے کو بھیجے، جس سے وادی طوی میں بلا کر باتیں کی گئیں۔ (معاذ اللہ)

جماعت اسلامی کے بانی مودودی کا عقیدہ: نبی ہونے سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھی ایک بہت بڑا گناہ ہو گیا تھا کہ انہوں نے ایک انسان کو قتل کر دیا (معاذ اللہ)

## رسائل و مسائل

(حصہ اول)

— رسائل و مسائل (اول) —

آرائیوں اور اس خرم و تخمین (Speculation) سے بالکل ایک مختلف چیز ہے جس کا ارتکاب فلاسفہ کیا کرتے ہیں۔ یہ تو وہ چیز ہے جس پر قرآن مجید ہر انسان کو خود آمادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے اور بار بار اس سے کہتا ہے کہ آنکھیں کھول کر خدا کی قدرت کے آثار کو دیکھو اور ان سے صحیح نتیجہ اخذ کرو۔ مسائل نے اپنے سوال میں جس آیت کی تفسیر کے متعلق اپنے شک کا اظہار کیا ہے خود اسی کے مائل و مابعد کا مضمون اگر وہ پڑھیں تو دیکھیں گے کہ وہاں بھی تصور کلام یہی بتاتا ہے کہ آیات الہی کے مشاہدے سے ایک غیر متعصب طالب حق کس طرح حقیقت تک پہنچ جاتا ہے۔

(ترجمان القرآن جلد ۲۵ ص ۲۱۱، ۲۱۲)

عصمت انبیاء:

سوال: یہ امر مسلم ہے کہ نبی معصوم ہوتے ہیں، مگر آدم کے متعلق قرآن کے الفاظ صریحاً ثابت کر رہے ہیں کہ آپ نے گناہ کیا اور حکم بدولی کی۔ جیسے لَا تَفْرِنَا هَلْبِهِ الشَّجَرَةَ فَكُنُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ۔ کی آیت ظاہر کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں اپنی تحقیق کے نتائج سے مستفید فرمائیں۔

جواب: نبی کے معصوم ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ فرشتوں کی طرح اس سے بھی خطا کا امکان سلب کر لیا گیا ہے۔ بلکہ اس کا مطلب دراصل یہ ہے کہ نبی اذل تو دانستہ نافرمانی نہیں کرتا اور اگر اس سے غلطی سرزد ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس غلطی پر قائم نہیں رہنے دیتا۔

پھر یہ بات بھی لائق غور ہے کہ حضرت آدم سے جو نافرمانی سرزد ہوئی تھی وہ نبوت کے منصب پر سرفراز ہونے سے پہلے کی ہے اور قبل نبوت کسی نبی کو وہ عصمت حاصل نہیں ہوتی جو نبی ہونے کے بعد ہوا کرتی ہے۔ نبی ہونے سے پہلے حضرت موسیٰ سے بھی ایک بہت بڑا گناہ ہو گیا تھا کہ انہوں نے ایک انسان کو قتل کر دیا۔ چنانچہ جب فرعون نے ان کو اس فعل پر ملامت کی تو انہوں نے بھرے دربار میں اس بات کا اقرار کہ فَعَلْتَهَا إِذَا مَا أَنَا مِنَ الضَّالِّينَ ﴿اشرا، ۲۴﴾ یعنی یہ فعل مجھ سے اس وقت سرزد ہوا تھا جب راہ ہدایت مجھ پر کھلی نہ تھی۔

مختصر یہ بات اصولی طور پر سمجھ لیجئے کہ نبی کی معصومیت فرشتے کی ہی معصومیت نہیں ہے کہ اسے خطا اور غلطی اور گناہ کی قدرت ہی حاصل نہ ہو بلکہ وہ اس معنی میں ہے کہ نبوت کے ذمہ دارانہ منصب پر سرفراز کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ بطور خاص اس کی نگرانی و حفاظت کرتا ہے، اور اسے

﴿مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی﴾

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۳۔ کورٹ سٹریٹ، لوئر مال، لاہور (پاکستان)

☆ اس سے معلوم ہوا کہ مودودی کا عقیدہ اسلامی عقائد کے خلاف ہے لہذا ایسے شخص کی کتابیں نہ پڑھی جائیں

جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی کا ان اسلامی سزاؤں پر تنقید کرنا جنہیں قرآن و سنت

میں بیان کیا گیا ہے

قرآن نے زنا وغیرہ کی جو سزا مقرر کی ہے، اس میں کسی ماحول کا بھی استثناء نہیں کیا اور یہ مودودی کی نظر میں بلاشبہ ظلم ہے

۳۲۲

## تفہیمات

حصہ دوم

نہ ہو وہاں چور کا ہاتھ کاٹنا اور ہر ظلم ہے۔ حقیقت میں ہاتھ کاٹنے کی سزا اس ظالم سوسائٹی کے لیے مقرر ہی نہیں کی گئی ہے جس میں سود جاتے ہوئے کو قتل موقوف ہو انصاف قیامتاً فروخت کیا جاتا ہے۔ ٹیکسوں کی بھرمار سے ضروریات زندگی نہایت گراں ہو گئی ہوں اور تمام ٹیکس چند مخصوص طبقوں کے لیے سامان پیش فراہم کرنے پر صرف ہوتے ہوں۔ ایسی جگہ تو چوری کے لیے ہاتھ کاٹنا ہی نہیں بلکہ قید کی سزا بھی بعض حالات میں ظلم ہوگی۔

عام طور پر اسلامی قانون فوج داری کو بچھنے میں لوگوں کو جو دقت پیش آتی ہے اس کی وجہ دراصل یہ ہے کہ وہ اپنے پیش نظر تو رکھتے ہیں سوسائٹی کے اس نڈلا نظام کو جو اس وقت دنیا کے متعدد ممالک میں قائم ہے اور پھر چوری، زنا، قذف اور شراب نوشی جیسے "عادتہ اللورود" جرائم کا موازنہ قطعاً بے رجم اور کوزوں کی سزاؤں سے کر کے رائے قائم کرنا چاہتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس موازنہ میں ان کو اسلام کی سزائیں سخت اور ہولناک ہی نظر آتی ہیں گی۔ کیونکہ نیم شعوری طور پر وہ خود دیکھتے ہیں کہ جو حالات اس نظام حیات نے پیدا کر رکھے ہیں ان میں چوری ایک عام چیز ہوئی ہے چاہے زنا میں بکثرت مردوں اور عورتوں بلکہ بچوں اور بوڑھوں تک کو جھٹکا ہونا ہی چاہیے۔ آئے دن مشتبہ طریقوں سے لٹنے والے جوڑوں کے متعلق نئی خبریں مشہور ہوتی ہی چاہیں بری صحبتوں میں نوخیز نسلیوں کو نئی عادتیں پڑنی ہی چاہئیں۔ لہذا ان کا دل یہ سوچ کر پریشان ہو جاتا ہے کہ اگر ان حالات میں اسلامی قانون فوجداری رائج کر دیا جائے تو شاید کوئی پینہ بھی کوزوں سے نہ بچ سکے ہزار ہا آدمیوں کے ہاتھ روزانہ کٹنے لگیں اور ہر روز سینکڑوں آدمی سنگسار کیے جائیں۔

سید ابوالاعلیٰ مودودی

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۳۔ کورٹ سٹریٹ لوئر مال لاہور، (پاکستان)

بلاشبہ ان کا یہ خوف بالکل بجا ہے۔ اس بیہودہ سوسائٹی کے بیہودہ نظام کو باقی رکھ کر اسلام کے قوانین میں سے جس اس کے قانون فوجداری کو نافذ کر دینا ہمارے نزدیک بھی ویسا ہی ظلم ہوگا جیسا وہ خیال کرتے ہیں۔ مگر جس غلطی کو وہ محسوس نہیں کرتے وہ دراصل یہ ہے کہ انہوں نے سوسائٹی کے اس بیہودہ نظام کو جس کی بے ہودگیوں سے وہ مانوس ہو چکے ہیں اپنی فطری حالت سمجھ رکھا ہے۔ حالانکہ یہ فطری حالت نہیں ہے بلکہ

جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی اپنی کتاب میں لکھتا ہے:  
قرآن نے زنا وغیرہ کی جو سزا مقرر کی ہے، اس میں کسی ماحول کا بھی استثناء نہیں کیا اور یہ  
مودودی کی نظر میں بلاشبہ ظلم ہے

۳۲۱

## تفہیمات

حصہ دوم

سید ابوالاعلیٰ مودودی

کرنے والے تماشے رائج نہ ہوں جس میں نکاح کے لیے پوری آسانیاں ہوں اور صحت و تفریق اور طلاق و طبع کے اسلامی احکام ٹھیک ٹھیک نافذ کیے جاتے ہوں۔ ایسی سوسائٹی اپنی میں فطرت کے اعتبار سے اس امر کی متقاضی ہوتی ہے کہ اس میں معاشرت کا جو معتدل نظام قائم کیا گیا ہے اس کی حفاظت کے لیے سخت سزائیں مقرر کی جائیں۔ اور اتنی سخت سزائیں اس حالت میں ہرگز نامنصفانہ نہیں ہیں جب کہ جائز ذرائع سے صنفی خواہشات کی تسکین آسان کر دی گئی ہو اور معاشرت کے ماحول کو بدکاری کی سہولتوں اور غیر معمولی اسباب تحریک سے پاک کر دیا گیا ہو۔ ان حالات میں صنفی جرائم کا ارتکاب صرف وہی لوگ کر سکتے ہیں جو عنایت درجہ کے بد طبیعت ہوں اور جن کے شر سے خلق اللہ کو محفوظ رکھنے کے لیے نہایت عبرت ناک سزاؤں کے بغیر چارہ نہ ہو۔

لیکن جہاں حالات اس سے مختلف ہوں جہاں عورتوں اور مردوں کی سوسائٹی مخلوط رکھی گئی ہو جہاں مدرسوں میں 'دفتروں میں' کلبوں اور تفریح گاہوں میں خلوت اور جلوت میں ہر جگہ جوان مردوں اور نئی نئی عورتوں کو آزادانہ ملنے جلنے اور ساتھ اٹھنے بیٹھنے کا موقع ملتا ہو (جہاں ہر طرف بے شمار صنفی محرکات پھیلے ہوئے ہوں جہاں معیار اخلاق بھی اتنا پست ہو کہ ناجائز تعلقات کو کچھ معیوب نہ سمجھا جاتا ہو ایسی جگہ زنا اور قذف کی شرعی حد جاری کرنا بلاشبہ ظلم ہوگا) اس لیے کہ وہاں ایک معمولی قسم (Normal Type) کے معتدل مزاج اور سلیم النظر آدمی کا بھی زنا سے بچنا مشکل ہے اور ایسے حالات میں کسی شخص کا جملائے گناہ ہونا یہ نتیجہ نکالنے کے لیے کافی نہیں ہے کہ وہ غیر معمولی قسم (Abnormal Type) کا اخلاقی مجرم ہے۔ رحم اور کوزوں کی سزا اور حقیقت ایسے گندے حالات کے لیے اللہ نے مقرر ہی نہیں کی ہے۔

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۳۔ کورٹ سٹریٹ لوئر مال لاہور، (پاکستان)

اسی پر حد سرتق کو بھی قیاس کر لیجئے کہ وہ صرف اس سوسائٹی کے لیے مقرر کی گئی ہے۔ جس میں اسلام کے معاشی تصورات اور اصول اور قوانین پوری طرح نافذ ہوں۔ قطعاً یہ اور اسلامی نظم معیشت میں ایسا رابطہ ہے جس کو منقطع نہیں کیا جاسکتا۔ جہاں یہ نظم معیشت قائم ہو وہاں قطعاً یہی بین انصاف اور بین متعینانے فطرت ہے۔ اور جہاں یہ نظم معیشت

## جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی کا اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق نظریہ

۴۷

## تفہیمات

حصہ دوم

سید ابوالاعلیٰ مودودی

ہیں گے۔

شری رافض اور غیبت طینت لوگوں کا قاعدہ ہے کہ جب کسی آدمی 'خصوصاً بڑے آدمی کے حلق چھوٹی سی بات کی بھٹک ان کے کان میں پڑ جاتی ہے تو فوراً ان کی قوتِ مخیلہ اپنا کام شروع کر دیتی ہے اور وہ محض اپنے ذہن سے بہت سی امکانی صورتیں فرض کر کے ان کو اس طرح بیان کرتے ہیں کہ گویا یہ محقق واقعات ہیں۔ ہر انسان سے خواہ وہ کیسے ہی بڑے درجے کا آدمی ہو کبھی نہ کبھی کوئی ایسا فعل ضرور ہو جاتا ہے جس کو آسانی کے ساتھ بڑے معنی پہنائے جاسکتے ہیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے جو کچھ کیا تھا اگرچہ وہ نبی اسرائیل کے ہاں ایک عام دستور<sup>(۱)</sup> تھا اور اسی دستور سے متاثر ہو کر ان سے یہ لفظ سرزد ہو گئی تھی۔ مگر چونکہ ایک بڑے آدمی کا فعل تھا اس لیے فوراً شہرت پکڑ گیا اور اس پر لوگوں نے حاشیے چڑھانے شروع کر دیے۔ اور یا سے طلاق کا مطالبہ یہ گمان کرنے کے لیے کافی تھا کہ حضرت داؤد اس کی بیوی کی طرف مہیاں رکھتے ہیں۔ اب لوگوں کے ذہن نے نئون شروع کیا کہ یہ میلان آخر ہوا کیونکر؟ کسی ذات شریف کو یہ بات سوجھ گئی کہ غالباً اپنے کل پر سے اس کو ہاتھ میں دیکھ لیا ہوگا۔ مگر ان کی صداقت شعاری نے "ہوگا" کو "نہیں ہوگا" کی صورت میں بیان کرنا پسند نہ کیا اس لیے انہوں نے "ہوگا" کو "ہے" میں تبدیل کر کے لوگوں سے بیان کیا۔ رفتہ رفتہ یہ ایک واقعہ بن گیا۔ حالانکہ میلان ہونے کے بہت سے اسباب ہو سکتے تھے۔ ممکن ہے کہ حضرت داؤد نے اس خاتون کی قابلیت اور اس کی اعلیٰ صلاحیتوں کا حال سن کر اسے پسند کیا ہو لیکن برے انوس کی شرارت، ہیٹھ ایسے

## اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۳۔ کورٹ سٹریٹ لوئر مال لاہور، (پاکستان)

(۱) اسرائیلیوں کے ہاں یہ کوئی میوب بات نہ تھی کہ کوئی شخص کسی کی بیوی کو پسند کر کے اس سے طلاق کی درخواست کرے۔ نہ درخواست کرنے والا اس میں تکلف کرتا تھا اور نہ وہ شخص جس سے درخواست کی جاتی اس پر نرا ماننا تھا۔ اور یہ تو ایک عمدہ اخلاق کی بات بھی جانی تھی کہ کوئی شخص کسی دوست کو خوش کرنے یا اس کی تکلیف دہ کرنے کے لیے اپنی بیوی کو طلاق دے کر اس کے نکاح میں دے دے۔ چنانچہ یہ یہودی اخلاق ہی کا اثر تھا کہ مدینہ میں بعض انصار اپنے مہاجر بھائیوں کی خاطر اپنی بیویوں کو طلاق دے کر ان سے بااوردہ ہوا ہو گئے تھے۔

☆ حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے عہد کی اسرائیلی سوسائٹی کے عام رواج سے متاثر ہو کر اور اسے طلاق کی درخواست کی تھی (کیا کبھی معصوم نبی یہودی سوسائٹی کے برے اثر سے متاثر ہو سکتا ہے؟)

(کیا کبھی انسانوں کی اصلاح کے لئے بھیجا گیا نبی معاشرے کے اثرات سے متاثر ہو سکتا ہے؟)



جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی کے نزدیک قرآن حکیم نجات کیلئے نہیں بلکہ ہدایت کیلئے کافی ہے

## تفہیمات (حصہ اول)

پراصولی وحدت نہ ہو جائے۔ کیا روایات کو قبول کرتے ہوئے مسلم قوم کے لیے آپ ایک آرڈر کی توقع رکھ سکتے ہیں؟ میرا ایمان ہے کہ اس وقت مسلمان وحدت و یکانگت اور اتحاد ملی ہی سے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔ اصولاً اس وحدت کا عمل آپ کیا تجویز کریں گے؟

آپ نے جو سوالات کیے ہیں وہ اتنے پیچیدہ نہیں ہیں کہ تھوڑے سے تبادلے سے خود آپ ہی ان کا جواب نہ پالیتے۔ میرے ان مضامین میں بھی جن کا آپ نے حوالہ دیا ہے، ان میں سے بعض سوالات کا عمل موجود ہے۔ تاہم جب آپ کو ان مسائل میں الجھن پیش آرہی ہے اور کچھ دوسرے لوگ بھی اس الجھن میں مبتلا ہیں تو ان کی تشریح کے لیے مختصراً کچھ عرض کیا جاتا ہے۔

(۱) قرآن حکیم نجات کے لیے نہیں بلکہ ہدایت کے لیے کافی ہے۔ اس کا کام صحیح فکر اور صحیح عمل کی راہ بتانا ہے اور اس راہ نمانی میں وہ یقیناً کافی ہے۔ مگر نجات کے لیے صرف قرآن کا پڑھ لینا کافی نہیں ہے۔ بلکہ اس کے لیے ضروری ہے کہ ہم علوم نیت کے ساتھ اس کی بتائی ہوئی راہ پر چلیں اور وہی اعتقاد رکھیں جس کی تعلیم قرآن نے دی ہے، اور اسی قانون کے مطابق عمل کریں جس کے اصول قرآن نے مقرر کیے ہیں۔

﴿مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی﴾

(۲) ہدایت کے لیے قرآن کے کافی ہونے کا مفہوم بھی عام طور پر غلط سمجھا جاتا ہے۔ کسی کتاب کے متعلق جب ہم یہ کہتے ہیں کہ وہ کسی علم یا فن کی تعلیم کے لیے کافی ہے، تو اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ اس فن کے جتنے گہرے یا اس علم کے جتنے اہم مسائل ہیں، وہ سب اس کتاب میں آگئے ہیں۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ ہر شخص جو اس کتاب کے الفاظ کو پڑھ سکتا ہو، اس کے تمام مطالب پر عاوی ہو جائے گا، اور محض کتاب کے مطالعہ ہی سے اس کو اپنے فن میں اتنی مہارت بھی حاصل ہو جائے گی کہ وہ عملاً اس سے کام لے سکے۔ کتاب اپنی جگہ کتنی ہی کامل سہی لیکن اس کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ دوسری جانب خود

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۳۔ کورٹ سٹریٹ، لوئر مال، لاہور (پاکستان)

## جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی کا توحید کے متعلق عقیدہ

۵۲

نیک آدمی اور بہت سے وہ بھی جو اپنی نافرمانی کی وجہ سے مستحق عذاب ہو چکے ہیں، سب کے سب اللہ کے آگے سر بسجود ہیں؟ (الحج: ۱۱۸)  
 وہ زمین اور آسمان میں جس قدر چیزیں ہیں سب طوعاً و کرہاً اللہ ہی کے  
 سجدہ کر رہی ہیں۔ (الرعد: ۱۱۵)

یہ عبادت، یہ سجدہ، یہ تسبیح، یہ قنوت، تمام جاندار اور بے جان، ذی شعور اور بے شعور چیزوں پر یکساں حاوی ہے، اور انسان بھی اس پر اسی طرح مجبور ہے جس طرح مٹی کا ایک ذرہ، پانی کا ایک قطرہ اور گھاس کا ایک ٹکڑا (انسان خواہ خدا کا تالی ہو یا منکر، خدا کو سجدہ کرتا ہو یا پتھر کر، خدا کی پوجا کرتا ہو یا غیر خدا کی، جب وہ قانونِ فطرت پر چل رہا ہے اور اس قانون کے تحت ہی زندہ ہے تو لامحالہ وہ بغیر جانے بوجھے، بلا علم و اختیار، طوعاً و کرہاً خدا ہی کی عبادت کر رہا ہے، اسی کے سامنے سر بسجود ہے اور اسی کی تسبیح میں لگا ہوا ہے) اس کا پلنا پھرنا، سونا جاگنا، کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا، سب اسی کی عبادت ہے۔ چاہے وہ اپنے اختیار سے کسی اور کی پوجا کر رہا ہو اور اپنی زبان سے کسی اور کی بندگی و اطاعت کر رہا ہو مگر اس کا روٹگٹا روٹگٹا اسی خدا کی عبادت میں مشغول ہے جس نے اسے پیدا کیا ہے۔ اس کا خون اسی کی عبادت میں چکر لگا رہا ہے، اس کا قلب اسی کی عبادت میں متحرک ہے، اس کے اعضاء اسی کی عبادت میں کام کر رہے ہیں اور اس کی وہ زبان بھی جس سے وہ خدا کو جھٹلاتا اور غیروں کی حمد و ثنا کرتا ہے دراصل اسی کی عبادت میں چل رہی ہے۔

بندگی کا صلہ: اس عبادت کا صلہ یا اجر خدا کی طرف سے کیا جاتا ہے، فیضانِ وجود، رزق اور قوت بقا، جتنی چیزیں خدا کے قانون پر چلتی ہیں اور اس کی بندگی کرتی ہیں، وہ زندہ اور باقی رہتی ہیں اور انہیں وہ وسیلہ بقا عطا کیا جاتا ہے جسے ہم اپنی زبان میں رزق کہتے ہیں۔ اور جو چیزیں اس کے قانون سے انحراف کرتی ہیں ان پر فسادِ مطلق ہو جاتا ہے، ان کا رزق بند ہو جاتا ہے، اور وہ فیضانِ وجود سے محروم ہو جاتے ہیں۔

## تفہیمات

(حصہ اول)

﴿مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی﴾

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۳۔ کورٹ سٹریٹ، لوئر مال، لاہور (پاکستان)

☆ کفر و انکار اور پتھروں کے آگے سجدہ ریز ہونے کی حالتوں میں خدا کی تعظیم و خوشنودی کا قطعاً کوئی تصور نہیں ہو سکتا۔ اس لئے بت پوجے والے، پتھروں کے آگے سجدہ کرنے والے اور خدا کے ساتھ کفر کرنے والے کے متعلق یہ کہنا ہرگز صحیح نہیں کہ وہ ان حالتوں میں بھی خدا کی عبادت کر رہا ہے، اس مقام پر مودودی نے سخت ٹھوکر کھائی ہے۔

جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی کا انوکھا نظریہ: بہت ممکن ہے کہ گوتم بدھ، رام، کرشن، کنفیوشس، زرتشت وغیرہم انہی رسولوں میں سے ہوں

## تفہیمات (حصہ اول)

۱۳۳۲  
میں پائے جاتے ہیں وہ سب انبیاء کی تعلیمات کے وہ باقی ماندہ اثرات ہیں جو اپنی ذاتی قوت کی وجہ سے قوموں کے اذہان اور ان کی زندگی میں جذب ہو کر رہ گئے۔ اس کے بعد قرآن جو دعویٰ پیش کرتا ہے وہ یہ ہے کہ جن "اسلام" کی طرف وہ بلا رہا ہے وہ وہی اصل دین ہے جس کو ابتداء سے تمام قوموں میں تمام انبیاء پیش کرتے رہے ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نرالا پیغام لے کر نہیں آئے ہیں جو پہلے کبھی پیش نہ کیا گیا ہو قُلْ مَا كُنْتُ بِدَاعِيَ الْمُرْسَلِينَ (احقاف: ۹) بلکہ آپ کا پیغام وہی ہے جو ہر نبی نے ہر قوم تک ہر زمانے میں پہنچایا ہے، اِنَّا اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ كَمَا اَوْحَيْنَا اِلَى نُوْحٍ وَ النَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ (النساء: ۱۲۳) اس پیغام سے عرب، مصر، ایران، ہندوستان، چین، جاپان، امریکہ، یورپ، افریقہ، غرض کوئی سرزمین محروم نہیں رکھی گئی۔ سب جگہ اللہ کے رسول، اللہ کی کتابیں لے کر آئے ہیں۔ اور بہت ممکن ہے کہ بدھ، کرشن، رام، کنفیوشس، زرتشت، مانی، سقراط، نیاغور

﴿مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی﴾

وغیرہم انہی رسولوں میں سے ہوں۔ لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں اور ان دوسرے پیشواؤں میں فرق یہ ہے کہ ان کی اصل تعلیمات تو لوگوں کے اختلافات میں گم ہوئیں مگر آنحضرت نے جو کچھ پیش فرمایا وہ اصل شکل میں محفوظ ہے۔

پس حقیقت یہ ہے کہ "اسلام" مذاہب میں سے ایک مذہب نہیں ہے بلکہ نوع انسانی کا اصل مذہب ہی ہے، اور باقی سب مذاہب اسی کی بگڑی ہوئی شکلیں ہیں۔ مذاہب میں جو کچھ "حق" اور "صدق" پایا جاتا ہے وہ اسی اصل اسلام کا بچا کھپا اثر ہے جو سب کے ہاں آیا تھا اور اختلافات میں گم کر دیا گیا۔ جس مذہب میں اس باقی ماندہ حق کی مقدار جتنی زیادہ ہے اس میں اتنا ہی زیادہ "اسلام" موجود ہے۔ رہے وہ اختلافات جو اصل "اسلام" کے

اسلامک پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۳۔ کورٹ سٹریٹ، لوئر مال، لاہور (پاکستان)

۱۔ اے بی ان سے کہہ دو کہ میں کوئی نرالا پیغام نہیں ہوں۔  
۲۔ ہم نے تہاری طرف وہی پیغام وحی کیا ہے جو نوح اور ان کے بعد کے میوں پر وحی کیا تھا۔

دیوبندی مولوی رشید احمد گنگوہی نے حاجی امداد اللہ مہاجر کی کے وصال پر کہا: **”ہائے رحمۃ للعالمین، ہائے رحمۃ للعالمین“**

نہ سمجھنا کہ یہ فسانہ ہے علم و حکمت کا لاکھ خزانہ ہے  
نام مجذوب اسکا تاریخی سیرت اشرف زمانہ ہے

# اشرف السوانح (جلد اول)

حکیم الامتہ مجدد الملتہ سیدنا مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ

حالات و عادات • مقالات و تعلیمات • فیض تبرکات  
کشف و کرامات • معجزات طیبہ • بشرات منابہ  
انعامات الہیہ پر مشتمل ہے اور مشعل راہ ہے

ترتیب: حضرت خواجہ عزیز الحسن محبوبؒ • خلیفہ تہ حضرت تھانویؒ

دارہ تالیفات اشرفیہ، (پاکستان)  
پوسٹ بکس نمبر ۳۳ چوک گلشن مندی

ہر امیر میں ہمیشہ سورت ہی پسند فرماتے ہیں اور بلا ضرورت ہرگز نہ خود شترانی میں رہتے ہیں خود سورتوں کو ڈھونڈنا  
میں آئے ہیں لیکن جہاں ضرورت ہوتی ہے وہاں تو یہ دیکھا جاتا ہے کہ حضرت والا کے برابر کیا کوئی منصب بدانت  
کرتے گا اور یہ مذاق طبیعت بظاہر قابل مہین اتباع سنت سے چنانچہ حضرتوں وارو سے ماخذیں رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی امون کا اختصار ایسے ہوا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھتے  
میں امتیاز نہیں، اگر آج آپہننے اسی کو اختیار فرما جو ان دونوں میں کسان ہوتی۔  
جین کو کسی کام کے سلسلے میں حضرت والا سے سابقہ نہ ہوتا ہے وہ روزوں میں کاشاد کرتے رہتے ہیں کہ اگر عمل میں  
اور چیتہ چیتہ یہ سلام میں جیل حضرت والا سے کسی بھی صورت میں نہ فرماتے ہیں کہ میں کو مقتدا بن گیا جابا آقاہ نہایت شان  
کے ساتھ ہمارے ہر یہ رہا ہے جیسا کہ ایک مشورہ میں ظلم ظلم کا قول غالباً حضرتوں کے خلاف فعل کیا جاتا ہے  
جو میں انہوں نے حضرت والا کو تو آپ تو ہر امیر میں قدر سورت پھر کرتے ہیں اور انہوں نے حضرتوں کے خلاف فعل کیا جاتا ہے  
ایسی حالتیں ان کی اصلاح کی کرتے ہیں کہ تیسرے تجربہ کے اس کا نہیں ہوا شکل ہے اور اس میں حضرت والا نہ صرف حالات  
میں سورت پیدا فرماتے ہیں بلکہ جیل چیر مینی این کو جس کا ہر شہر ہوتے ہیں اور اس کو سورت میں نہیں سمجھتے ہیں بلکہ اللہ  
بنا تھا عقار و ہوام و ہوام تو خاص کی سورتوں سے ہی امید کھانے لگا تھا اس قدر کمال حاصل فرما رہا ہے کہ ہر دن سے لے کر  
سلطان اس کے اہلی سے اہل درجہ ہر نہایت سورت کے ساتھ آؤں گے کہ حضرت والا نے تو ہمیں ہر حال میں ہر روز  
کرا کے ہی رکھتا رہے چنانچہ حضرت والا نے نہیں شہم سے ہر طبقہ کے لوگ کیا عالم کیا اس کی اس کی طرف کیا ہے کیا  
کیا عملی نگری و ان کی اعلیٰ حد اور ان میں ہر قسم کے لوگ حضرتوں کے ساتھ ہیں اور ان میں ہر قسم کے لوگ  
ہیں یہاں تک کہ اقسام نہ کر کے میں سے ہر طبقہ میں حضرت والا کے بہت سے حوچلین اور ہر گیل کی آہو ہے ہونے ہائے  
جانتے ہیں کہ حضرت والا نے نبوت لائیں کی ہیں اس بات سے حفاظت کریں ہے غرض اس صورت میں کہ ایک ہر روز  
قرار رہا ہوا تھا کہ اگر کسی کو اس کا اہلی ہی نہ کھانا تھا حضرت والا کو انہیں ہر قسم کے لوگ اور ہر طبقہ  
نے اس کے مسائل فاضلہ کو سورتوں کے ہو کر اور نہایت سرت اور انہوں نے سرتوں سے یہاں فرما کر ہر کام ہوا اس  
سب کے ذہن نشین کر دیا ہے جیل اشرف

پیر زادہ صاحب نے ہر مٹاں | ادارہ تالیفات اشرفیہ  
اور میں کو جس کی اہل شان برو سے قرآن و ماجل حلیکول الدین من حیر اور برو سے صحیف  
الدین یسوع اور اس کی اصل صورت میں جلوہ گر فرما دیا ہے حضرت والا کی سرتوں میں شہادت پر ہر ہر طرف دکھائی دلا  
شہیدانہ لقب عادی آتا ہے جس سے حضرت مولانا گنگوہی نے شرف سوانح میں شیخ العربیہ اور حضرت علیؑ  
قدس سرہ انہوں نے ہر مٹاں حضرت مامی صاحب مدنی اور انہوں نے ہر مٹاں حضرت مامی صاحب مدنی اور انہوں نے ہر مٹاں

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فقط اپنے حبیب ﷺ کے متعلق فرمایا ہے ”وما ارسلنا الا رحمۃ للعالمین“ اور ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر سارے جہان کے لئے رحمت بنا کر۔  
اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو خاص صفت عطا فرمائی، کسی کو یہ درجہ عنایت نہ ہوا مگر افسوس دیوبندی اکابر رشید احمد گنگوہی پر کہ اس نے حاجی امداد اللہ کو رحمۃ للعالمین کہنا شروع کر دیا۔



## دیوبندی اکابر اشرف علی تھانوی کے نزدیک شہادت نامہ محرم الحرام میں پڑھنا بدعت ہے (معاذ اللہ)

۷۶

اشرف مسوانج جلد سوم

بہ ہنسیا کہ یہ فسانہ ہے  
علم و حکمت کا اک حزانہ ہے  
نام مجذوب اسکا تاریخی  
سیرت اشرف زمانہ ہے

# اشرف مسوانج

حکیم امیر محمد المصطفیٰ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی دہلی

حالات، عادات، مقالات و تعلیمات، فیوض و برکات  
کشف و ایامات، معمولات طیبہ، بشارات مناسبت  
انعامات الہیہ پر مشتمل ہے اور مشعل راہ ہے

مرتبہ: حضرت خواجہ عزیز الحسن مدنی، خلیفہ ارشد حضرت تھانوی

ادارہ بائلیقات اشرفیہ  
پرنٹنگ پریس، لاہور، پاکستان

بھی ہمارے نام کی حکایت بیان فرماتے رہے اور اس کی وجہ یہ فرمائی کہ ازول خیر و بدول رینہ۔ پھر فرمایا کہ: اس سے میں نیازین باقی سے اثر جوتا ہے پھر دوسرے کو بھی وہ اثر گئے تھے اسے پھر فرمایا کہ اجماع و تہمت کا ترکہوں اثر نہ ہوتا اگر شخص گمان ہو کہ شخص اچھا ہے اس کا بھی اثر ہونے لگتا ہے اس گمان پر آدیا کلابند کا ذکر ہے یہ سوا سول تھا کہ یہ اوقات ہوتا تھا اس کے مناسب لفظ ہیں احکام بیان کیا کرتا تھا چنانچہ محرم میں بدعت و مضمون کا بیان کیا ان میں غالباً یہی تھا کہ شہادت نامہ محرم میں پڑھنا بدعت ہے۔ وہاں تھانوی نے فرمایا کہ ایک جنگ عالم تھے ان کا سوا تھا کہ وہ محرم میں شہادت نامہ پڑھا کرتے تھے و غلطی کے بعد ایک بڑے نامی شخص سے اس آئے جو کسی زمانہ میں بیٹے نہیں تھے اور بڑے آن بان کے شخص تھے اور تہمت بہت بہت فرماتے تھے انھوں نے اپنے نزدیک بیٹی خیر خاں کی کے ساتھ بطور مشورہ مجھ سے کہا کہ حرام میں اس وقت کا زیادہ ذکر تھا خصوصاً شہادت نامہ۔ حرام ایسا ہونے میں کہ اگر پیشتر ان کی اہلیت غیب کی بنا پر ہرگز ہنگامہ نہ تھا کہ یہاں سے قرآن کو وحشت نہیں ہوتی ورنہ اس طرح ہرگز تو عرض ہو جاتے ہیں۔ لہذا ان کا ہوشیار دینا بڑا مسلم ہمارے نے انھیں اس قسم کا جواب دیا کہ انہوں نے خیر خاں کی علم اب علم کو سوس ظہیر میں مشورہ میں پھر میں نے کہا کہ آپ لوگوں کو مجھے ہوں گے کہ ہم لوگوں کا حرام پر دار و مدار ہے۔ میں نے یہ ذرا کھینچ لیا میں کہا۔ وہ بھی خاص صاحب تھے اور میرے بڑے تھے اور بزرگانہ شفقت ہی سے ازراہ ہمدردی یہ مشورہ دیا تھا کہ گے بڑی حل تو ہے کہ ہم خیر خاں کی سے ایک بات کہتے ہیں وہ بھی نہیں ان بیانیہ مشورہ ہو کر پچھتہ نہ ہو کہ خیر خاں کی۔ تھوڑی دور چلے تھے کہ پھر لڑتے آئے اور کہا کہ بات بھی نہیں آتے اور ہم چنانچہ ہاتھ میں تو جانتے بھی نہیں دیتے۔ نہیں سلام آپ نے کیا کر دیا قدم ہی نہیں اٹھنا تھا۔ ناشی آپ کی بات بھگوان گزرتی تھی مگر میں جرات کر کے ہوں تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی نے سیکڑوں سن کا لہا پھل میں انہوں سے۔ تم نہیں اٹھنا تھا۔ ایک سلام ہوا کہ ہے کھولتے۔ اشرک کے واسطے رسول کے واسطے مجھے سات کر دیکھتے۔ میں نے کہا کہ نا انصاف آپ کس خیال میں ہیں۔ لاجل و بلا قوت۔ میں نے بہت سی باتیں کر لی ہیں لیکن انھوں نے کہا کہ میں آپ کو کبھی نہیں سے تہابنی آگے سے دیکھ لیا اب کیا گمان میں انکا باقی ہے۔ آج سلام ہوا کہ بہت کچھ ہوتی ہے اور رعب کیسا ہوتا ہے میں نے ہر چند کہا کہ یہ آپ کا گمان ہے لیکن انھوں نے کہا کہ یہ فرگانہ اور ان کے ساتھ بھی تو ہے وہاں ایسا کیوں نہ ہوا اور

بیت حق است این از خلق نیست  
بیت این مرد صاحب حق نیست  
واقعہ (۲۱) حضرت مالکی مغربیت و فرائض کے متعلق بشارات مناسبت بھی بہت کثرت میں

## دیوبندی اکابر اشرف علی تھانوی کے نزدیک پنجگانہ نماز کے بعد ملکر بلند آواز سے کلمہ طیبہ کا ورد کرنا جہالت اور بدعت ہے

اشرف المصنف ۱۵۱

۱۵۱ سے ایک قاری پوری مولوی اناؤد میں مجھ سے کہنے لگے کہ جماعت دیوبند کے فتویٰ اور تقدس کی تمام دنیا مستعد ہے صرف ایک بات لوگوں کو کھٹکتی ہے کہ آپ حضرات قیام نہیں کرتے اگر آپ قیام کرنے لگیں تو تمام دنیا آپ کی غلام ہو جائے میں نے کہا ہمارے آقا میں جائیں لیکن کبھی ہاں تو ہم قصداً نہیں کھا سکتے اب چاہے دنیا مستعد ہو یا بجا عقاد ہو۔ (میں اس ۵۲)

۱۵۱ نماز پنجگانہ یا فجر و عصر کے بعد مل کر بلند آواز سے ذکر

کرنا بدعت ہے!

ہر نماز کے بعد یا فجر و عصر کے بعد سارے نمازی مل کر جہراً "لا الہ الا اللہ" کہتے ہیں اور اس کا جتنی کے ساتھ التزام کرتے ہیں مالا کتب سب کے واسطے بزرگوں نے نہیں کہا تھا بلکہ خاص لوگوں کو بتایا تھا مگر چاہوں نے اس کو حکم عام ہی بنا لیا اور التزام کر لیا اسی واسطے علماء نے اس کو بدعت کہا اب ان پر آواز سے کہتے ہیں کہ لو ہماری ذکر اللہ بھی بدعت ہو گیا ہائے علماء کی بھی عصیت ہے ان سے بھی کوئی جماعت خوش نہیں مگر محققین سو فیضان سے خوش ہیں وہ ان کی قدر کرتے ہیں چنانچہ علامہ شعرانی نے جہاد بہت بڑے حلق صوفی ہیں فرماتے ہیں کہ شرعاً صوفیہ تہذیب ہے جو عوام کی فہم سے بالا ہے اس لیے عوام کو بھی لازم ہے کہ علم میں صوفیہ کا اتباع کریں بلکہ علماء اور جمہور کا اتباع کریں کیونکہ یہ لوگ بتیم ہیں۔

علامہ کی مثال

علامہ شریعت بلکہ عالم علماء ہی کے اتباع سے قائم ہو سکتا ہے ہمارے ہاں صاحب کہتے تھے کہ اگر علماء دنیا میں نہ ہوتے تو ہم سب لوگوں کو کافر ہی بنا دیتے کیونکہ ہماری ہائیں عوام کی فہم سے خارج ہیں نہ معلوم وہ کیا سمجھتے؟ اور ایمان کو برباد کر دیتے مولویوں کا بڑا احسان ہے کہ انہوں نے حقوق کا ایمان سنبھال رکھا ہے تو اسے وہ صوفی جو مولویوں سے ناخوش ہے اور ان پر آواز سے کہتا ہے تو ان کا احسان مان کر ان کی بدعت جھن سے بیٹھا ہوا غلط کر رہا ہے اور گوشہ مانت میں بیٹھا ہوا ہے بتیم پولیس کی قدر جب ہی ہوتی ہے جب کہ ملت کو راحت سے پر کر سوتے ہو نہیں یہ علماء بتیم پولیس ہیں کہ حقوق کے ایمان کی حفاظت کرتے ہیں اگر یہ اپنا کام چھوڑ دیں تو پھر صوفی صاحب کو گمراہ سے لکل کر یہ کام کنا پڑتا اور سارا

اسلام پر اعتراضات و شبہات پر عقلی و نقلی حلیے اور دلچسپ جوابات غلام و عوام کے لیے عینا منبہ

## اشرف المصنف

اداب طبع

مکمل انٹرنیٹ بیورو اشرف علی تھانوی دہلی

اسلامی مکتب خانہ

انٹرنیٹ بیورو اشرف علی تھانوی دہلی  
042-37118246-37118257

قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے۔ فاذا قمیتم الصلوۃ فاذا ذکر اللہ (ترجمہ) پھر جب تم نماز پڑھ چکو تو اللہ کی یاد کرو (سورۃ نساء، پارہ 5، آیت 103) حدیث شریف: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نماز کے بعد جلیل اس طرح فرماتے لالا اللہ الا اللہ آخر تک اور فرماتے کہ حضور ﷺ انہیں کلمات کو نماز کے بعد پڑھتے (نسائی جلد اول، باب عدد التہلیل والذکر بعد التسلیم، حدیث 1343 ص 412، مطبوعہ فرید بک لاہور) حدیث شریف: عمرو بن دینار، حضرت ابن عباس کے آزاد کردہ غلام ابو معبد کا بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا تھا۔ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں فرض نماز پڑھ لینے کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا معمول تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میں یہ ذکر سنتا تو مجھے پتہ چل جاتا کہ لوگ نماز ختم کر چکے ہیں

(مسلم جلد اول، کتاب المساجد و مواضع، حدیث 1219، ص 459، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

یہی حدیث بخاری شریف جلد اول، کتاب الصلوۃ حدیث 798 ص 371، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور میں بھی نقل ہے۔

فیصلہ عوام کریں کہ ذکر کرنے والے جاہل اور بدعتی ہیں یا فتویٰ لگانے والے؟

دیوبندی اکابر اشرف علی تھانوی نے مسلمانوں کا عید میلاد النبی ﷺ منانے کو عیسائیوں کے کرسمس منانے کا مقابلہ قرار دیا جو کہ کم علمی ہے

اشرف الجواب ۱۳۳

مگر کین نے کہا تھا کہ ان لوگوں کو شرب کے بخار نے ضعیف اور بودا کر دیا ہے تو حضور ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ طواف میں رمل کریں یعنی شانے ہلاتے ہوئے اکڑ کر طواف کرو کہ ان کو قوتِ مسلمین کی مشابہ ہو اب وہ سب تو ہے نہیں لیکن ماسور پہ یعنی رمل فی الطواف عالمہ باقی ہے یہ امر غیر مد رک بالاعتقل ہے اور جو رمل خلاف قیاس ہوتا ہے اس کے لیے نقل اور رمل کی ضرورت ہوتی ہے اب ہم پوچھتے ہیں کہ وہ تاریخ گزر گئی یا بار بار آتی ہے؟ ظاہر ہے کہ ختم ہو گئی کیونکہ اب ۱۲ ربیع الاول کی تاریخ آتی ہے وہ اس خاص یوم ولادت کی مثل ہوتی ہے نہ کہ عین اور یہ ظاہر ہے کہ رمل کی دلیل نقلی کا محتاج ہوگا بوجہ مد رک یا بالاعتقل ہونے کے قیاس اس میں حجت نہیں ہوگا لیکن یہاں یہ شبہ ہو سکتا ہے کہ حضور ﷺ نے یوم الاثین میں روزہ رکھنے کی وجہ ولادت فیہ سے فرمائی ہے تو اس میں بھی یہ عام ہو سکتا ہے کہ یوم ولادت تو گزر گیا ہے اب یہ اس کا مثل ہے اس کو حکم اصل کا کیوں ہوا؟ اب یہ ہے کہ یہ صوم تو خود منقول ہے اور آپ نے وحی سے روزہ رکھا ہے اس لیے اس پر اس میں نہیں ہو سکتا اب ہم تمام ان حضرات کو بھی ایک دلیل عقلی لکھ کر اور اس کا جواب دے کر انہوں کو ختم کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ یہ مقابلہ ہے اہل کتاب کا کہ وہ ولادت صحیحہ کے دن عید کرتے ہیں ہم مقابلہ کے لیے حضور ﷺ کے یوم ولادت میں عید کرتے ہیں تاکہ اسلامی اہل کتاب کا ظاہر ہو جو اب یہ ہے کہ یہ تو اس وقت کسی درجہ میں صحیح ہو جب ہمارے یہاں اظہارِ محبت کے لیے کوئی شے نہ ہو ہمارے یہاں جمعہ عیدین سب اظہارِ شعائر اسلام کے لیے ہیں ہمارے یہ کہ اگر ان کا مقابلہ ہی کرنا مقصود ہے تو ان کے یہاں اور دنوں میں بھی عیدین اور عید ہوتے ہیں تم کو بھی چاہیے کہ ہر بردن کے مقابلے میں تم بھی عید کیا کر ڈاؤں طرح عاشورہ کے دن تمہاری داری بھی کیا کر ڈاؤں تاکہ اہل تشیع کا مقابلہ ہو چنانچہ بعض جاہل محض مقابلہ کے لیے بنا کرتے بھی ہیں اور جناب اگر یہی مصلحت ہے تو ہندوؤں کے یہاں ہولی دیوالی ہوتی ہے ان کے مقابلہ کے لیے ہولی دیوالی کیا کرو۔

بہ قصہ

میں ایک قصہ بیان کرتا ہوں اس سے آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ اصول اور قاعدہ آپ کا اصل ہے اصل ہے حضور ﷺ ایک سفر میں تھے کفار نے ایک درخت بنا رکھا تھا اس پر ہتھیار لگائے تھے اور اس کا نام "ذات النواط" رکھا تھا بعض صحابہ کرام نے عرض کیا کہ "یا رسول اللہ

اسلام پر اعتراضات و شبہات پر عقلی و نقلی جامع اور دلچسپ جوابات غلام و عوام کے لیے یہاں پیش شد

اشرف الجواب

اقاطہ  
محکم الاثر جہد النہضت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی مدظلہ العالی

اسلامی مکتب خانہ

المدینہ، فونڈیشن ۵، نزد بازار روہت  
042-37116246-37116257

☆ ہم اہلسنت کسی مقابلے کی وجہ سے نہیں بلکہ حضور ﷺ کی محبت اور ان کی آمد کی خوشی میں مناتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے حضور ﷺ اپنے رب کے خاص بندے اور محبوب رسول ہیں جبکہ اہل کتاب کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام (معاذ اللہ) اللہ کے بیٹے ہیں، جب عقیدے میں زمین آسمان کا فرق ہے تو پھر مقابلہ کیسا.....؟



## دیوبندی اکابر اشرف علی تھانوی نے نماز عید کے بعد مصافحہ کو بدعت اور گلے ملنے کو اس سے بھی برا لکھا

۱۲۵

ایک صاحب نے سوال کیا کہ عید کے دن "عید مبارک" جو نئے کے وقت کہتے ہیں۔ اور مصافحہ کرنا کیا ہے۔

فرمایا۔ عید مبارک کہنا درست ہے فقہاء نے لکھا ہے۔ بقی مصافحہ سواحل ملاقات کے وقت تو اتفاقاً (مختلف علماء) اور دواعی کے وقت اختلافاً (مختلف علماء) شروع ہے۔ اور عید کا مصافحہ تین دنوں سے الگ ہے اس لئے بدعت ہے اور مصافحہ اور بھی قبیح۔ لوگوں کی بھلائی کے لئے ہے کہ نماز عید سے پہلے تو باتیں کر رہے تھے نماز ختم ہوئی اور مصافحہ کرنے لگے۔

حب جاہ اور زوال جاہ

فرمایا! احسان کے وقت مظلوم ہو گا کہ ہم میں حب جاہ کتنی ہے کہ ہم زوال جاہ کے اسباب سے حاشا ہوتے یا نہیں۔ اور کون ٹوٹا ہے دلہا کو۔ پرلوہ بھی نہیں ہوتی۔ ہم لوگ بری زندگی بسر کر رہے ہیں۔ مولانا محمد یعقوب صاحب مٹھ فرماتے ہیں کہ بعض کبر پھل تو واضح ہوتا ہے کہ صورت تو واضح کی مگر ہے کبر۔ اس طرح سے کہ وہ یہ تو واضح اس غرض سے کرتا ہے کہ لوگوں کے نزدیک یہ خلعت عظم ہے مجھ کو عظم سمجھیں گے۔

عسل کل اور عسل کل

ایک سلسلہ مکتوبوں میں فرمایا کہ ایک صاحب کو میں نے جواب دیا تھا کہ خدا کے احکام میں تو کوئی نہ کوئی حکمت ضرور ہوگی۔ آپ یہ بتائیے کہ آپ کے سوال من اکلت کرنے میں کیا حکمت ہے اس سے ان کی آنکھیں کھل گئیں۔ لوگ ایسے جواب پر اعتراض کرتے ہیں کہ ڈھیلا سامارتے ہیں۔ چنانچہ وہ پہلے شخص مجھ سے ملے تو شکست کرنے لگے یہ لوگ اپنے کو عسل کل سمجھتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ عسل کل نہیں بلکہ عسل کل ہیں یعنی من کی عسل کل ہونے سے ہوگی۔ مگر یہ ضرور ہے کہ من سے مکتوب میں منو آتا ہے کیونکہ یہ کچھ میں آنے سے من لیتے ہیں مقتولوں کی طرح نہیں کہ اپنی بات پرائے رہیں۔ مولوی عبدالرحمن صاحب نے ایک مولوی صاحب کا لقب اڑیل ٹوڑ رکھا تھا محمود و امراء بھی بری چیز ہے آج کل اس کو کمال سمجھا جاتا ہے۔

تل اور تل اکل

فرمایا۔ ہم ایک بلوغ میں پہنچے یہ بلوغ صنعت کے ایک شوقین شخص کا تھا۔ اشہر کے حلقہ بدعت ہی صنعتیں اس میں موجود تھیں۔ نماز من کے ایک یہ تھی کہ سنتوں کے درخت ہاتھ

# اشرف اللطائف

ادارات

بیمار اللہ مجتہد المحدث مولانا محمد اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ

ترتیب

مُحَمَّدٌ اسْحَقُ مُلْتَانِي

ادارہ تالیفات اشرفیہ

بیمار اللہ مجتہد المحدث مولانا محمد اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ

☆ محترم مسلمانو! عید کا دن خوشی اور مسرت کا دن ہے، اگر اس دن اپنے مسلمان بھائیوں سے مصافحہ اور معافتہ کیا جائے تو اس میں کیا حرج ہے؟ مگر افسوس کہ تھانوی صاحب کو مسلمانوں کا آپس میں ملنا بھی بدعت نظر آتا ہے

بھری مجلس میں دیوبندی اکابر اشرف علی تھانوی نے بے حیائی کی بات کی۔ سائل نے عبادت کی لذت اور مزہ کے متعلق پوچھا اور جواب میں یہ کہہ دیا گیا کہ اگر مزے ہی کی خواہش ہے تو میاں! مزہ تو مذی میں ہے

۷۵

ایک سوال کے جواب میں فرمایا استفسار کے ساتھ وہ سراستہ کر لینا بھی مناسب ہے کہ بدون دلیل شرمی کے کسی نسبت کا دعویٰ کرنا تحقیق سے یا توہیل سے کیا ہے اور اس دلیل اور توہیل کو بھی ظاہر کر دیا جاوے اور اگر میرا فعل محض خلاف طبیعت ہی ہے تو میری قوم یعنی فاروقیین کی بزم خود تنقیص کر کے دل لٹھا کر لیا جاوے۔ آگے نیتوں کا حقیقی فیصلہ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ پر وقت پر ہو رہے گا اور اگر اس پر بھی قناعت نہ ہو تو احکام شرع و حقیت آخرت کو پیش نظر رکھ کر اختیار رہے۔

مزہ لور مذی

فرمایا ایک صاحب نے خط میں یہ شکایت لکھی ہے کہ جو جمعیت قلب حضرت ولایا کی خدمت بہرکت سے لے کر آیا تھا وہ وہیل آکر رفتہ رفتہ رخصت ہو گئی۔ فرمایا میں نے جواب میں لکھا ہے کہ اگر یہ کیفیت رخصت ہو گئی تو ضرر کیا ہوگا۔ کیونکہ کیفیت مقصود ہی نہیں۔ حاضرین مجلس میں سے ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت ضرر تو ہوا ہی فرمایا کیا ضرر ہوگا۔ عرض کیا گیا کہ ایک چیز نصیب ہوئی تھی وہ جاتی رہی۔ فرمایا اس کی کیا دلیل کہ وہ چیز اس کے لئے نفع ہی تھی۔ ممکن ہے کہ وہ مضر ہوئی۔ حق تعالیٰ ہی مفید اور مضر کو خوب جانتے ہیں اور اس کو بھی کہ بدہ کے لئے کس وقت کیا مناسب ہے۔ لوگ تو کیفیات کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور لذت کے طالب ہیں۔ ہے تو خوش بات مگر میں تو اس لذت کی طلب پر یہ کہا کرتا ہوں کہ اگر مزے ہی کی خواہش ہے تو میاں! مزہ تو مذی میں ہے۔

مناشی لور نواشی

ایک خدام نے عرض کیا کہ حضرت ابن آثار کے مناشی تو مطلوب ہیں۔ فرمایا مناشی تو مطلوب نہیں نواشی مطلوب ہیں۔

جلبا لور سلبا

فرمایا۔ وسلوس کی طرف التفات ہی نہ کریں نہ جلبا نہ سلبا کیونکہ یہ التفات ایسا ہے جیسے بجلی کے تار کو ہاتھ لگانا کہ چاہے دفع کے واسطے ہو۔ چاہے اپنی طرف کھینچنے کے واسطے ہو۔ ہر صورت میں وہ پکڑ لیتا ہے اور میں کتابوں وسلوس کی فکر کیوں ہے۔ قلب تو مثل ایک سڑک کے ہے۔ اور سڑک پر بجلی۔ چمار بھی چل رہے ہیں۔ اور آپ بھی اس پر سے گزر رہے ہیں۔ تو آپ کا حرج ہی کیا ہے۔ اگر سڑک خالی ہونے کے انتظار میں آپ کھڑے رہیں تو

# اشرف اللطائف

ذرا غزوات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قَوْلًا مَّحْمَدًا اشرف علی تھانوی نَزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی

ترتیب

مُحَمَّدًا اسْحَقْ مُلْتَانِي

ادارہ تالیفات اشرفیہ  
پتہ: ۱۱۱، سٹریٹ نمبر ۱۱۱، لاہور۔ ۱۱۱۱۱۱

# اکابر دیوبند مولوی اشرف علی تھانوی شرک کی فہرست لکھتے لکھتے اتنے جوش میں آ گئے کہ دولہا کے سہرا باندھنے کو بھی شرک قرار دے دیا

## کفر اور شرک کی باتوں کا بیان

کفر کو پسند کرنا۔ کفر کی باتوں کو اچھا جانا۔ کسی دوسرے سے کفر کی کوئی بات کرنا۔ کسی وجہ سے اپنے ایمان پر پشیمان ہونا کہ اگر سلطان نہ ہوتے تو غلامی بات حاصل ہو جاتی۔ اولاد وغیرہ کسی کے نہ جانے پر رنج میں اس قسم کی باتیں کہنا۔ خدا کو بس اسی کا لانا تھا۔ دنیا میں مارنے کے لیے بس یہی تھا۔ خدا کو ایسا نہ پانچے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
بِیِّنَاتٍ فَرَمٰنِ دَرِیْمِ  
خِیَالِ رِکْنِ دَالِیٰ بِنِ مِشْرِیٰ لِقَدَمِ اَللّٰهِ تَعَالٰی کِی حَافِیَتْ

حتمی ۲۲ رحمن اسلامی بہشتی زیور

تھا۔ ایسا ظلم کوئی نہیں کرتا جیسا تو نے کیا۔ خدا اور رسول کے کسی حکم کو بڑا سمجھنا اس میں عیب نکالنا۔ کسی نبی یا فرشتے کی حکمت کرنا۔ ان کو عیب لگانا۔ کسی بزرگ یا پیر کے ساتھ یہ عقیدہ رکھنا کہ ہمارے سب معاملے کی اس کو ہر وقت ضرور خبر ہوتی ہے۔ بخوبی نڈت یا جس پر جن بڑھا جو اس سے عیب کی خبریں پوچھنا یا حال کھونا پھر اس کو حق جاننا کسی بزرگ کے کام سے فال دیکھ کر اس کو یقینی سمجھنا کسی کو دوسرے سے بھگانا اور یہ سمجھنا کہ اس کو خبر ہوگی۔ کسی کو نفع نقصان کا مختار سمجھنا کسی سے مراد میں مانگنا۔ روزی اولاد مانگنا۔ کسی کے نام لادہ رکھنا کسی کو بھدہ کرنا کسی کے نام کا جانور چھوٹنا یا بڑھاؤ پڑھانا کسی کے نام کی سنت مانا کسی کی قبر یا مکان کا طواف کرنا۔ فلک کے علم کے مقابل میں کسی دوسری بات یا رسم کو مقدم رکھنا۔ کسی کے سامنے ٹھکانا یا تصویر کی طرح کھڑا رہنا۔ توپ پر بکر پڑھانا۔ کسی کے نام پر جانور ذبح کرنا۔ جن بھوت پریت وغیرہ کے چوڑھینے کے لیے ان کی جھینٹ دینا۔ بکرا وغیرہ ذبح کرنا۔ پتنگے کے چھینے کے لیے اس کے نلکا پڑھنا۔ کسی کی ڈھانی دینا۔ کسی بگڑے کعبے کے برابر ادب و تعظیم کرنا۔ کسی کے نام پر پتنگے کے کان تاک چھیدنا۔ بالی اور بلاق پستانا۔ کسی کے نام کا بازو پر پیسہ باندھنا یا لنگے میں تاڑا ڈالنا۔ سہرا باندھنا۔ چوٹی رکھنا۔ بدھی پستانا۔ غیر پستانا۔ علی بنین حسین بنین۔ جہنمی چھوڑنا۔ نام رکھنا۔ کسی جانور پر کسی بزرگ کا نام لگانا کسی کا ادب کرنا۔ علم کے کاروبار کو ستروں کی تاثیر سے سمجھنا۔ اپنی بڑی تاریخ اور دن کا پوچھنا۔ شگون لینا۔ کسی جینے یا تارخ کو سنوس سمجھنا۔ کسی بزرگ کا نام بطور ذلیلہ چھینا۔ یوں کہنا کہ خدا اور رسول اگر چاہے گا تو غلام کا کام ہو جاوے گا۔ کسی کے نام یا سر کی قسم کھانا۔ دجا نڈار کی بڑی تصویر رکھنا۔ خصوصاً کسی بزرگ کی تصویر برکت کے لیے رکھنا اور اس کی تعظیم کرنا۔

# رحمن بہشتی زیور

حکومت حضرت مام محمد اشرف علی تھانوی

خان برادر تاجران کتب نزد حقانی چوک کراچی

## بد عمتوں اور بری رسموں کا بیان

قبروں پر دھوم دھام سے میل کرنا۔ چراغ جلانا۔ حور توں کا وہاں جانا۔ چادریں ڈالنا۔ بھکتہ قبر میں جانا۔ بزرگوں کے ذمے کرنے کو قبروں کی حد سے زیادہ تعظیم کرنا۔ تزیینہ یا قبر کو چوٹنا چائنا۔ خاک ملنا۔ طواف اور سجدہ کرنا۔ قبروں کی طرف نماز پڑھنا۔ سٹائی۔ چادریں لگنے وغیرہ پڑھانا۔ تزیینہ علم وغیرہ رکھنا۔ اس پر تلوار یا لیدہ پڑھانا۔ یا اس کو سلام کرنا۔ کسی چیز کو اچھوتی سمجھنا۔ عزم کے چھینے میں پان نہ لگانا۔ جہندی ہستی نہ لگانا۔ مرگے پاس نہ رہنا۔ حل کپڑا نہ پہننا۔ بی بی کی صکبہ مردوں کو نہ کھلے دینا۔ تیرا۔ پالیوں وغیرہ کو ضروری سمجھ کر کرنا۔ باوجود ضرورت کے عورت کے دوسرے نکاح کو بیوہ سمجھنا۔ نکاح نقتہ۔ بسم اللہ وغیرہ میں اگرچہ وسعت نہ ہو مگر ساری خاندانی رسمیں کرنا۔ خصوصاً قرآن وغیرہ کر کے تاج رنگ وغیرہ کرنا۔ بولی دلالی کی رسمیں کرنا۔ سلام کی جگہ بدنگی وغیرہ کرنا یا صرف سر پر ہاتھ رکھ کر ٹھیک جانا۔ دیوار

دیوبندی اکابر رشید احمد گنگوہی نے ویسی کوئے کھانے کو جائز کا فتویٰ دیتے ہوئے کہا کہ مجھ کو کیا خبر تھی کہ حق تعالیٰ نے اس میں اتنا اجر رکھا تھا

نورۃ الرشید ۹۲



# تذکرۃ الشیخ

سوانح قدوہ العلماء ازبہ اشرف المصنفین علیہم السلام  
حضرت مولانا الحاج امجد علی صاحب مدظلہ العالی

تالیف

حضرت مولانا محمد امجد علی صاحب مدظلہ العالی

احکام اسلامیت

انارکلی لاہور

بیٹھ کر نماز نہیں پڑھی۔ مرض الموت میں جب تک اس قدر حالت رہی کہ دو آدمیوں کے سہارے سے کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکے اس وقت تک ہی طرح پڑھی کہ دو تین آدمیوں نے بشکل اٹھایا اور دونوں جانبوں سے کمر میں ہاتھ ڈال کر لیکر کھڑے ہو گئے اور قیام در کعبہ و سجود ان ہی کے سہارے سے نماز ادا کی ہر چند خدام نے عرض کیا کہ حضرت بیٹھ کر نماز ادا کر لیجئے مگر نہ کچھ جواب یا نہ قبول فرمایا اور مولوی محمد عیسیٰ صاحب نے عرض کیا کہ حضرت اگر اس وقت بھی جائز نہیں تو پھر وہ کونسا وقت اور کونسی حالت ہوگی جس میں بیٹھ کر نماز پڑھنا شرعاً جائز ہے آپ نے فرمایا کہ امام صاحب کے نزدیک قادر بقدرۃ الغیر تو قادر ہوتا ہے اور جب میرے دوست ایسے ہیں کہ محکوم تھا کہ نماز پڑھتے ہیں تو میں کیونکر بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہوں“ آخر جب نوبت ضعف اس قدر ہو چکی کہ دوسروں کے سہارے بھی کھڑے ہو سکی قدرت نہ رہی تو اس وقت چند وقت کی نماز میں آپ نے بیٹھ کر پڑھیں گویا بتلادیا کہ اتباع مطیع اسکو کہتے ہیں تقویٰ اسکا نام ہے اور اختیار احوط اس طرح ہوتا ہے۔

لباس آپ نے گاڑھا دھو کر بھی پہنا اور شال وغیرہ علی قسم کا بھی استعمال فرمایا آپ کے نزدیک دونوں برابر تھے نادتی سے کراہت و نفرت اور نہ اعلیٰ سے رغبت و محبت مگر چونکہ طبع میں نفاست و لطافت زیادہ تھی اسوجہ سے میلے لباس سے تکرر ہوتا تھا لہذا آپکا معمول تھا کہ آپ ہر روز غسل فرماتے تھے جن کوئی میں آپ کسی ملامت گر کی ملامت کا اندیشہ نہیں فرماتے تھے بلکہ اگر حق گوئی پر لوگ آپکو برا کہتے تو آپسہ نہایت خجرت و سرور ہوتا تھا جس زمانہ میں آپ نے ویسی کوتے کی حلت کا فتویٰ دیا اور آپسہ شہلا میں شور و غوغا اٹھا ہے تو آپ نے بار بار فرمایا کہ ”محکمہ کما تیر تھی کہ امین حق تعالیٰ نے اس قدر اجر رکھا تھا۔“

آپ کوہ تحمل تھے خلافت طبع امر پر کبھی طبع میں تغیر پیدا نہوتا تھا بعض مبتدعین نے خطوط میں سب و شتم لکھ کر بھیج دئے تو آپ نے فوراً خط چاک کر دیا اور خدام کے اصرار پر یوں فرمایا کہ ”میرے دوستوں کی اگر نظر پڑ جاتا تو انکو صدمہ ہوتا“ ۱۲ انتھی التحیرۃ الشریفین۔  
حضرت امام ربانی قدس سرہ کی عادت جاریہ اور معمول دائمی کے اظہار میں ایک تحریر اور ہدیہ نظر کرتا ہوں جو حضرت کے شاگرد رشید اور مجاز طریقت عالم العلماء صاحب جلال شیخ مولانا الحاج المولوی

## دیوبندی اکابر رشید احمد گنگوہی نے عورت کی شرمگاہ کے متعلق تحقیق کی کہ عورت کی شرمگاہ گندم کے دانے کی طرح ہوتی ہے

۱۰۰

ان مبارک قدموں کے طفیل حاضرین کو اکثر ظاہری و باطنی وہ منافع حاصل ہو جاتے تھے جس کا حصول ان لوگوں کے بغیر دشوار تھا۔ اس جماعت کو حق تعالیٰ نے اس قدر بھولا بنا دیا ہے کہ بعض دفعہ حق تعالیٰ انہیں ہی تہذیب گروہ کے خیال میں برادری و حیوانیت معلوم ہوتا ہے ایک بار بھرتے مجمع میں حضرت کی کسی تقریر پر ایک تو عمر دیہاتی نے تکلف پوچھا کہ حضرت جی عورت کی شرمگاہ کیسی ہوتی ہے؟ انڈیو تعلیم سب حاضرین نے گردنیں نیچے جھکا لیں مگر آپ مطلق چین برہمن ہونے بلکہ جیسا تہذیب فرمایا جیسے کہوں کا دانہ۔ کچھ دکاندار صبح و بناوٹ کی منافقانہ جھلک سے چونکر یہ جماعت عموماً محفوظ ہوتی جہاں لے لے کے بیعت کرتے ہیں کسی حضرت کو تامل فرماتے نہیں دیکھا اکثر جمعہ کی نماز کیلئے یہ لوگ گنگوہ آتے اور بعد فراغ گو بار کی گواہ حضرت کی بیعت میں منع ہو جاتے تھے حضرت جی سلام کہا اور جہاں جگہ پائی بیٹھ گئے جو مسئلہ پوچھنا ہو ان کو قبول کھول کر پوچھا اور جو شہرہ رفع کرنا ہو احسان صاف رفع کیا جو کوئی نیا آیا اور بیعت ہونا منظور ہوا وہ پاس آ بیٹھا اور کہا کہ حضرت جی مجھے مرید کر لو آبی وقت حضرت مسکو توبہ کر لے اور سلسلہ میں داخل فرمائیے تھے ایک مرتبہ چند دیہاتی آپ سے بیعت ہوئے اور مسئلہ مسائل پوچھ کر تھوڑی دیر بعد رخصت ہوئے گندھوں پر لائیں ان کو حضرت جی سلام کہتے ہوئے چلنے کے سامنے کے جواب میں امام ربانی کے چہرہ اور لہجہ سے بشارت ملتی تھی جب چلے گئے تو آپ نے فرمایا "بس بیعت تو ان کی جو کہ سہل اور صوفیہ دیا اور بیٹھ کر ہو گئے" منشیہیں سے نذرانہ قبول فرمایا میں بھی حضرت قدس سرہ کا انداز مختلف دیکھا گیا کسی کی نذر بخوشی قبول فرماتے اور کسی کی باطل مدد کرتے اور صاف انکار فرما دیا کرتے تھے اب بعض مخلص حاجت مند خدام جو وقت کچھ پیش کرتے تو اول آپ انکار فرماتے کہ مجھے حاجت نہیں اور تم حاجت مند ہوا ہے صرف میں لاؤ مگر جب دیکھتے کہ خادم کا دل ٹوٹتا اور روئے دیتا ہے تو آپ قبول فرمائیے اور لیکر پاس رکھ لیا کرتے تھے۔

غیبی فتوحات سے حضرت امام ربانی کو نفرت تھی تو گل کی شان بھی ہے کہ جو شے بلا طلبے اسکے لینے سے ناک نہ پڑھائے کہ نعمت رب کی کسی وقت ہتھتا نہیں ہو سکتا ان گردنے تو نفس کو اسکے پیچھے لگانے سو یہ شان جسد بر حضرت امام ربانی میں بھی گئی شاید دوسرے میں کم نظر آئیگی باوجودیکہ آپ کے متوسلین میں اکثر خدام گویا آپ کے جان شاعر شاق تھے مگر ایک واقعہ ایسا دیکھا کہ کبھی کسی خادم سے آپ نے کسی خاص شے کی فرمائش کی ہو یا اپنی حاجت و ضرورت ظاہر فرما کر چاہو کہ کچھ عسارت و سلوک کریں ان کو کوئی انخلاص کیساتھ بطور خود اور بطیب نفس کچھ لے آیا تو اسکو آپ نے رو بھی نہیں فرمایا اور ایسی بشارت



# تذکرۃ الرشید

سوانح قدوہ اعلیٰ از بیدار ہمتا فرزندین قلب العالم  
حضرت مولانا الحاج امام غزالی علیہ الرحمہ کی تصنیف

تالیف  
حضرت مولانا محمد عیسیٰ صاحب علی نورانی ترقی

## احکام اسلامیت

انارکلی لاہور

۱۰۰ نو عمر دیہاتی کا بے تکلف عورت کی شرمگاہ کے متعلق پوچھنا یہ ثابت کرتا ہے کہ اس وقت گنگوہی صاحب کی محفل میں عورت کی شرمگاہ کے متعلق ہی گنگوہی ہو رہی ہوگی، ورنہ اس متعلق سوال کیوں پوچھا جاتا؟ اور اگر کسی نے پوچھ بھی لیا تو اس طرح جواب دینا کیا بے حیائی نہیں؟

## دیوبندی اکابر رشید احمد گنگوہی صاحب وظیفہ کرتے وقت روضہ رسول کا تصور کرنا پسند نہیں کرتے تھے

۱۹۱

دن تک ہر تودہ شخص آفتاب کے بلند ہونے پر وظیفہ کے درمیان اشراق کی نماز پڑھے یا وظیفہ ختم کر کے نیچے  
اشراق پڑھے کوئی صورت افضل ہے؟

(ج) بعد سلام سنون مطالعہ فرمائیں آپ کا خط آیا حال دریافت ہوا بندہ کو ماہ ربیع الاول سے اب تک ایک  
سنت اور بجا خفیت ہے سبق بند اور کار و بار سب برابر اس تمام فروع میں بیکار کی کثرت پر حقیقتاً فرہور جواب آئے  
(۱) استغفار کے منافع اس بات کے واسطے بھی رہی ہیں جو حضرت نوحؑ نے فرمایا تھا قرآن میں اس بات کو  
شانے کو ذکر فرمایا ہے۔

(۲) استغفار کے معنی بخشش چاہنے کے ہیں جس لفظ کے بخشش چاہتا ہوں وہی استغفار ہے خواہ کسی زبان  
میں ہو خواہ کسی صیغہ میں ہو اگر کوئی کہے اُمی میری توبہ ہے، بھی استغفار ہے اور اگر کہے اُمی بخشدے یہ بھی استغفار  
ہے اللہ مغفلی اور استغفار اللہ یہی استغفار ہے غرض کسی لفظ سے استغفار کرے جو خفیت استغفار کی ہے  
سب میں حال ہوگی مگر وہ صیغہ کہ اسکی خفیت حدیث میں آئی ہے اس میں زیادہ ثواب ہوگا اس واسطے استغفار  
اللہ ذی لا الہ الا اللہ اُمی القیوم والجلیل یہ افضل ہے اس واسطے کہ تعظیم ہے بجز توحید پارہ صفت حق تعالیٰ  
کی اس میں بنائیں اور نفس استغفار میں سب برابر ہیں مگر استغفار اللہ استغفار اللہ استغفار اللہ  
اور اتنی ہی درجہ مثلاً استغفار حدیث کو سواہ کے توجہ استغفار کے وہ افضل ہوگا اور جو اس خفیت توحید کے  
یہ افضل ہوگا خفیت کلی نہیں دیکھتا بعض دیگر وہ افضل ہے اور بعض دیگر یہ افضل ہے۔

(۳) بغیر حضور کے استغفار پڑھنے میں جو فضائل کا استغفار کے میں حاصل نہیں ہوتے مگر تو اس سے خالی ہی نہیں ہے  
(۴) تصور و حضرات کا وظیفہ کے وقت میں اگر یہ بت پرستی تو نہیں مگر میں پسند نہیں کرتا۔

(۵) درود کے صیغوں کا وہی جواب ہے جو استغفار میں لکھا گیا۔

(۶) اشراق کا وقت بلندی یک نیزہ سے شروع ہو کر ایک ربع دن تک رہتا ہے جب چاہے پڑھے بلکہ موخر کر کے  
پڑھنا اولیٰ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم واللہ

اول اپنے ہاتھ سے لکھنا شروع کیا تھا لیکن بوجہ بیکار کے نہ لکھ سکا اسلئے دوسرے کے ہاتھ سے پورا لکھ لیا تھا جو  
(س ۳۳) اور یا اللہ اور صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں باعتبار ولایت و تقرب کے فرق بعید ہے حالاً  
احادیث میں صحابہ کی مصیبتوں کے تذکرے آتے ہیں اور سزا میں بھی دنیا یا قبر یا آخرت کی تذکریں اور اولیا اللہ  
توسرے باطاعت اور جرات کے عادی و خوگر ہوتے ہیں گویا مصیبت و نافرمانی جانتے ہی نہیں کہ کیا ہے اگر انکی



## تذکرۃ الشیخ

سوانح قدوہ العلماء زبیر اعظمی رحمہ اللہ فی حقہ العزیزین قلب العالم  
حضرت مولانا الحاج الحاج شمس الدین گنگوہی صاحب

تالیف  
حضرت مولانا محمد عاشق الہی صاحب مدظلہ العالی نور اللہ علیہ

## ادارۃ اسلامیات

لاہور

☆ جو شخص روضہ رسول ﷺ کے تصور کو پسند نہ کرتا ہو، کیا اس کے دل میں روضہ رسول ﷺ کی محبت ہوگی؟

دیوبندی اکابر رشید احمد گنگوہی کا خلیفہ مولوی عاشق الہی میرٹھی لکھتا ہے کہ رشید احمد گنگوہی یہ سمجھے ہوئے تھے کہ میں جب حقیقت میں سرکار (انگریز حکومت) کا فرمانبردار ہوں تو جھوٹے الزام سے میرا بال بھی بیکار نہ ہوگا اور اگر مارا گیا تو سرکار (انگریز حکومت) مالک ہے، اسے اختیار ہے جو چاہے کرے

## گرفتاری و حوالات اور رہائی و برات

ردول کا پھر ماں لیچے | بلغ دریں کا اہنساں لیچے | اڈا کر عالم کو پاجھن میں | پوجن تانی کو زنداں لیچے

اللہ عزوجل سے رخصت ہو کر امام ربانی گنگوہی کا پس روئے تو نہایت درجہ محزون و غمگین۔ اس وقت سیکڑوں انوائس رات دن میں مشہور ہوتی اور ہزاروں جموں سچی گپ شپ اڑا کر بیٹھتے۔ جہر پائیے کی تکرار آج فلاں نہیں سمجھائی دیا گیا اور فلاں شخص قتل کیا گیا اور جہاں دیکھتے یہی ذکر مذکور کہ وہ باقی سمجھا گیا اھا سکو بکیرم فساد سولی چڑھایا گیا۔ وہ روپوش ہے اور اسکی تلاش ہے غرض یہی گھبراہٹ کا مسمان تھا کہ ہر عورت کو بیوہ ہو جانے کا ہر وقت خطرہ تھا اور ہر کچھ کو قدم قدم پر تیمم بنانے کا اندیشہ و غم۔

حضرت مولانا کو یہ بات معلوم ہو چکی تھی کہ آپ کا نام بھی مشتبہ اور قابل افتخار مجرموں کی فہرست میں درج ہو چکا اور ایک گرفتاری و تلاش میں بدوش آیا جاتے ہی بے گراگت اسستقلال بنے ہونے خدا کے حکم پر ہنسی تھے اور کچھ ہونے سے کچھ جس جب حقیقت میں سرکار کا فرمانبردار ہوں تو جھوٹے الزام سے میرا بال بھی بیکار نہ ہوگا اور اگر مارا بھی گیا تو سرکار مالک ہے اسے اختیار ہے جو چاہے کرے اپنا تو بال برابر بھی فکر نہ تھا البتہ جب مفارقت

اجباب کا ساں بننغا تا تو اکی زبان پر یہ قطعہ آجانا۔ قطعہ

سینان کو بکت الدماہ کلیمت  
نیکسای حسی تو توڈ نایف حساب  
لم یلیف المفسارین حقیقت  
نقلات حساب و فرقة الاحساب

سب سے زیادہ اپنے دو معانی باب اللہ حضرت کی مفارقت اور ہندوستان میں تیمم بنانے کا حکم تھا جو آپ کو کسی کر و شہین نہ لیتے دیتا تھا راتوں باپکھاس رخ میں نیند نہ آتی اور دنوں آپ اس دامن میں رہتے کسی طرح اللہ حضرت کی ایک دفعہ اور دیارت کروں مگر جائیں تو کہاں جائیں اور میں تو کس طرح میں نہ اللہ حضرت کی کوئی جائے قیام میں نہ بحالت روپوشی کسی جگہ کا تعین آخر شدہ ہا کہ پوجن تانی کا پتہ چلا اھا آپ بسما لہ کنگوہی سے نقل کئے ہوئے۔ راتوں چلتے دنوں چھپتے خاردار جنگل پیدل قطع کیے مگر ی پونچے اور حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب را پوری کے مکان پر مقیم ہوئے۔ یہ پہلا موقع تھا کہ مولانا علی گڑھ صاحبک لطیفیت میں حضرت امام ربانی کی زیارت ہوئی اور آفتاب عالم کو اپنے گھر کا ہمان بنا دیکھا۔ حضرت مولانا نے نہایت شغف کے ساتھ آپ کے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا پڑھ کر دم فرمائی۔



# تذکرۃ الشہداء

سوانح قدوہ اعلیٰ از بدو الثمنا ذر الشہین قلب العالم  
حضرت مولانا الحاج حافظ رشید گنگوہی قدس سرہ

تالیف

حضرت الحاج مولانا محمد عاشق الہی صاحب سبھی نور اذرقہ

## اگلاہ استلامیات

انارکلی لاہور

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ: امام احمد رضا خان بریلوی کے ماننے والے بدعتی ہیں،  
لہذا ان کے ساتھ بیٹھنا اور نکاح کرنا درست نہیں

سائل حضرت تاج

۱۳۳

لدنہ دارالعلوم دیوبند (جلد ۳م)

**جواب:** یہ نلا ہے کہ بدعتی تفرقہ کے نکاح درست نہیں ہے۔ یہ جاہلوں کی باتیں ہیں۔ بدعتی تفرقہ کے نکاح صحیح ہے کما هو مقتضی اطلاق النص من۔ لسان فی الدر المختار وللولی الامی بیانہ نکاح الصغیر و الصغیرة جیزا ولو تبا الخ۔

بدعتی سے نکاح کرنا درست ہے مگر مناسب نہیں

**سوال:** (۱۸۷): امام احمد رضا خان بریلوی کے حلقہ سے کسی اہل سنت حنفی کو اپنی لڑکی کا نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

**جواب:** نکاح تو ہو جاوے گا کہ آخر وہ بھی مسلمان ہے، اگرچہ بدعتی ہے، مگر ایسے لوگوں سے رشتہ موافقت و ممانعت درست نہیں (یعنی مناسب نہیں ہے۔ ظہیر) حدیث شریف میں آیا ہے لا نعالیہم ولا تکانہم الحدیث۔ ترجمہ: انسان کے ساتھ بدعتی اور ان سے نکاح کرنا۔ فقط۔

نکاح میں اعلان کے لئے باجہ بجانا کیسا ہے

**سوال:** (۱۸۸): اعلان کے لئے نکاح میں باجہ طالع ہیں یا نہیں؟

**جواب:** اعلان نکاح کے لئے دف بجانا طالع ہے، اور باقی باجہ سب حرام ہیں۔

دف کتنی دیر تک بجانا درست ہے

**سوال:** (۱۸۹): نکاح میں دف بجانا کتنی دیر تک جائز ہے؟

**جواب:** دف بجانا بھد اعلان نکاح جائز رکھا ہے۔ جس جس قدر ضرورت اعلان میں ہے وہاں تک مباح ہے (باقی اس کو بہانہ بنا کر دخول حج سے شام تک پڑانا درست نہیں۔ یہ بکر اعلان کے بجائے باجا کے حکم میں ہو جاتا ہے۔ ظہیر)

دف کی اجازت ہے مگر یہ کہنا کہ بغیر باجا نکاح حرام ہے بدوینی ہے

اور کفر کا خوف ہے۔

**سوال:** (۱۹۰): فتویٰ الامان کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ جوک کی لڑائی کے بعد دف کو منع فرما

۱۔ ایضاً باب الولی ص ۳۴۷ ج ۳ ظہیر ص ۱۵۵ ج ۳۔ سید و بکب اعلانہ فی الطہارہ و الصغیر و اصبع فی النکاح بمعنی العقد لحدیث الرمدی اعلوا هذا النکاح واجتہد فی المساجد و اصبروا علیہ بالعرف (رد المحتار کتاب النکاح ص ۲۳۵ ج ۲)۔ ج ۳ ایضاً لکن لہ جلا جہ ولم یضرب علی ہذہ الطرب (ایضاً کتاب طہر ص ۲۳۵ ج ۲)۔ ظہیر۔

ملک علی  
فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

کتاب النکاح

فتاویٰ

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن عثمانی دہلی دارالعلوم دیوبند

سبب

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب (مہتمم دارالعلوم دیوبند)

تہذیب

مولانا محمد ظفر الدین (شعبہ تہذیب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند)

مکتبہ

ٹی بی ہسپتال روڈ  
مکان پاکستان

مکتبہ تحفہ

☆ بھولے بھالے سنی جو دیوبندیوں کی حمایت کرتے ہیں وہ دیکھ لیں کہ انکے دل میں ہم اہلسنت بریلوی کیلئے کتنی نفرت ہے



دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ:

شب قدر میں اپنے طور پر عبادت کی جائے، خاص اجتماع منعقد نہ کیا جائے

الذی دارالعلوم دیوبند (جلد چہارم) ۱۹۹ باب مسائل من ہر سوائد

(۱) ایک یا دو کی اقتداء بلا کراہت جائز ہے اور تمین میں خلاف ہے اور اس سے زائد مکروہ ہے (قولہ اربعۃ ہواحد) اما اقتداء واحد ہواحد أو النین ہواحد فلا یکرہ و ثلاثۃ واحد لہ خلاف بحر عن الکافی و ہل یحصل بہذا الاقتداء فضیلة الجماعۃ لہذا ما قلنا من ان الجماعۃ فی التطوع لست بسنة یفید عدمہ لامل بقی لو فدی بہ واحد النان تم جاء ت جماعۃ اقتدوا بہ لال الرضی بنہی ان لکون لکراۃ علی المتأخرین شامی ل۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر شہرت ہو جائے پر جماعت زیادہ ہونے لگے تو تداوی ثابت ہوگی اور لازم آگئی امام کو چاہیے کہ منع کر دے۔ فقہ

شب قدر اور شب براءت و معراج میں نوافل

سوال (۱۷۲۰): شب قدر، شب معراج، شب براءت وغیرہ جیسی راتوں میں سجدوں میں جمع ہو کر نفل اور وظائف پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: احیاء ان لیالی کا سب سے زیادتی عند اللہ بہت تبرک ہیں ان میں جتنی عبادت کی جائے زیادہ باعث اجر ہے لیکن نوافل باجماعت نہ پڑھنی چاہئیں کیونکہ یہ بدعت و مکروہ ہے جیسا کہ اس کے طور سے تلاوت قرآن مجید و نوافل وغیرہ پڑھنی چاہئیں کسی خاص اجتماع کی ضرورت نہیں۔ فقہ

رات کو آٹھ رکعت نفل ایک سلام سے اور اس کا طریقہ

سوال (۱۷۲۱): میں نے ایک کتاب رکن دین میں دیکھا ہے کہ شب کو آٹھ رکعت نفل ایک سلام سے پڑھ سکتے ہیں لیکن فقہ کی نسبت کچھ نہیں لکھا آیا دو رکعت کے بعد فقہ کرنا اور اس سے بڑھ کر تھوڑے نفل میں چار یا پندرہ رکعت کی عبادت یہاں تک کہ رات کے بعد ہی نفل کی عبادت کرتے تھے۔ نفل بالجماعۃ غیر مستحب لانه لم یفعل فی غیر رمضان (مجموعہ) اور لایا کرتے تھے کہ نفل رمضان میں ہی نفل پڑھنا ہے مگر سلام نے بدعت کے فقہ کی وجہ سے مکروہ قرار دیا جیسا کہ پہلے مسئلہ میں ہمیں نے بحث کی ہے لیکن علماء شافعی نے اس کو بدعت قرار دیا ہے اس سے صرف اس کا حکم ہوتا ہے کہ طریقہ مستحب القہار کے خلاف ہے چنانچہ شیخ ابن کثیر نے یہ بھی تصریح فرمائی ہے کہ اگرچہ نفل رمضان میں پڑھنا زیادہ نفل ہی ہیں لیکن جماعت کرنی تو کراہت بھی نہیں واللہ اعلم۔ فقہ۔ لے رد المحتار باب ایضاً ص ۲۶۳ ج ۱۔ حیدرآباد ۱۲۰۱ھ۔ ج ۱ واعلم ان النفل بالجماعۃ علی سبیل التماسی مکروہ علی ما تقدم الخ لعل ان کلا رمضان المرغاب لیلۃ اول جمعة من رجب و صلوة البراءۃ لیلۃ النصف من شعبان و صلوة القدر لیلۃ النحر و العشرین من رمضان بالجماعۃ بدعتی مکروہۃ الخ فی حقیقۃ المسئلی باب النفل ص ۲۶۳ ج ۱۔ فقہ۔

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

جلد چہارم

کتاب الصلوٰۃ (ربیع ثانی)

اقادات

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن عثمانی (رحمۃ اللہ علیہ دارالعلوم دیوبند)

شب براءت

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب (مہتمم دارالعلوم دیوبند)

ترتیب و ترتیب

مولانا محمد ظفر الدین (شعبۃ ترتیب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند)

نشر

نگین پبلسٹیٹیو  
ٹی بی ہسپتال روڈ  
ملتان پاکستان

☆ دیوبندی مفتی کے نزدیک شب قدر میں خاص اجتماع منعقد کرنا منع ہے۔ ہمارا سوال یہ ہے کہ کیا راسخوٹڈ میں ہر سال خاص اجتماع منعقد کرنا یہ منع نہیں ہے؟ کیا سوسالہ جشن دارالعلوم دیوبند منانا منع نہیں ہے؟

## دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ:

جنازہ کے ساتھ نعتیہ اشعار کا پڑھنا بدعت ہے (معاذ اللہ)

مسائل نماز جنازہ

فتویٰ دارالعلوم دیوبند (جلد پنجم) ۳۱

دوبارہ نماز جنازہ گناہ ہے یا نہیں

**سوال** (۲۹۳۷/۱): ایک بستی میں مسلمان متوفی کا جنازہ پڑھا گیا۔ جب دوسری بستی میں اس کو لے جاویں جس جگہ اس کی سکونت تھی اس جگہ کے مسلمان بطور بھوردی اگر دوبارہ نماز جنازہ پڑھیں تو کہنا شروع ہے تو دوبارہ جنازہ پڑھنے والوں پر گناہ لازم آتا ہے یا نہیں۔ اگر گناہ ہوتا ہے تو سزا کیا ہے یا سزا کیسے ہوتی ہے؟

✓ جنازہ کے ساتھ نعت پڑھنا بدعت ہے

**سوال** (۲۹۳۸/۲): مسلمان کے جنازہ کے ساتھ نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑھنا کیا ہے؟  
**جواب** (۱): جنازہ کی نماز دوبارہ پڑھنی غیر مشروع اور ناجائز ہے اور ظاہر ہے کہ فعل غیر مشروع اور حرام کا مرتکب نہ ہوتا ہے نہ مستحق ثواب کا اور فعل حرام گناہ کبیرہ ہے۔ ولا یصلی علی

بنات الاموات واحداً التفل بصلوة الجنائزہ غیر مشروع الخ۔

(۲) جنازہ کے ساتھ اشعار نعت وغیرہ پڑھنا غیر مشروع اور بدعت ہے ترک کرنا اس کا لازم ہے۔ ج۔ فقط۔

بچے کے جنازہ میں جب یہ معلوم نہ ہو کہ لڑکا ہے یا لڑکی تو کیا کرے

**سوال** (۲۹۳۹): بچے کی نماز جنازہ میں جب مسبق کو یہ معلوم نہ ہو کہ میت لڑکا ہے یا لڑکی تو اس کے لئے کیا پڑھا جائے۔

**جواب**: اللہم اجعلہ لنا فرطاً ضمیر مذکر پڑھ دوئے کیونکہ موت کی طرف بھی بتاویل شخص جان بھرتی ہے اور ضمیر مؤنث پڑھنا بھی درست ہے بتاویل نفس ج۔ فقط۔

✓ اگر کفن کوئی ہندو دیدے تو کیا حکم ہے

**سوال** (۲۹۵۰): ایک مسلمان فوت ہوا، اس کے کفن کی قیمت اس کے ایک ہندو دوست

نے اٹھائی تھی، اب حادی عشر فی الجنائز فصل خمس من ۱۵۳ تا ۱۶۱ ع۔

اور وہیں منس الجنائز الصمت ویکوہ لهم رفع الصوت بالذکر وقرآۃ القرآن (عالمگیری، مصری باب حادی عشر فی الجنائز فصل رابع ۱۵۳ تا ۱۶۱ ع۔ ولا یستغفر للمسی ولکن یقول اللہم اجعلہ لنا اجراً) (ابواب الجنائز فصل ۱۶۳ تا ۱۶۴ ع۔)

# فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

جلد پنجم

کتاب الصلوٰۃ (ربیع چہارم)

انفاد

مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن عثمانی (رحمۃ اللہ علیہ)

سبب

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب (مہتمم دارالعلوم دیوبند)

ترتیب

مولانا محمد ظفر الدین (شعبہ ترتیب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند)

مترجم

ٹی بی ہسپتال روڈ  
ملتان پاکستان

مکتبہ تحقیقاتیہ

دیوبندی مفتی نے تعزیت کے وقت سورہ فاتحہ پڑھنے اور ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کو خاص بدعت لکھا

۲۳

دیگر معروفیات میں مشغول ہونے سے روک رکھا ہے۔ لہذا زیادہ دیر بیٹھنے سے پرہیز کریں۔

تعزیت کے وقت ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا

ایک اور بدعت تعزیت کے وقت اختیار کی جاتی ہے، وہ یہ کہ جو شخص بھی تعزیت کے لئے میت کے گھر آتا ہے تو وہ آکر بیٹھنے ہی لفظ "فاتحہ" کہہ کر دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیتا ہے، اور پھر طوطے کی طرح چند کلمات پڑھتا ہے اور ہاتھ منہ پر پھیر لیتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ میت کے پسماندگان بچارے صبح سے لے کر شام تک ہر آنے والے کے ساتھ سینکڑوں مرتبہ ہاتھ اٹھاتے ہیں اور گراتے ہیں، اور ان کے ہاتھ بار بار اٹھانے سے تھک جاتے ہیں، لیکن عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہی تعزیت کرنے کا طریقہ ہے، اور تین دن تک یہی طریقہ جاری رہتا ہے۔ یاد رکھئے! اس کا شرعی تعزیت سے کوئی تعلق نہیں، یہ خالص بدعت ہے جو آج ہمارے معاشرے کے اندر اختیار کر لی گئی ہے جس سے بچنا ضروری ہے۔ یہ بدعت سرحد کے بعض علاقوں سے شروع ہوئی ہے،

## موت کے وقت کی بدعات

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف صاحب مدظلہم



مطبعة  
توسیع الدین

میعین اسلامک پبلشرز

۱۸۸/۱۱۱۱

دیوبندی مفتی کے نزدیک جنازہ اٹھاتے وقت کلمہ شہادت پڑھنا بدعت ہے (معاذ اللہ)

۲۷

حکیم کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جاتا ہے۔ جب اس طرح نماز جنازہ میں شریعت کے مطابق دعا ہوگی تو اب نماز جنازہ کے بعد دوبارہ ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کا طریقہ درست نہیں، اس دعا کے اہتمام کا مطلب یہ ہوا کہ شریعت نے جو دعا کا طریقہ بتایا تھا وہ مکمل نہیں، اب ہم نماز کے بعد اس کی تکمیل کر رہے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون، ارے ہم شریعت میں اضافہ کرنے والے کون ہوتے ہیں؟ یہ تو شریعت کے اندر اضافہ ہے جس کو بدعت کہتے ہیں، لہذا اس بدعت کو چھوڑ دینا چاہئے۔

جنازہ لیجاتے وقت "کلمہ شہادت" کا نعرہ

دوسری قابل توجہ بات یہ ہے کہ نماز جنازہ کے بعد جب جنازہ کو اٹھایا جاتا ہے تو مسجد سے لے کر قبرستان پہنچنے تک وقفہ وقفہ سے ایک نعرہ لگایا جاتا ہے "کلمہ شہادت" یہ نعرہ بھی ہم نے اپنی طرف سے بولایا ہے، شریعت نے اس موقع پر یہ نعرہ ہمیں نہیں بتایا، بلکہ جس طرح سیاسی جماعتیں اپنا اپنا نعرہ لگاتی ہیں، اسی طرح ہم نے یہ مذہبی نعرہ ایجاد کر لیا ہے، حالانکہ ایسا کوئی کلمہ پکارتا

۲۸

کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے، لہذا یہ بدعت ہے جو ہمارے معاشرے میں رائج ہے، اس لئے ہر مسلمان کو اس سے بچنا چاہئے۔

## موت کے وقت کی بدعات

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف صاحب مدظلہم



شہادتین  
توبہ لکنئو

میمن اسلامک پبلشرز

۳۳/بلیکٹ بکراہ

☆ مفتی صاحب آپ کی تحریر پر بڑا افسوس ہوا۔ آپ نے سیاسی نعروں اور دیگر نعروں کو کلمہ شہادت "اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد عبده ورسوله" سے ملا یا۔ یہ تو رب تعالیٰ کا ذکر ہے خاموش جنازہ، لے کر جانے سے بہتر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے چلتے رہیں۔

دیوبندی مفتی نے تیجہ، دسواں، چہلم اور برسی کو بدعت لکھا  
مگر سارے کام یہ خود بھی کرتے ہیں، کیا یہ منافقت نہیں؟

۳۵

مسک علماء دیوبند

# مسک علماء دیوبند

ارحمتہ برکتہ مولانا قاری محمد طیب صاحب

مہتمم مدرسہ دارالعلوم دیوبند

اور اتباع سنت کے طبقہ کی وجہ سے سماج سے الگ رہنا قابل ملامت نہیں بلکہ قابل مدح ہے۔ مشائخ دیوبند کا عمومی معمول بھی اس بارہ میں یہی ہے۔ بہر حال وہ روحانیت کے ابعاد نے کے قائل ہیں، نفسیات کے بھرکمانے کے قائل نہیں۔

## مروجہ رسوم کے متعلق مسک دیوبند

وہ رسوم شادی و نکی کو اسوہ حسنہ اور سلف صالحین کے سادہ اور بے تکلف طریقہ میں محدود رکھنا چاہتے ہیں انہیں ان کی نقالی یا تشبہ کو قابل رد سمجھتے ہیں۔ یعنی ان کی رسوم، تیجہ، دسواں، چہلم، برسی وغیرہ کو بدعت سمجھتے ہیں اس لئے سختی سے روکتے ہیں اور شادی کی مروجہ رسوم کو خلاف سنت سمجھتے ہیں۔ اسلئے انہیں رد بھی کرتے ہیں۔ بہر حال رسم بدعت ہو یا رسم خلاف سنت، دونوں کو ہی روکتے ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ رسوم یعنی کوتھ سے روکتے ہیں کیونکہ وہ شادی سمجھ کر کی جاتی ہیں اس لئے وہ بدعات ہیں، جن کی زور براہ راست سنت پر ہے اور شادی کی رسوم تمدن و معاشرت کے جذبہ سے انجام دیکھتی ہیں اس لئے وہ محض رسوم خلاف سنت ہیں۔

بدعت میں عقیدہ کی خرابی ہوتی ہے کہ غیر دین کو دین سمجھ لیا جاتا ہے درآنحالیکہ وہ دین نہیں ہوتا۔ اور خلاف سنت میں عقیدہ محفوظ رہتا ہے صرف عمل کی خرابی اور ہوائے نفس ہوتی ہے۔ پہلی صورت میں اصل دین محفوظ رہتا ہے، دوسری صورت میں اصل دین قلب میں محفوظ ہو کر عمل میں نقصان آتا ہے۔

جس میں نہایت عام فہم انداز سے علماء دیوبند کے مسک کی تفصیل بیان کی گئی ہے اور مسک اہل سنت والجماعت کی پوری تاریخ بیان کر کے ثابت کیا ہے کہ یہی علمائے دیوبند کا مسک ہے۔

ناشر

دارالاشاعرہ اردو بازار لاہور کراچی

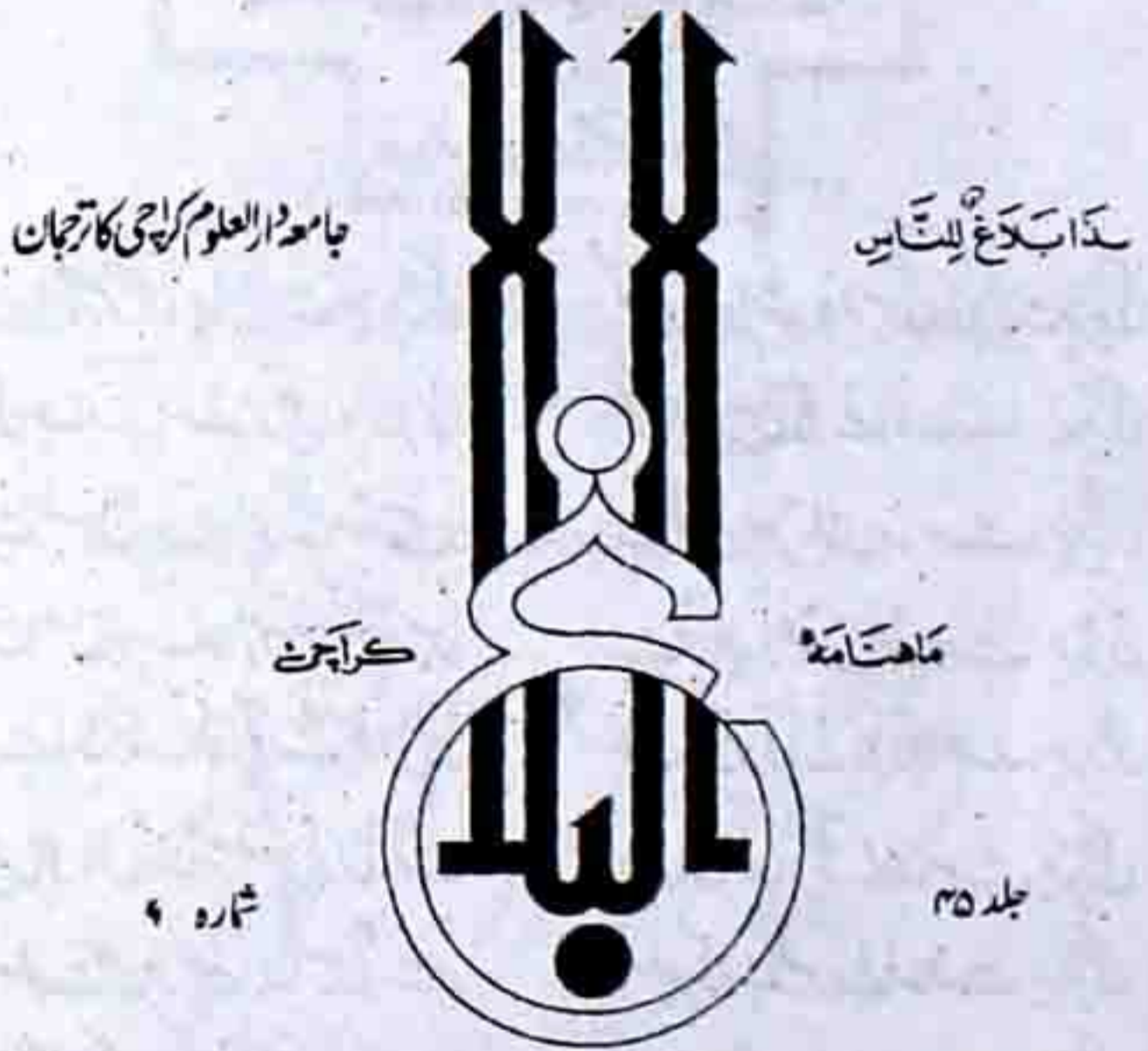
فون ۲۱۲۷۸

# دیوبندی مفتی تقی عثمانی نے شبِ قدر جیسی عظیم رات میں مساجد پر چراغاں کرنے کو اسراف اور حرام لکھا

شب قدر کے فضائل اور معمولات ۵۲

## شب قدر کے منکرات

- (۱) بعض لوگ اس مبارک رات میں جاگ کر عبادت کرنے کا کوئی اہتمام نہیں کرتے جو بڑی محرومی کی بات ہے، ایسی مبارک رات کے ثمرات و برکات سے محروم رہ جانے والا واقعہ محروم ہے۔
- (۲) بعض لوگ شب قدر میں جاگتے تو ہیں لیکن ان کا جاگنا سیر و تفریح کرنے، ہنسیوں میں گھنڈا گرم پینے اور بازاروں میں گشت کرنے کے سوا کچھ نہیں ہوتا، ظاہر ہے کہ اس جاگنے سے تو سوجانا ہی بہتر ہے کہ کم از کم سو کر گناہوں سے بچے، بہر حال یہ کوتاہی بہت عام ہے اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔
- (۳) بعض لوگ جاگتے ہیں اور عبادت بھی کرتے ہیں، لیکن یہ دونوں کام اجتماعی طور پر کرتے ہیں مثلاً مساجد میں اس کے لیے بڑے بڑے اجتماع ہوتے ہیں اور وہاں عبادت برائے نام اور گناہ بہت ہوتے ہیں مثلاً دنیا جہاں کی فضول باتیں، فہمیں اور برائیاں ہوتی ہیں اور مسجد کی بے حرمتی ہوتی ہے۔
- (۴) اکثر جگہ مساجد کو خوب سما یا جاتا ہے اور دل کھول کر چراغاں ہوتا ہے، نیز بجلی کی مرچیں اور قلعے جلائے جاتے ہیں جو اسراف اور حرام ہے، نہ اپنے پیسے سے کرنا جائز اور نہ مسجد کے فنڈ سے جائز اس میں چند روپے والے یا تو قولا تائید کرنے والے اور شرکت کرنے والے سب گناہگار ہوتے ہیں، لہذا سب کو اہتمام سے کھل طور پر اس کو بند کرنا چاہئے۔
- (۵) اکثر مساجد میں شین ہوتا ہے اور آج کل اکثر شینے بہت سے مفاسد پر مشتمل ہونے کی بنا پر جائز نہیں ہوتے، کیونکہ ان میں اکثر نماز، تلاوت اور مسجد کی بے حرمتی ہوتی ہے، البتہ جو شینے تمام شرائط کے ساتھ ہو وہ درست ہے۔
- (۶) بعض جگہ صلوٰۃ التوبہ اور دیگر نوافل جماعت کے طور پر ادا کئے جاتے ہیں، حالانکہ نفل کی جماعت جائز نہیں۔
- (۷) اور کچھ ایسے انسان بھی نظر آتے ہیں جو ایسی مقدس اور بابرکت رات میں اس کی عظمت و رحمت کو فراموش کر کے ناپچے گانے اور فلمیں دیکھنے میں مصروف رہتے ہیں اور اس طرح وہ حق تعالیٰ شانہ کی رحمت و بخشش کا استقبال اس کے قہر و غضب والے افعال سے کرتے ہیں اور حق تعالیٰ کے عذاب کے داعی بنتے ہیں۔ العیاذ باللہ۔ ان کو چاہئے کہ توبہ کریں اور حق تعالیٰ کی طرف رجوع کریں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حیر حلقہ محمد وآلہ واصحابہ وبارک وسلم۔



رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ / ستمبر ۲۰۱۰ء

بگوانے — حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہ العالی  
مدیر تعلیم — حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ العالی

☆ مفتی صاحب! آپ سے ہمارا سوال ہے کہ جب آپ دارالعلوم دیوبند گئے تو پورے دارالعلوم اور جلسے کو ہزاروں قلموں سے سجایا گیا تھا۔ اس کے علاوہ آپ کی سرپرستی میں محفل حسن قرأت، تقریب افتتاح بخاری اور تقسیم اسناد کے جلسوں میں بھی خوب چراغاں کیا جاتا ہے جبکہ چند لائٹوں سے بھی کام چل سکتا ہے پھر اتنا چراغاں اسراف اور حرام نہیں؟ ان جلسوں میں تو آپ یہ فتویٰ نہیں دیتے اور نہ ہی روکتے ہیں۔ ایسا کیوں؟

دیوبندیوں کے مرکزی دارالعلوم بنوری ٹاؤن کے عالم نے اپنی کتاب ”حیات یزید“ میں یزید کو امیر المؤمنین رحمۃ اللہ علیہ لکھا اور اس کی تعریف میں مکمل قصیدہ لکھا

امیر المؤمنین سیدنا یزید رحمۃ اللہ علیہ  
 لا اذہ السید محمد آیس کرہی

**حیات سیدنا یزید**  
 رحمۃ اللہ علیہ

آغاز خلافت — ۲۲ رجب ۶۰ھ  
 تاریخ وفات — ۱۲ رجب ۶۰ھ

**حصہ اول**

مؤلف  
 ابوالمخنف محمد عظیم الدین مدنی  
 قاضی ہماقت العلوم اسلامیہ، بنوری ٹاؤن کرہی

مشائخہ کردہ  
**جلسہ حضرت عثمان بن عفان**  
 غورنگی قندھار، ۱۲ نومبر ۱۳۱۱ھ

ہر آن را بہر تھی ہدایت یزید کی  
 اللہ کی جناب مقدس میں مان لی  
 حضرت حسینؑ اور ابوالیوث مقدسی  
 یوشا مل جہاں رہا جنتی ہوا  
 شاہ ہے آج تک ابوالیوث کا مزار  
 میں جو مال ان مسلسل نوازشات  
 یا مسحت تھی پوچھے ابن حسین سے  
 مساندگان کربلا کی مشکلات میں  
 اس وقت نام آگیا ابن حسین کا  
 یہ تھی مومنین پہ قرآن سے پوچھتے  
 بلے بھی اور حدیث کربلا کے بعد  
 ششکی کے شہسوار سمندر کے تاجدار  
 تمکین دیں، اشاعت سلام میں کمال  
 مانو نہ مانو تم! مگر دنیا نے مساندگی

کیوں راشدہ نہ ہوگی خلافت یزید کی  
 نکل عازمین حج نے امدت یزید کی  
 ہے کتنی سر بلند امامت یزید کی  
 ہے وجہ افتخار قیامت یزید کی  
 عیسائیوں نے ملی شجاعت یزید کی  
 احسان معاویہ کے عنایت یزید کی  
 تسلیم کی ہے جس نے خلافت یزید کی  
 تھی باعث سکون عنایت یزید کی  
 ویسے ہی یاد آتی سخاوت یزید کی  
 اللہ کی نبی کی اطاعت یزید کی  
 زینب کو تھی پسند وفاق یزید کی  
 ناقابل بیان ذہانت یزید کی  
 اللہ کا کرم تھا کرامت یزید کی  
 دانش معاویہ کی خلافت یزید کی

تسلیم کی ہے متفقہ طور سے آیس  
 اہل عرب، عجم نے سیادت یزید کی

دیوبندیوں کی کتاب رشید ابن رشید میں یزید کو امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ لکھا گیا اور اس کی تعریف میں قصیدہ لکھا

## نمائے حق

ہم شریک و شریکہ نہ ہونے کا شہری کہ ایک نظم زہد خزانہ شہیدت  
 ابن سہبہ ۶۔ طاقی ہوتا تھا۔ جسے رسول ترمیم تصوف کے لہجہ ایمیر ہمام شرقی صاحب  
 ملا نامند ملاسن صاحب کی امانت سے زمزمی مدد کو ۱۰۰۰ ۱۰۰۰ ۱۰۰۰ ۱۰۰۰  
 ابن علی کو مد سے تمنا دینا ہائے گا اللہ کو خدا کرنا دینا ہائے گا  
 کتا بہت کہہ گا جو خبر نہی مگر پھر ہی لہا سے اس کو ط دینا ہائے گا  
 بنیاد لانا کہہتا ہے خود رسول نے لے گا جاننا کہ تمنا دینا ہائے گا  
 اک فریق پسند ہر امت جو کفر کو شہ کتا لفاق پڑھا دینا ہائے گا  
 اصحاب فق کشیا ہوا ہر مہم ہر حسین دہرا لہی سے بھو کتا دینا ہائے گا  
 حسین کے اس فعل پہنا ہا ہر مہم ہر حسین لقرآن کو کتب سے بنا دینا ہائے گا  
 اجماع ہوا۔ صحابہ کا جلوت نے پیر اب گھر انتقابت اپنا دینا ہائے گا  
 ہر نام کے دہا صحابہ رسول کے رحمت کاہ خان مت دینا ہائے گا  
 ساہ فرقا ہر مہم کتب کا مرتبہ کوئی ہی ہو کہ سے گن دینا ہائے گا  
 صحابہ ہر بیت ہی ابن سہاد یہ ہر مہم کسی سے الہ کا گرا دینا ہائے گا  
 ابن سہب کی نقل ہی سہ سے ہر مہم نام یزید ان سے مست یا نہ لے گا  
 بندش زباں پہ ہو کہ پیر سے تمہوں جو شہ جاد حق دیا دینا ہائے گا  
 یہ خدا جو کفر کی حرکت چھوڑ دینا  
 یہ کھوں سے یہ چارخ بجایا نہ لے گا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اعلان

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر ایک کلمے میں ایک بزرگانت جیسے فریوں  
 جبار الحق و لاجل الباطل ان الباطل کان زھوفا۔  
 تاریخ کار و سخن پہلو

## خلافت

# رشید ابن رشید

امیر المؤمنین سیدنا یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وصی اللہ رب المؤمنین (یزید) وحسن الخراج  
 (ارشاد امیر کرامی سیدنا علی زین العابدین)

بمض طلوع۔ مجال صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

مجلت دانش

الوزیر محمد دین بٹ 35/5

کراچی جرنل پبلشرز، کراچی



## ماہنامہ بیداری نے لال مسجد کے خطیب مولوی عبداللہ دیوبندی کو یزید کا حمایتی اور اہلبیت سے بغض رکھنے والا لکھا، یاد رہے یہ رسالہ دیوبندیوں کا ہے

الزام کی کوئی سزا نہیں ملنی چاہیے یا نہیں۔<sup>۵۲</sup>  
 قادیانوں کو اسلام کی دعوت دینے کے لیے اُن کی عبادت گاہ میں جانا اگر یہ کوئی جرم ہے تو اب بھی اس جرم کے لیے تیار ہوں۔ قادیانوں کو ضرور اسلام کی دعوت دیں گے اور مرزا غلام احمد قادیانی کا کفر ثابت کر کے ختم نبوت کا کام کریں گے ان شاء اللہ۔  
 صرف اور صرف ایک شرعی ثبوت چاہیے کہ قادیانوں سے مناظرے کے علاوہ کبھی بھی کوئی تعلق رہا ہو عمر بھر کی مہلت ہے اور اگر ایک بھی شرعی ثبوت نہ لائیں تو آپ ہی فرمائیے کہ پھر کیا کیا جائے؟ اور جھوٹ کہاں ہے۔

### 3

آپ سے اسی معلومت سے عرض کیا تھا کہ آپ واضح فرمادیں کہ صرف ان مخالفین کے الزامات کا جواب دینا ہے یا پھر صرف اپنے عقیدے کو واضح کرنا ہے اس سوال کا جواب نہ ملنے کی وجہ سے اب اپنے عقیدے کی وضاحت کے ساتھ الزامات کا جواب بھی دیا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ آپ مبر و سکون کے ساتھ ان حقائق کا مطالعہ فرمائیں گے۔  
 مرزائیت کے الزام کی تاریخ اور حقیقت کا قصہ یوں ہے کہ مولانا محمد عبداللہ صاحب مرحوم خطیب لال مسجد اسلام آباد ہمیشہ یزید کی حمایت اور اہل بیت کی تنقیح کیا کرتے تھے وہ کراچی اور لاہور سے ہمسویوں اور یزیدیوں کی کتاب منگوا کر تقسیم کیا کرتے تھے۔ یہ آنرجم پرائز نہیں ہے بلکہ مولانا مرحوم کا یزیدی ہونا، خود انہی کے خطوط اور تحریرات سے، حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی، اپنے ماہنامے "حق چار پارہ" میں حسی دلائل کے ساتھ ثابت کر چکے ہیں۔

اپنا کوئی تعلق اور واسطہ مجھہ تعالیٰ نہ اس وقت ہمسویت سے تھا اور نہ آج ہے، قصہ یوں ہوا کہ ایک مرتبہ مولانا محمد عبداللہ صاحب کو اُن کے موقف کے نا حق ہونے کے دلائل پیش کیے تو وہ ناراض ہو گئے اور آنرجم و مستور نے فرمایا کہ میں تمہیں ایسی دلدل میں پھنساؤں گا کہ قیامت تک پاؤں نہ لگے، بس اس کے بعد جہاں کہیں بھی ذکر ہوتا تو فرماتے "میں یہ تو نہیں کہتا کہ یہ شخص قادیانی ہے البتہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ قادیانی ہے" اور کبھی یہ کہتے کہ بھی لوگ یہ کہتے ہیں کہ اُن کے تعلقات قادیانوں کے ساتھ ہیں۔

<p>زیر اہتمام</p> <p>☆☆☆</p> <p>سندھ جرنل اکیڈمی ٹرسٹ</p> <p>۳۰۰- بی لطف آباد- حیدرآباد</p> <p>E-Mail</p> <p>MonthlyBedari@gmail.com</p>	<p>ماہیہ</p> <p>☆☆☆</p> <p>محمد موسیٰ بھٹو</p>	<p>ماہنامہ</p> <p>بیداری</p> <p>حیدرآباد</p>
<p>سہ ماہی نمبر:</p> <p>03313686186</p>	<p>جلد ہفتم نمبر (۸۶) مئی ۲۰۱۰ء</p> <p>تبت: ۲۵ روپے، سالانہ: ۳۰۰ روپے</p>	

۲	محمد موسیٰ بھٹو	ڈاکٹر اسرار احمد
۹	ناصر عبداللہ	مغرب میں مسلمانوں کی اسلامی دعوت کو لائق خطرات
۱۰	حامد میر	بڑی فوجی طاقت کے وجود اور بھارت کی حالت زار
۱۳	محمد حقیق احمد	سکرائوں کو برطانوی کے سلسلہ میں اٹیس کا کردار۔ امام ابن جوزی کا تجزیہ
۲۱	اشفاق بیگ	کرفیرستان میں عوامی انتخاب پاکستان کے عمران طاقت کے لئے لوگر
۲۳	ڈاکٹر مہناظی قادری	تحریک آزادی لہواں کے بارے میں اقبال کا موقف
۲۶	حضرت ڈاکٹر محمد خان قسری	بزرگی اور تصوف کے نام پر ہونے والی گمراہیاں تصوف کے حقیقی طالبوں کے لئے لوگر
۳۱	امام ابن قیم	یکپہلو کا، نرائیوں کو مٹانے کا اصول اہم طبی بحث
۳۶	محمد موسیٰ بھٹو	مفتی محمد سعید خان صاحب شخصیت - تعارف، اطلاعات کے جہازات

پبلشر محمد موسیٰ بھٹو نے یادگار پرنٹنگ پریس حیدرآباد سے چھپوا کر سندھ جرنل اکیڈمی ٹرسٹ ۳۰۰ بی لطف آباد-۳ حیدرآباد سے شائع کیا۔ ٹیلیفون: 3861864 (022)

دیوبندی مولوی ڈاکٹر اسرار احمد کا کہنا ہے کہ معراج کی رات حضور ﷺ سدرۃ المنتہیٰ سے آگے نہیں گئے، یہ صرف ہماری شاعری میں ہے کہ حضور ﷺ اس سے بھی آگے گزر گئے

۳۱

عَلَيْكُمْ طِبْنُهُ فَاذْخُلُوْهَا تَحَابِدًا يَّرْتَدُوْنَ عَنْكُمْ فِى جَهَنَّمَ وَاللَّهُ يَخْتَارُ  
 سے کہیں گے کہ سلامتی ہو تم پر تم بہت خوش بخت رہے داخل ہو جاؤ اس (جنت) میں  
 بیٹھ بیٹھ کے لئے۔ "یہاں نوٹ کر لیجئے کہ اہل بیت میں معراج کے موقع پر جنت کے  
 مشاہدات کے جو احوال آئے ہیں وہ جنت دہیں تو ہے۔ ان آیات میں ان احوال کا ذکر  
 نہیں ہے۔

"سدرہ" عربی زبان میں ہمیری کے درخت کو کہتے ہیں۔ لفظ "منتہیٰ" انتہا سے بنا ہے  
 جس کا مسموم وہ جگہ اور مقام ہے جہاں جا کر کوئی چیز ختم ہو جائے۔ یہ "سدرۃ المنتہیٰ" کیا  
 ہے اس کا سمجھنا ہمارے لئے ممکن نہیں۔ اس کے متعلق میں آگے چل کر کچھ عرض  
 کروں گا۔ قرآن مجید نے یہاں ایسا انداز اختیار کیا ہے کہ ہر شخص اس اسلوب سے یہ جان  
 لے کہ یہ میرے قسم سے بلا تر ہے۔ یہ منتہیٰ کس اعتبار سے ہے اب اس کو سمجھنا چاہئے۔  
 یہ اس اعتبار سے "منتہیٰ" ہے کہ یہاں سے آگے مخلوق کا گزر نہیں ہے۔ یہ انتہا ہے۔  
 یہاں سے آگے حضرت جبرائیلؑ بھی نہیں جا سکتے۔ اور نوٹ کیجئے کہ اس سے آگے  
 جانے کا کہیں محمد ﷺ کا بھی ذکر نہیں ہے۔ یہ صرف ہماری شاعری میں ہے کہ حضور  
 اس سے بھی آگے گزر گئے۔ لیکن اس کا قرآن مجید میں اور اہل بیت شریفہ میں کہیں ذکر  
 نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ بھی یہیں تک گئے ہیں۔ یہ بات بھی ذہن میں رکھئے کہ اس  
 بارے میں بھی وضاحت آئی ہے کہ وحی الہی بھی یہاں نازل ہوتی ہے اور یہاں سے فرشتے  
 لے لیتے ہیں۔ گویا جو چیز بھی عرش الہی سے اترتی ہے وہ بلا واسطہ اولاً یہیں نازل ہوتی  
 ہے۔ اس سے آگے وہ حریم کبریا ہے جس میں مخلوق کا داخلہ ممکن نہیں ہے۔ عالم خلق کی  
 کوئی شے جو کبھی اوپر آ سکتی ہے وہ زیادہ سے زیادہ یہیں تک آ سکتی ہے اس سے آگے  
 نہیں جا سکتی۔ حضرت جبرائیلؑ کی رسالت بھی یہیں تک ہے۔ لہذا نوٹ کیجئے کہ قرآن  
 مجید نے جو ذکر زیادہ سدرۃ المنتہیٰ کے آگے یا پار کا نہیں کیا بلکہ فرمایا: ﴿وَلَقَدْ زَاوَاهُ نَزْلَةً  
 أُخْرَىٰ ۚ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَىٰ ۚ﴾

آگے فرمایا: ﴿إِذْ يَنْفَسُ الْمُنْتَهَىٰ مَا يَنْفَسُ ۚ﴾ جب کہ اس ہمیری کے درخت

# معراج نبوی

پہلی مرتبہ تالیف فرمائی گئی ہے

ڈاکٹر اسرار احمد

کا ایک جامع خطاب

ترتیب و تسوید  
 (شیخ جمیل الرحمن)

شائع کردہ:

مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن  
 کے ۳۶، گل بون لاہور فون: 5869501

☆ جبکہ اکابر مفسرین و محدث فرماتے ہیں۔

تمام مشاہدات کے بعد حضور ﷺ کے عرش معلیٰ پر پہنچے اور سدرۃ المنتہیٰ سے آگے بڑھنے کا مرحلہ آیا۔ جبریل علیہ السلام اس مقام پر رک گئے اور بڑے  
 ادب سے عرض کیا کہ اس سے آگے مجھے بڑھنے کی مجال نہیں۔ اگر میں سوئی کی نوک کے برابر بھی آگے قدم رکھوں تو انوار الہی کی تجلیات سے جل کر راکھ  
 ہو جاؤں گا۔ آپ تھا آگے تشریف لے جائے۔ حضور ﷺ نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا "هل من حاجت ربك" کیا تیرے دل میں کوئی حاجت  
 اور آرزو ہے جسے میں تیرے رب تک پہنچا دوں۔ (سیرت الخلیفہ، جلد 2، ص 120)

امام شعرانی علیہ الرحمہ "الطبقات الکبریٰ" میں یوں رقم طراز ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس نامانوس ماحول اور اجنبیت اور تنہائی کا احساس ہونا ہی تھا  
 کہ میرے کانوں میں ایک دل نواز، مٹھی اور سریلی پیار ہمیری آواز آئی۔ کوئی نرم اور شفقت آمیز لہجے میں کہہ رہا تھا "قف یا محمد ان ربک یصلیٰ"  
 اے محمد! تمہارا رب تم پر سلوٰۃ پڑھ رہا ہے۔ سورۃ نجم کی آیت 8 اور 9 میں ارشاد ہوتا ہے "نم دلسا لعدلسی" پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا پھر خوب اتر آیا  
 "لکان تاب قومین او ادنیٰ" تو اس جلوے اور اس کے محبوب میں دو ہاتھ کا قاصر رہا اس سے بھی کم (سورۃ نجم، آیت 8-9، پارہ 27)

مفسرین فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ رب تعالیٰ کے قرب خاص سے مشرف ہوئے۔ رب تعالیٰ اپنے لطف و رحمت کے ساتھ اپنے حبیب سے قریب ہوا اور اس قرب میں زیادتی فرمائی۔ پھر قرب اپنے کمال کو پہنچا اور باادب احباء میں جو نزدیکی مقصود ہو سکتی ہے، وہ اپنی غایت کو پہنچی (تفسیر خزائن العرفان)

پھر بلا حجاب رب تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو اپنا دیدار کرایا، چنانچہ حدیث پاک میں ہے۔

حدیث شریف: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کونین ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے رب کو دیکھا (بحوالہ: مسند احمد)

اس حدیث شریف کے بارے میں امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ خصائص الکبریٰ اور علامہ عبدالرؤف علیہ الرحمہ شرح جامع الصغیر میں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

حدیث شریف: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دولت کلام بخشی اور مجھے اپنا دیدار عطا فرمایا، مجھ کو شفاعت کبریٰ و حوض کوثر سے فضیلت بخشی (بحوالہ: ابن عساکر)

حدیث شریف: طبرانی معجم اوسط میں ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے بے شک سرکار اعظم ﷺ نے دو مرتبہ اپنے رب جلالہ کو دیکھا۔ ایک بار اس آنکھ سے اور ایک مرتبہ دل کی آنکھ سے (طبرانی، معجم اوسط)

عقیدہ اہلسنت: حضور ﷺ کے خصائص سے معراج ہے کہ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک اور وہاں سے ساتوں آسمان اور کرسی و عرش تک بلکہ بالائے عرش رات کے ایک خفیف حصہ میں مع جسم شریف تشریف لے گئے اور وہ قرب خاص حاصل ہوا کہ کسی بشر و ملک کو کبھی نہ حاصل ہوا، نہ ہوگا اور جمال الہی اپنی سرکی آنکھوں سے دیکھا اور کلام الہی بلا واسطہ سنا اور تمام ملکوت السموات والارض کو بالتفصیل ذرہ ذرہ ملاحظہ فرمایا (بہار شریعت حصہ اول)

دیوبندی مولوی یوسف لدھیانوی نے معمولات اہلسنت  
جن پرائڈر لائن لگی ہیں ان کو بدعت لکھا (معاذ اللہ)

حصہ اول

۲۰۲

اختلاف امت

قرار دیا ہے، تمام اہل سنت کو ان سے پرہیز کرنا ضروری ہے! اور جو لوگ یہ بدعتیں کرتے ہیں، وہ اہل سنت نہیں بلکہ "اہل بدعت" ہیں۔ قبروں پر قوسم رحام سے میلے کرنا، پختہ قبریں بنانا، قبے بنانا، ان پر چادریں چڑھانا، ان کو سجدہ کرنا، ان کا طواف کرنا، ان کے سامنے نیت بانہ کرکڑے ہونا، ان کو چومنا، چاشنا، آنکھیں ملنا، ان پر نذر و نیاز دینا، اور کھلے وغیرہ چڑھانا، بزرگوں کا عرس کرنا، ان کی قبروں پر میلے لگانا، ڈوم اور کچنیوں کو بلانا اور طرح طرح کے کھیل تماشے کرنا، بزرگوں کی فتیں ماننا، ان کے نام کے چڑھاوے چڑھانا، ان سے ڈعائیں مانگنا، ان کی قبروں پر چڑھاواں کرنا، مجاور بن کر بیٹھنا، ۱۲ ربیع الاول کو "عید میلاد" منانا، اس موقع پر چڑھاواں کرنا، محفل میلاد میں من گھڑت روایتیں سنانا، غلط سلسلہ نعت خوانی کرنا، جلوس نکالنا، روضہ شریف کی شبیہ بنانا، بیت اللہ شریف کی شبیہ بنانا، اذان و اقامت میں اگھوٹھے چومنا، مل کر زور زور سے ذکر کرنا جس سے نمازیوں کی نماز میں خلل ہو، قد قامت الصلوٰۃ سے پہلے کھڑے ہونے کو نہ سمجھنا، نمازوں کے بعد مصافحے کرنا، اذان سے پہلے ڈرود و سلام پڑھنا، گیارہویں دینا، کھانے پر ختم پڑھنا، تہنجا، نواں، دسواں، بیسواں، چالیسواں کرنا، برسی منانا، ایصال ثواب کے لئے خاص خاص صورتیں تجویز کرنا اور ان کی پابندی کو ضروری سمجھنا، محرم میں ماتم کرنا، تعزیہ نکالنا، علم اور ذلذل نکالنا، سبلیس لگانا، مرچے پڑھنا، قرآن مجید پڑھنے پر اجرت لینا، قبر پر اذان کہنا، مردہ بخشوانے کے لئے حیلہ استقامت کرنا، قبروں میں غلے لے جانا، قیل کرنا وغیرہ وغیرہ۔

حق تعالیٰ شانہ سب مسلمانوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرنے اور تمام بدعات سے بچنے کی توفیق بخشے اور قیامت کے دن مجھے، آپ کو اور تمام مسلمانوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت و معیت نصیب فرمائے۔

وَأَجْرُ ذُنُوبِنَا أَنْ نَعْمَلَ بِهِ زَبَّ الْعَالَمِينَ!

محمد یوسف لدھیانوی

۱۳۹۹/۶/۲۲

وَأَهْلًا بِمَنْ لَمْ يَشْفِقْنَا فَاذْبَحُوا لَنَا

اِخْتِلَافِ اُمَّتٍ

اور  
صراطِ مستقیم

حصہ اول

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید

طاہرک ہاؤس  
پریسی اسٹریٹ صدر کراچی  
فون 2253305

مکتبہ لدھیانوی

بدعت کی تصحیح پڑھتے ہوئے مستحب کاموں کو بھی بدعت قرار دینا یہ اپنے طور پر شریعت بنانا ہے جو کہ حرام ہے  
بہر حال جو خرافات ہیں وہ ہمارے نزدیک بھی ناجائز ہیں، مگر ان کی آڑ میں صحیح معمولات کو بدعت لکھنا سراسر جہالت ہے

## دیوبندی مفتیوں کے نزدیک اہلسنت وجماعت سنی بریلوی بد عقیدہ، گمراہ اور اہل بدعت ہیں (معاذ اللہ)

دیوبان باطلہ اور صراطِ مستقیم

۲۵۲

# ادیانِ باطلہ اور صراطِ مستقیم

فرقہ بریلوی کے بارے میں اہل فتاویٰ کی آراء

- ۱ مفتی اعظم ہند، مولانا محمود حسن گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ کا فتویٰ:  
فتاویٰ محمودیہ میں ہے کہ آواز بلند کر کے پڑھنا اور یہ عقیدہ رکھنا کہ خود حضور ﷺ یہاں حاضر و ناظر ہیں۔ اور بلا واسطہ سنتے ہیں یہ عقیدہ غلط ہے اور اس سے توبہ کرنا لازم ہے۔<sup>(۱)</sup>
- ۲ جامعہ خیر المدارس ملتان کا فتویٰ:

بریلوی فرقہ جس کے عقائد مندرجہ بالا بیان کئے گئے ہیں اہل سنت والجماعت سے خارج ہیں ان کے اہل بدعت و اہل ہوی ہونے میں کلام نہیں۔ لیکن اس فرقے کے تمام افراد پر مجموعی طور پر کافر اور مشرک ہونے کا فتویٰ علماء اہل سنت والجماعت نے نہیں لگایا۔ البتہ خصوصی افراد جن سے صراحۃً کلمات کفر سرزد ہوں اور ان کی کوئی صحیح تاویل نہ ہو سکتی ہو اور وہ کفریہ معانی پر جسے ہوئے ہوں ایسے لوگ کافر ہو جائیں گے۔ (نقطہ واللہ تعالیٰ اعلم)

- ۳ صاحب مجموعۃ الفتاویٰ کی رائے:  
ایسے شخص کا عقیدہ فاسد ہے، بلکہ کفر کا خوف ہے۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھئے۔<sup>(۲)</sup>

شیخ الحدیث مولانا محمد نعیم صاحب  
مدظلہ العالی

مدظلہ العالی



بیت الاشاعت کراچی

بیت الاشاعت کراچی

0321-7556284

(۱) فتاویٰ محمودیہ: ۱۰۷/۱

(۲) مجموعۃ الفتاویٰ مصنف مولانا عبدالمجیب: ص ۴۶

## دیوبندی مفتی نے اپنی کتاب میں مصیبت کے وقت ”یا رسول اللہ“ کہنا کفر لکھا

اگر کوئی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی انسان، جن، فرشتہ، نبی یا ولی کو یہ سمجھے کہ وہ مشکل سے نجات دے سکتے ہیں اور حاجت پوری کر سکتے ہیں۔ اولاد دے سکتے ہیں تو یہ شرک ہے اور ایسے آدمی کو شرک کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو شرک ناپسند ہے۔ ہر گناہ کو اللہ تعالیٰ بخش سکتے ہیں لیکن شرک کو کبھی معاف نہیں کریں گے۔ شرک کرنے والا اسلام سے نکل جاتا ہے۔ مسلمان نہیں رہتا وہ دوزخ میں جائیگا۔

پیارے بچو!

بعض جاہل مصیبت میں ”یا علی مدد“ یا غوث اعظم ”یا رسول اللہ“ پکارتے ہیں یہ کفر ہے حالانکہ یا اللہ مدد کہنا ضروری ہے کیونکہ مدد تو اللہ تعالیٰ ہی کر سکتے ہیں اسی لیے ہر نماز میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت ہوتی ہے اس میں ایانک نستعین پڑھ کر اقرار کرتے ہیں کہ اے اللہ ہم صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں یعنی تیرے سوا کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ حضرت علیؑ بھی نماز میں اسی طرح مدد مانگتے تھے جو خود محتاج ہو وہ کسی کی مدد کیا کر سکتا ہے۔؟

پیارے بچو!

بعض لوگ کاروبار میں نقصان یا اولاد نہ ہونے، مصیبت اور

بالیوم

برحمتک نستغیث

باہمی

اس کتاب کا پڑھنا اور اپنے بچوں کو پڑھانا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔  
☆ اس کتاب کی اشاعتی اہمیت اس لیے لکھی گئی ہے کہ

### عقیدہ

### اہل سنت والجماعہ

### مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی ایم۔ اے۔ (جملہ کرام)۔  
فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان۔ ونیسٹی: وار الافتاء۔

خطیب: جامع سہروردیہ (رٹ)

قلم: جناح کالونی جھیرو ڈسٹرکٹ، کراچی نمبر ۷۴۸۰۰

ترتیب جدید:

مفتی احمد ندیم فاروقی۔ فاضل جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ڈاؤن (دقائق المدارس پاکستان)  
☆☆☆ نائب امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆

دیوبندی مفتی کا اکابر علمائے اسلام کے خلاف فتویٰ:

”حضور ﷺ اپنے روضے سے باہر نہیں آسکتے“

۸

مثال کے طور پر حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کے نبی تھے اور انہوں نے اللہ کے حکم پر اپنے بیٹے حضرت اسمعیل علیہ السلام کے گلے پر پتھری چلا دی۔ اگر انہیں علم غیب ہو تا کہ وہ ذبح نہیں ہونگے تو وہ پتھری کیوں چلاتے اور پتھری پر غصہ کیوں کرتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انہیں علم نہیں تھا۔ اسی لیے غیر مسلم ہریلوی لوگوں کا مذاق اڑاتے ہیں کہ تمہارا عقیدہ کیا ہے؟ تمہارے نبی بھی ڈرامہ کرتے ہیں جھوٹ موٹ کام کرتے ہیں اسی طرح ہمارے نبی سے۔ بعض کافروں نے سازش کر کے ستر صحابہ کو تبلیغ کے بہانے لے جا کر شہید کر دیا۔ اگر نبی پاک کو علم غیب ہوتا تو کبھی نہ بھیجتے۔ اور اپنے صحابہ کو قتل نہ کراتے اس سے معلوم ہوا کہ علم غیب صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کو ہے۔ اور سب سے زیادہ علم اللہ نے ہمارے نبی کو دیا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ ہی ہر جگہ موجود ہیں اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنے روضے میں آرام فرما ہیں۔ اپنے روضے سے باہر نہیں آسکتے۔

بیبا رہے بھو!

یا اللہ کا ورد کثرت سے کرنا چاہیے۔ بس زبان پر یا حی یا قیوم۔ جاری کر لو۔

پہلے

برحمتك نستغيث

یا حی

اس کتاب کا چھٹا سہ ماہی میں کوڑھ مارا گیا اور مسلمان کیلئے ضروری ہے۔  
☆ اس کتاب کا چھٹا سہ ماہی میں کوڑھ مارا گیا اور مسلمان کیلئے ضروری ہے۔☆

عقیدہ

اہل سنت والجماعہ

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی اہلے (جسٹ کلاس) ناٹل جامعہ خیر المدارس مٹان۔ رئیس: دار الافتاء۔  
خطیب: جامع سہ ماہی (ڈسٹ)  
قلم: جناح کالونی جمشید پور ڈسٹرکٹ کراچی نمبر ۷۳۰۰۰

ترتیب جدید:

مفتی احمد ندیم فاروقی۔ ناٹل جامعہ علوم اسلامیہ ہری پور (دہلی) پاکستان  
☆☆☆ نائب اہل علم و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆

جبکہ دوسری جانب دیوبندی مولویوں ہی کی کتابوں سے حضور ﷺ اور اولیاء کا تصرف ثابت ہے، کیا یہ منافقت نہیں؟

دیوبندی مولوی نے اللہ تعالیٰ کی طرف یہ جھوٹے الفاظ منسوب کئے کہ  
آپ ﷺ کی مرضی نہیں چلے گی، کیا یہ گستاخی نہیں؟

(۱۲)

اللہ تعالیٰ نے بشریت میں رکھی ہیں، قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ اپنے نبی کے بشر ہونے کا اعلان یوں کیا۔  
قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ۔ اے محبوب آپ اعلان کر دیں کہ میں تم جیسا بشر ہوں!  
پیارے بھو!

نبی اللہ کا محبوب ہوتا ہے۔ اس سے زیادہ خدا کو کسی سے پیار نہیں ہوتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے برابر کوئی نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ مختار کل ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اگر چاہے تو کسی کی بات مانے نہ چاہے تو نہ مانے۔ حضور چاہتے تھے کہ ان کا بچپا طالب ایمان لے آئے لیکن اللہ تعالیٰ نے نہیں مانا۔ اور فرمایا ہدایت میری مرضی سے حاصل ہوتی ہے آپ کی مرضی نہیں چلے گی۔  
پیارے بھو!

نبی بھی اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں۔ وہ خود بھی اللہ تعالیٰ کے محتاج ہوتے ہیں اس لیے ہمیں بھی اللہ تعالیٰ سے مانگنا

برحمتك نستقيث

یا مہی

یا قلوبم

اس کتاب کا مقصد ہے پکار پکار کر حاضر سلطان کیلئے شریعت ہے۔  
☆ اس کتاب کا مقصد ہے پکار پکار کر حاضر سلطان کیلئے شریعت ہے۔ ☆

**عقیدہ**

**اہل سنت والجماعہ**

**مؤلف:**

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی اہلئے (جلتہ کراچی)  
داخل جامعہ خیر المدارس ملتان۔ رئیس: دار الافتاء۔  
خطیب: جامع مسجد جامعہ (ڈسٹ)  
قائم جامعہ کالونی جمشید پور ڈسٹرکٹ، کراچی نمبر ۷۸۰۰۰

ترتیب جدید:

مفتی احمد نعیم فاروقی۔ داخل ہائر طورہ سلاہ مدرسہ عربیہ اسلامیہ (محلہ مدرسہ پاکستان)  
☆☆☆ نائب معلم و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆

☆ اصل حکم یہ تھا کہ اے محبوب ﷺ! ان کے ایمان نہ لانے پر آپ رنجیدہ نہ ہوں، آپ کا کام دعوت دینا ہے، ہدایت دینا میرا کام ہے۔ (آپ کی مرضی نہیں چلے گی۔ یہ الفاظ دیوبندی مفتی نے اپنی طرف بغض و صداوت میں استعمال کئے ہیں)



## دیوبندی مفتی نے واضح الفاظ میں سبز پکڑی والے یعنی دعوتِ اسلامی والوں کو دھوکے اور ایمان بگاڑنے والا قرار دیا

ہر سے رنگ کی پکڑی پن کر بھی لوگوں کو دھوکا دیتے پھرتے ہیں ان سے بھی دور رہنا چاہیے اس لیے کہ یہ بھی ایمان بگاڑتے ہیں۔

**بیچارے بھجوا!**

صحیح بزرگوں اور اللہ والوں کو تلاش کرنا ضروری ہے۔ ان سے محبت کرنا اور ان کے حکم پر عمل بھی ضروری ہے۔

بزرگوں کو ماننا اور ان سے سچی محبت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جو اعمال اور ریاضتیں کر کے وہ لوگ اللہ کے دوست بنے اور اپنے خدا کو خوش کر دیا۔ وہ کام اور نیک اعمال ہمیں بھی کرنے چاہیں تاکہ اللہ تعالیٰ ہم سے بھی خوش ہو جائیں۔ یہ طریقہ ہے بزرگوں کے ماننے کا۔

**بیچارے بھجوا!**

آج کل شیطانی خیالات غالب ہونے کی وجہ سے لوگ ہر کام میں غلط طور پر آسانی تلاش کرتے ہیں اسی طرح دین کے معاملے میں بھی یہ چاہتے ہیں کہ ہمیں کوئی محنت بھی نہ کرنی پڑے اور اللہ تعالیٰ ہمیں جنت عطا کرے اس لیے اللہ کی جنت اتنی

محبت کرنا ضروری ہے اسی طرح نقلی اور بہر دیوں سے چٹا بھی ضروری ہے۔ بعض لوگ کالے پیلے کڑے پن کر بیٹھ جاتے ہیں نہ نماز نہ روزہ صرف ہاتھوں میں کڑے اور یا علی مدد کا کفر یہ نعرہ لگاتے پھرتے ہیں جس اور بھنگ بھی مزدوروں کے آس پاس پیٹے رہتے ہیں لوگ ان کو ملنگ کہتے ہیں اور ان کو بزرگ اور پتھرا ہوا آدمی سمجھتے ہیں۔

**بیچارے بھجوا!**

ایسے ملنگ بزرگ نہیں بلکہ شیطان ہوتے ہیں اور لوگوں کا ایمان خراب کرتے ہیں اور جو لوگ پیر بن کر بھانے بھانے سے لوگوں سے روپیہ ہمارتے ہیں کبھی نذر کبھی نیاز کے بھانے کبھی تعویذ گندے کر کے لوگوں کا دل کھاتے ہیں۔ جادو نوکلے بھی کرتے ہیں ان لوگوں سے چٹا ضروری ہیں اور جادو کرنا سفلی علم وغیرہ سب کفر ہے ایسا آدمی کافر ہوتا ہے۔ شیخہ لوگ اکثر جادو اور سفلی علم کا کاروبار کرتے ہیں۔ آج کل لوگ جنات کی وجہ سے ملنگوں اور باگلوں کو بھی بزرگ سمجھ لیتے ہیں اور آج کل

ہر وقت نسیبیت

ہاں

اس کتاب کا پتہ جامعہ محمدیہ کراچی ہے۔ ہر سال کی تجدید ہوتی ہے۔ ۱۵۰ روپے، ہر سال کی تجدید ہوتی ہے۔ ۱۵۰ روپے۔

### عقیدہ

### اہل سنت والجماعہ

**مؤلف:**

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی، ایم۔ اے۔ (جسٹس) کراچی  
 قاضی جلسہ خیر المدارس لندن۔ وفقیہ: طرز الاقتاد۔  
 خطیب جامعہ اسلامیہ (لاہور)  
 قاضی کراچی، جامعہ اسلامیہ، کراچی۔ ۱۹۸۰ء

**ترتیب چھپانے:**

مفتی احمد ندیم قاری۔ قاضی جامعہ اسلامیہ کراچی، (لاہور)۔  
 ۱۵۰ روپے، ہر سال کی تجدید ہوتی ہے۔ ۱۵۰ روپے۔

## دیوبندی مفتی نے ایصالِ ثواب کی محافلوں، تیجہ، دسواں اور چہلم کو ہندو مذہب کی رسم قرار دے دیا (معاذ اللہ)

میت کا تیجہ :  
پیارے بھو!

میت کا تیجہ، دسواں چالیسواں وغیرہ تمام رسومات ہندو مذہب کی ہیں۔ ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ دادا کا تیجہ کیا نہ چچا کا نہ بیٹے کا نہ بیٹیوں کا نہ بیویوں کا اور ایسا ہی صحابہ کرام نے آپ ﷺ کا تیجہ وغیرہ کیا نہ ابو بکرؓ کا کسی نے کیا نہ عمر فاروقؓ کا وغیرہ تو معلوم ہوا کہ یہ بدعت اور گمراہی ہے۔ اگر یہ نیکی ہوتی تو حضور خود کرتے پھر ابو بکرؓ و عمرؓ بھی یہ کام کرتے۔ اسی طرح پیرانہ پیر عبد القادر جیلانی نے اپنے اولاد کا تیجہ نہیں کیا اور نہ ان کے مریدوں نے ان کا تیجہ و چالیسوں کیا اگر یہ رسمیں اسلامی ہوتیں تو یہ تمام بزرگ ضرور کرتے اسلئے اس ہندو رسم کو چھوڑنا چاہئے۔ قرآن خوانی اور ایصالِ ثواب ہمیشہ کرتے رہنا چاہئے۔ جب بھی موقع اور وقت ہو اپنے بزرگوں کو قرآن پڑھ کر بخش دیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں یہی نبی کا طریقہ ہے۔



یا قیوم

برحمتک نستغیث

یا حی

اس کتاب کا چھٹا ایڈیشن ہے۔ پہلی بار ۱۹۸۰ء میں شائع ہوئی تھی۔ اس بار ۱۹۸۵ء میں تیسرا ایڈیشن شائع کیا گیا ہے۔

### عقیدہ اہل سنت والجماعہ

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی ایم اے (جسٹس کراچی) داخل جامعہ خیر المدارس ملتان۔ و فیسی: دار الافتاء۔

خطیب: پانچ سہرمانیہ (گرسٹ)

طالع جناح کالونی جھینڈو ڈیپارٹمنٹ، کراچی نمبر ۷۸۰۰۰۱

ترتیب جدید:

مفتی احمد ندیم فاروقی۔ داخل جامعہ علوم اسلامیہ عربیہ اسلامیہ (دعوت المدارس پاکستان) نائب امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ

☆ حالانکہ تیجہ، دسواں، چہلم اور برسی منعقد کرنے کا مقصد صرف اور صرف ایصالِ ثواب کرنا ہے۔

## دیوبندی مفتی نے اپنی کتاب میں گیارہویں شریف کو جاہلانہ رسم اور گناہ لکھا

اگر کسی کے گھر میت ہو جائے تو رشتہ دار یا ہمسایوں کو چاہئے کہ ان کے گھر کھانا پکا کر پہنچائیں کیونکہ غمی کی وجہ سے انکو پکا دسوار ہوگا اور اب لوگوں نے میت کے گھر خود کھانا شروع کر دیا اور میت والے برات کے برابر کھانا بھی تیار کرتے ہیں۔ میت سے فراغت سے پہلے کھانے کی فکر ہوتی ہے۔ یہ بڑا گناہ ہے ایسا کھانا جائز ہے اس رسم کو توڑنا ثواب ہے۔

گیارہویں شریف :

یہ رسم جمالت اور گناہ ہے۔ نذر نیاز صرف اللہ کے نام کی ہوتی ہے۔ پیران پیر یا کسی اور بزرگ نے اپنے نام کی گیارہویں یا نذر ماننے کا حکم نہیں دیا کیونکہ یہ شرک اور بدترین گناہ ہے۔ بزرگان دین اسکو حرام سمجھتے ہیں۔ ہاں کسی دن بھی خیرات کر کے بزرگوں کی ارواح کو ثواب پہنچا سکتے ہیں۔ کوئی خاص دن مقرر کرنا جائز نہیں لہذا سب کو یہ غیر سلامی کام چھوڑ دینا چاہئے



یا حس

برخمنك نستقيث

یا تیوم

اس کتاب کا پڑھنا اور اپنے بچوں کو پڑھانا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔  
☆ اسکا اہم انتہائی اہم مسائل آسان الفاظ میں بیان کئے گئے ہیں۔ ☆

### عقیدہ

### اہل سنت والجماعہ

#### مؤلف :

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی ایم اے (جلسہ کراچی)  
فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان۔ وقیسی : دار الافتاء۔

خطیب : جامع مسجد رحمانیہ (لاہور)

قلم : جناح کالونی جمشید روڈ نمبر ۳۳، کراچی نمبر ۷۴۸۰۰

#### ترتیب جدید :

مفتی احمد ندیم فاروقی۔ فاضل جامعہ علوم اسلامیہ بنوری لاہور (دفاع المدارس پاکستان)  
☆☆☆ نائب امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆



جبکہ گیارہویں صدی کے مجدد شاہ عبدالحق دہلوی اپنی کتاب ”ماہیت من السنۃ“ میں لکھتے ہیں کہ ہمارے اکابر گیارہویں کرتے تھے۔ دیوبندی مفتی کے جہالت اور گناہ کے فتوے نے شاہ عبدالحق محدث دہلوی اور اکابر علماء کو بھی لپیٹ میں لے لیا، یہ ہے دیوبندی مفتی کی جہالت اور گمراہی ہے

## دیوبندی مفتی نے بغیر تحقیق کے کوٹڈے کی رسم کو کافرانہ رسم قرار دیا (معاذ اللہ)

### کوٹڈے کی رسم :

پیارے بچو! یہ رسم شیعوں کی ہے۔ جو کافرانہ ہے اب بعض سنی گھرانوں میں بھی شیعوں کی دیکھا دیکھی ہوتی ہے۔ یہ ۲۲ رجب کو ہوتی ہے۔ شیعہ لوگ سنیوں کو دھوکہ دینے کیلئے کہتے ہیں کہ اس کا حکم امام جعفر نے دیا۔ حالانکہ نہ یہ امام جعفر کی پیدائش کا دن ہے۔ نہ وفات کا دن۔ یہ سب جھوٹ ہے۔ حقیقت میں اس دن شیعہ ہمارے حضور ﷺ کے پیارے برادر نسبتی سیدنا امیر معاویہ کی وفات پر چھپ کر خوشی مناتے تھے۔ تاکہ سنیوں کو پتہ نہ چلے۔ جب سنیوں کو پتہ چلا تو کہہ دیا کہ یہ تو ہم حضرت جعفر کا دن مناتے ہیں۔ اس میں جو کہانی سنی سنائی جاتی ہے سب جھوٹ ہیں۔ اگر تمام سنیوں کو اس بات کا علم ہو جائے اور آپ سب کو بتادیں تو اس بری رسم کا خاتمہ ہو جائیگا۔ کوئی سنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے برادر نسبتی کی وفات پر خوشی کیسے کر سکتا ہے یہ تو دشمنوں کا کام ہے۔

بیتہ

برحمتك نستفيث

یا حی

اس کتاب کا پڑھنا سچے سچے سنیوں کو پڑھانا اور مسلمان کیلئے ضروری ہے۔  
☆ اس کے پتہ پر تمام مسلمانوں کو اطلاع دینا چاہئے۔ ☆

### عقیدہ

### اہل سنت والجماعة

### مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی ایم اے، جامعہ کراچی  
فائل جامعہ خیر المدارس ملتان۔ رئیس: دار الافتاء۔  
خطیب: جامعہ سہیلہ (راولپنڈی)  
ڈائریکٹر: کالونی جمیلہ، لاہور۔

### ترتیب جدید:

مفتی احمد ندیم فاروقی۔ فائل جامعہ علوم اسلامیہ اسلامیہ (دعوت المدارس پاکستان)  
☆☆☆ نایاب اسلام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆

☆ کوٹڈے کے جائز ہونے پر علمائے اہلسنت نے کافی کتابیں لکھی ہیں۔ ہم امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کی خوشی نہیں مناتے بلکہ امیر معاویہ اور امام جعفر صادق رضی اللہ عنہما دونوں کے ایصال ثواب کے لئے کھیر پوری پکا کر کھلاتے ہیں اور فاتحہ پڑھی جاتی ہے۔

## دیوبندی مفتی نے اپنی کتاب میں انگوٹھے چومنے کو بدعت لکھا ہے

۵۲

(جیسا کہ آج بھی اکثر لوگ چلے جاتے ہیں) اور کسی نے جوہر کے بعد سلام نہیں پڑھا تو جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ بدعتی اور گمراہ ہیں بھلا ایک کام نہ نبی کرے نہ صحابی تو کیسے جائز ہوگا؟ ہمارے پیارے نبی نے تو سلام بیٹھ کر پڑھنے کا حکم دیا فرمایا کہ التحیات میں بیٹھ کر سلام پڑھو یہی ادب ہے۔ ہم نبی کا سلام پڑھتے ہیں اور جاہل لوگ بریلی کا سلام پڑھتے ہیں بریلی کا سلام کھڑے ہو کر ہے مدینہ والے کا سلام بیٹھ کر ہے تو سچا کون سا سلام ہے؟ مدینے والے نبی کا۔

انگوٹھے چومنا:

بعض جاہل حضور کا نام آنے پر یا اذان تکبیر وغیرہ میں انگوٹھے چومتے ہیں یہ بالکل غلط ہے ہمارے نبی نے اس کا حکم نہیں دیا بلکہ ہمارے نبی کا فرمان تو یہ ہے جب میرا نام آئے تو درود پڑھا کرو یعنی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنا ضروری ہے۔ تا معلوم ہوا کہ درود پڑھنا ثواب، انگوٹھے چومنا بدعت ہے اس

بالیوم

برحمتك نستفيث

یا حی

اس کتاب کا پڑھنا اور اپنے بچوں کو پڑھانا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔  
☆ اس کتاب کی اشاعت آسان الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔ ☆

### عقیدہ

### اہل سنت والجماعہ

مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی ایم۔ اے۔ (جلد کلامی) فاضل جامعہ خیر المدارس ملتان۔ رفیقین: دار الافتاء۔

خطیب: جامع مسجد رحمانیہ (روٹ)

فاطمہ جناح کالونی جمشید پور، ۱۳ نومبر ۱۹۸۰ء

ترتیب جدید:

مفتی احمد ندیم فاروقی۔ فاضل جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ہون (دفاع المدارس پاکستان)

☆☆☆ نائب اہل علم و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆

☆ جبکہ حدیث شریف ملاحظہ ہو: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اذان میں آپ ﷺ کا نام سن کر اپنے انگوٹھوں کو (چوم کر) اپنی آنکھوں پر پھیرا اور کہا ”قرآءتینی بک یا رسول اللہ“ یا رسول اللہ ﷺ آپ میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں“ جب اذان ختم ہوئی تو سرکارِ اعظم ﷺ نے فرمایا۔ اے ابو بکر! جو تمہاری طرح میرا نام سن کر انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر پھیرے اور جو تم نے کہا، وہ کہے، اللہ تعالیٰ اس کے تمام نفع، پرانے، ظاہر و باطن گناہ معاف فرمائے گا (تفسیر روح البیان، جلد چہارم، ص 648)

فقہ حنفی کی مستند کتب شرح وقایہ، رد المحتار شرح در مختار جلد اول، باب الاذان، ص 267، اور مطحطاوی علی مراقی الفلاح میں انگوٹھے چومنے کو مستحب لکھا ہے۔

## دیوبندی مفتی نے اپنی کتاب میں ”الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ“ کہنے کو جہالت و حماقت لکھا

لیے یہ چھوڑ دینا چاہیے۔ صحابہ کرام نے ایسا کوئی عمل نہیں کیا  
اور نہ یہ عام بات ہوتی محدثین اور ائمہ مجتہدین سے بھی ایسا عمل  
ثابت نہیں۔

اصلی درود شریف:

پیارے بچو! سب سے افضل درود شریف درود  
ابراہیمی ہے جو ہم التحیات کے بعد نماز میں پڑھتے ہیں۔ اس سے  
زیادہ مرہ: کسی درود کا نہیں۔ اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے اسی درود  
(اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی الْخِ) کو نماز میں مقرر فرمایا۔ آج بعض  
جاہلوں نے مسلمانوں میں اختلاف پیدا کرنے کے لیے نقلی  
درود بنا لیے ہیں اور الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کو  
درود افضل بتاتے ہیں۔ حالانکہ یہ تو حضور کی زندگی میں آپ  
کو ادب سے سلام کرنے کا طریقہ تھا یا اب روضہ نبی پر حاضری کے  
وقت اس طرح سلام کیا جاتا ہے اس لیے کہ نبی وہاں موجود ہیں  
لیکن یہاں کہتا تو جہالت اور حماقت ہے۔ بچو! ایک غلط بات  
یہ بھی بعض لوگ کرتے ہیں کہ شمال کی طرف منہ کر کے

یا قیوم

برحمتک نستغیث

یا ہی

اس کتاب کا پڑھنا اور اپنے بچوں کو پڑھانا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔  
☆ اس کے اعمالی اور مسائل آسان الفاظ میں بیان کئے گئے ہیں۔ ☆

### عقیدہ

### اہل سنت والجماعہ

#### مؤلف:

مولانا رسی ابو محمد ندیم فاروقی ایم۔ اے۔ (جلسہ کراچی)  
فاضل جلسہ خیر المدارس ملتان۔ رئیس: دار الافتاء۔  
خطیب: جامع سہروردیہ (راولپنڈی)  
قادر جناح کالونی جمشید پور نمبر ۳۳ کراچی نمبر ۷۳۸۰۰

#### ترتیب جدید:

مفتی احمد ندیم فاروقی۔ فاضل جامعہ علوم اسلامیہ اسلامیہ خدیو آباد (واقعہ المدارس پاکستان)  
☆☆☆ نایاب امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆

## دیوبندی مفتی نے مدینہ منورہ کی طرف رخ کر کے درود و سلام پڑھنے کو گناہ اور بدعت قرار دیا (معاذ اللہ)

۵۶

درود پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مدینہ کی طرف منہ کرنا ثواب ہے۔

**بیان بچو!**

یہ بات بالکل گمراہی اور بدعت ہے۔ کیونکہ کسی صحابی رسول نے مدینہ سے باہر مکہ مکرمہ میں بھی مدینہ کی طرف منہ کر کے درود نہیں پڑھا۔ یہ مسئلہ سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ نے صرف نماز میں بیت اللہ کی طرف منہ کرنے کا حکم فرمایا کسی عبادت کے لیے رخ مقرر کرنا فرض یا سنت نہیں۔

بدعتی لوگوں کو نبی کے حکم کے خلاف محبت جتلانے کا شوق ہے تاکہ نبی کی سنت میں تفرقہ پیدا ہو۔ اس لیے ایسے لوگوں سے جو دین میں زیادتی کر کے دین کو بگاڑنے کی کوشش کرتے ہیں اس سے بچنا چاہیے۔

درود شریف پڑھتے وقت شمال (مدینہ) کی طرف منہ کرنے کا حکم ہمارے نبی نے نہیں دیا ایسا کرنا گناہ اور بدعت ہے۔

مسئلہ: مسجد میں نماز سے پہلے یقین کر لینا چاہیے کہ لاہند مذہب بدعتی نہ ہو۔ کیونکہ شیعہ قادیانی وغیرہ کے بچے نماز نہیں ہوتی۔ لام صحیح العقیدہ اہلسنت والجماعت ہونا ضروری ہے۔

یا حی برحمتک نستغیث بالقیوم

اس کتاب کا پورا سا پتہ بچوں کو پڑھانا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔  
☆ اس کتاب کی تمام سائل آسان الفاظ میں بیان کئے گئے ہیں۔ ☆

### عقیدہ اہل سنت والجماعۃ

**مؤلف:**  
مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی اہلے (جلتہ کتابی) داخل جامعہ خیر المدارس ملتان۔ ونیسٹی: دار الافتاء۔  
خطیب: جامع سہروردی (رست) قلمبر جامع کالونی ہمشیرہ ڈیڑھ نمبر ۳، کراچی نمبر ۷۸۰۰۰

ترتیب جدید:

مفتی احمد ندیم فاروقی۔ داخل جامعہ علوم اسلامیہ ندوی ڈاؤن (واقعہ المدارس پاکستان) ☆☆☆ نالاب امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆

## دیوبندی مفتی نے مستند درود لکھی اور دعائے گنج العرش کو بغیر تحقیق کے جعلی قرار دے دیا (معاذ اللہ)

۵۸

صفات بنا دیا جائے تو یہ مقام خدا میں خیانت ہوگی اور یہ کفر ہے۔ ایسی نعتوں سے مدینہ والے کی روح کو تکلیف ہوتی ہے لہذا ایسی نعت بازی سے پرہیز ضروری ہے۔ آج کل تو ایک نیا ڈیزائن نعت بازی کا یہ ہے کہ پوری رات گانے کی دھنوں اور طرزوں پر نعتیں پڑھی جاتی ہے اس طرح نعتیں پڑھنا حرام ہے۔ پھر ساری رات اللہ کی مخلوق بچے، بوڑھے، بیمار سب لوگوں سے پریشان ہوتے ہیں۔ یہ ایذا مسلم ہے جو کبیرہ گناہ ہے۔

درود لکھی، گنج العرش :

یسودی لائی اور شیعہ فرقے قرآن کی تلاوت چھڑوانے کے لیے بہت سی دعائیں چھاپ کر مفت بانٹتے ہیں اور بڑی بڑی برکتیں اور فضائل لکھ دیتے ہیں جب کہ ان کی کوئی سند نہیں ہوتی مثلاً درود لکھی، دعائے گنج العرش وغیرہ سب جعلی ہیں ان کے بجائے قرآن کی تلاوت کرنی چاہیے۔

بیچارے بچو!

قرآن پاک اللہ کا کلام ہے اس کے برابر کسی کا کلام نہیں ہو سکتا

یا قیوم

برحمتك نستغیث

یا حی

اس کتاب کا پڑھنا اور اپنے بچوں کو پڑھانا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔  
☆ اس میں اجمالی اہم مسائل آسان الفاظ میں بیان کئے گئے ہیں۔ ☆

### عقیدہ

### اہل سنت والجماعہ

#### مؤلف:

مولانا مفتی ابو محمد ندیم فاروقی ایم اے (جلسہ کراچی)

اہل جامعہ خیر المدارس ملتان۔ و فیسی: دار الافتاء۔

خطیب: جامع مہرمانیہ (ڈسٹ)

قلم: جناح کالونی جھیرو ڈسٹرکٹ، کراچی نمبر ۷۷۸۰۰

ترتیب جدید

مفتی احمد ندیم فاروقی۔ قاضی جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ڈاؤن (دفاع المدارس پاکستان)

☆☆ نائب امام و خطیب جامع مسجد رحمانیہ ☆☆☆



## ڈاکٹر اسرار احمد کی ہرزہ سرائی

ڈاکٹر اسرار احمد نے 12 جون کو نشر ہونے والے سورۃ النساء کی آیت نمبر 43 کے درس کے ضمن میں QTV پر ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ: ”شراب کی حرمت سے پہلے ایک مرتبہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بعض صحابہ کرام علیہم الرضوان کی دعوت کر رکھی تھی، جس میں سے نوشی کا بھی انتظام تھا۔ جب یہ سب حضرات کھاپی چکے تو مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو امام بنا دیا گیا۔ اس سے نماز میں قل یا ایہا الکفر دن کی تلاوت میں بوجہ نشہ سخت غلطی ہو گئی، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔“

یہ حدیث شریف ترمذی اور ابوداؤد شریف میں ہے۔ حدیث شریف اپنی جگہ ہے مگر ہمارے چند سوالات ڈاکٹر اسرار احمد سے ہیں سوال نمبر 1: یہ حدیث شریف اپنی جگہ ہے مگر اس حدیث شریف کو سورۃ النساء کے ضمن میں بیان کرنے کی کیا ضرورت تھی جبکہ یہ واقعہ شراب کی حرمت سے پہلے کا ہے؟

سوال نمبر 2: حدیث شریف بیان کر کے آپ نے اپنی طرف سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ذات پر گستاخانہ تبصرہ کیوں کیا؟ سوال نمبر 3: امام ترمذی اور امام ابوداؤد نے بھی اس حدیث شریف کو نقل کیا مگر اس پر محدث ہونے کے باوجود اپنی طرف سے کوئی گستاخانہ تبصرہ نہیں کیا؟

سوال نمبر 4: ڈاکٹر اسرار احمد قرآن کی تفسیر بیان کرتے ہیں اور احادیث پر تبصرہ کرتے ہیں، کیا ان کے پاس مفسر قرآن اور شیخ الحدیث ہونے کی کوئی سند ہے؟

سوال نمبر 5: آج اسرار احمد صاحب نے مذکورہ حدیث بیان کر کے اس پر اپنی طرف سے تبصرہ کیا۔ کیا وہ آئندہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے رجم والے واقعات پر بھی گستاخانہ تبصرے کریں گے؟

سوال نمبر 6: سامنے والے صفحہ پر عظیم اسلامی کے دفتر سے شائع کی گئی پریس ریلیز اسکین شدہ آپ کے سامنے ہے۔ پریس ریلیز 08-06-18 کو شائع ہوئی جبکہ گستاخی 08-06-12 کو کی۔ درمیان کے پانچ دن ڈاکٹر اسرار احمد اپنے گستاخانہ کلمات پراڑے رہے۔ پھر ایک طبقہ کے شدید احتجاج اور دباؤ کے باوجود انہوں نے صرف وضاحت نامہ شائع کیا جو کہ کہیں سے بھی توبہ نامہ نہیں ہے کیا ایسی وضاحت قابل قبول ہو سکتی ہے؟

سوال نمبر 7: ڈاکٹر اسرار احمد کے وضاحت نامہ کے الفاظ جو کہ سامنے اسکین کئے ہوئے ہیں وہ یہ ہیں: ”بہر حال میرے نزدیک حضرت علی یا دوسرے جلیل القدر صحابہ کرام کی محبت اور عقیدت ہر مسلمان پر لازم ہے اور میں کبھی ان کی جناب میں گستاخی کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ تاہم میرے بیان سے اگر کچھ حضرات کے جذبات کو ٹھیس لگی ہے تو میں ان سے معذرت خواہ ہوں“

محترم قارئین کرام! آپ نے ڈاکٹر اسرار احمد کے وضاحت نامہ کے الفاظ ملاحظہ کئے۔ اس میں کہیں بھی توبہ کا ذکر نہیں ہے۔ انہوں نے جو معذرت بھی کی ہے وہ بھی ان لوگوں سے کی ہے جن کی دل آزاری ہوئی ہے۔ حالانکہ ہونا تو یہ چاہئے کہ شان صحابہ میں گستاخی کرنے پر وہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے۔ لہذا ڈاکٹر اسرار احمد کی لوگوں سے معذرت واضح کر رہی ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ڈر سے توبہ نہیں کی بلکہ دباؤ کا شکار ہو کر دباؤ ڈالنے والوں سے معذرت کی ہے۔ کیا یہ افسوس کی بات نہیں ہے؟

ڈاکٹر اسرار احمد اس حدیث کو پڑھ کر اپنے دل میں خدا تعالیٰ کا خوف پیدا کریں۔ حدیث شریف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کی شان میں بکواس کرتے ہیں تو کہو کہ تمہاری اس بکواس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو (بحوالہ: ترمذی شریف جلد دوم)

غیرت ایمانی کا تقاضا ہے کہ ڈاکٹر صاحب اپنے رب کی بارگاہ میں توبہ کریں اور کیوٹی وی کے مالکان سے بھی گزارش ہے کہ وہ ایسے لوگوں کے خطابات نشر نہ کریں ورنہ گستاخوں کے ساتھ ساتھ کیوٹی وی کے ذمہ داران بھی جوابدہ ہوں گے۔

مسلمانوں کی وہ ادا، جسے دیکھ کر شرمائیں یہود

## تنظیم اسلامی برزنی شعبہ نشر و اشاعت

36، کماڈل ناؤن لاہور۔ فون: 3-5869501 فیکس 5834000

E-mail markaz@lanzeem.org, Website: www.lanzeem.org



پریس ریلیز

18-06-2008

## تنظیم اسلامی کے دفتر سے شائع کی گئی پریس ریلیز جسے معذرت نامہ کہا گیا

کیوٹی وی (QTV) پر میرے 12 جون کو نشر ہونے والے سورۃ النساء کی آیت نمبر 43 کے درس کے ضمن میں جس واقعہ کا ذکر ہوا اس کا تذکرہ تفسیر ابن کثیر میں بھی ہے اور تفسیر ابن حریر میں بھی مزید براں یہ سنن ابی داؤد میں بھی مذکور ہے اور جامع ترمذی میں بھی اور اسے دور حاضر کے محدث اعظم علامہ ناصر الدین البانی نے بھی اپنی تالیف ”مجموعۃ احادیث الصحیحۃ“ میں شامل کیا ہے اور عہد حاضر کے اہم مفسر قرآن مولانا مفتی محمد شفیع نے بھی اسے سورۃ النساء کی آیت 43 کے شان نزول کے ضمن میں ان الفاظ میں بیان کیا ہے کہ:

”ترمذی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ واقعہ مذکور ہے کہ شراب کی حرمت سے پہلے ایک وفد حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بعض صحابہ کرام کو دعوت کر رکھی تھی۔ جس میں سے نوشی کا بھی اہتمام تھا۔ جب یہ سب حضرات کھاپی چکے تو مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو امام بنا دیا گیا۔ ان سے نماز میں ”قل یا ایہا الکفرون“ کی تلاوت میں بوجہ نشہ سخت غلطی ہو گئی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی“ (معارف القرآن جلد دوم ص 422)

غالباً اسی سے ملتی جلتی کوئی بات میں نے کہی ہوگی جس پر ناپسندیدگی یا بیزارگی کا اظہار ہو رہا ہے حالانکہ اس سے ہرگز نہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر کوئی حرف آتا ہے نہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ پر اس لئے کہ یہ واقعہ حرمت شراب کے آخری اور قطعی حکم سے پہلے کا ہے۔ جو سورۃ المائدہ کی آیات نمبر 90 تا 92 میں نازل ہوا اور وہیں آیت نمبر 93 میں یہ وضاحت موجود ہے کہ کسی شے کی حرمت کے قطعی اور حتمی حکم سے قبل اہل ایمان نے جو کھا یا پیا ہو اس پر کوئی گرفت نہیں ہوگی۔

بہر حال میرے نزدیک حضرت علی رضی اللہ عنہ یا دوسرے جلیل القدر صحابہ کرام کی محبت اور عقیدت ہر مسلمان پر لازم ہے اور میں کبھی ان کی جناب میں گستاخی کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ تاہم میرے بیان سے اگر کچھ حضرات کے جذبات کو ٹھیس لگی ہے تو میں ان سے معذرت خواہ ہوں۔ اللہ ہم سب کو حق بات سمجھنے کی توفیق دے۔ آمین!

ڈاکٹر اسرار احمد

(بانی تنظیم اسلامی و داعی تحریک خلافت)

# قبلینوفی جماعت کے مولوی طارق حسین صاحب

ہم کو دہشتہ  
 کہا تھا۔ دورت کہنے کی ایک نئی صورت تھی کہ انہی کو کہتے تھے کہ ہم کو  
 امیر المومنین میں کیا۔ اللہ سے زور کیا کہ تو حضرت کو لے کر آئیے ہمیں  
 میں ہے۔ جب وہ جو صیحا ملی تو لوگوں نے کہا: امیر المومنین! اس جو صیحا کی خاطر آپ  
 کو لے ہو گئے۔ کہا: ارے ارے! جو صیحا چاہی ہے یہ کون ہے؟ یہ وہ ہے جس کی مرضی  
 پر ہے کسی کی مرضی نہیں ہے۔ یہ بتا۔ یہ قول ہے قول۔ قول جنت نیک۔

دلوں کی پاکیزگی:

ہم کو!  
 حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی یہ صابن ہے جو درجوں کو صاف کرتا ہے۔ یہ وہ  
 حرف ہے جو جسم کے زوئیوں کو زوئیوں سے نکال دیتا ہے۔ یہ وہ پتھر ہے جو  
 ہے جو زندگی کو زندگی بناتا ہے۔  
 آج ہم زبردہ ہو گئے ہیں یہ نادر سے اول ہمارے جسموں کے ترحمان ہیں۔  
 ہر اول لیے پھر تھے۔  
 تبلیغ کی محنت اس بات کی محنت ہے کہ اس دل کو زبردہ کر دے۔ اللہ اور اس کے رسول  
 (ﷺ) کی محنت سے۔ انہیں پاکیزہ کرو۔ ان میں روشنی لاؤ کہ یہ کہیں سے پاک ہو  
 جائے۔ یہ سحر اور جادو ہے۔ یہ صاف ہو جائے تو آپ کو اللہ دیکھیں گی کہ صیاب کرے گا  
 اذرت میں گی کہ صیاب کرے گا۔  
 لایا گیا!

مذہبی:  
 یہ وہ پاکیزگی ہے جو اللہ کی بارگاہ میں آپ کو نبیوں کا ہم نشین بنانے کی اور اللہ کی  
 بارگاہ پرانے کی اور اللہ کے لیے دنیا اور آخرت کے کل کو کھینچنے کی۔ پائی  
 چاہے کہ ہے۔ آگے میں بند کرو۔ نظر بند کرو۔ کچھ بھی نہیں ہے۔ سب وہ کہ مذہبی

میرے بھائیوں!  
 انہا مامی پر مور۔ جگ ورائے وقت ہی پڑو پڑو کے ہماری کشتیاں ڈوب  
 گئیں۔ ڈاؤنٹ اور اول پڑو پڑو کے ہماری کشتیاں ڈوب گئیں۔ (فلسفہ منہج اللہ  
 اللہ نے یقیناً سن لیا ہے اس بیٹھا تھا۔ ﴿قَوْلُ الْبَنِيِّ﴾ یعنی زوہبھا، اس جگہ  
 انکھا کہا ہے غزل کی مرتبہ جھانے کے لیے۔  
 جیسے ہم لقب نہیں لگاتے: حضرت مولانا غلام۔ یہ لقب لگاتے ہیں جناب  
 ڈاکٹر لانا جناب۔

یہ ﴿قَوْلُ الْبَنِيِّ﴾ یعنی زوہبھا یہ سارے کارا غزل کی مرتبہ کو  
 جھانے کے لیے بولا جا رہا ہے۔ سن لیا اس کے ریت نے اس ہندی کا گھر اور گھر جو خاندان  
 کا قدرے کر آئی تھی اور اللہ کا نامی (کھینچنے) کبہ ہوا تھا: لڑائی ہو گئی۔ حیران اور ہاتھ۔  
 وقت کی جلی اللہ اور پھر اس نے اللہ کہا: اللہ! یہ نہیں سنا تو تو سن۔  
 زلفہ نسخے نغما زخمیا اور تمہارا رتہ تمہارا سطر و کیر ہوا تھا۔ آپ انکار یہ  
 وہ اتر رہے۔ میں آج کے بعد فیصلہ کر رہی ہوں۔ یہ لانا کوئی طلاق نہیں۔

الذین یظہرون ینکمن بین ینہم ما ظہرنا انہم ان فیہنہنہ الی اللہ و  
 وللہنم وانہن ینکونن منکر من القول ذوا ذوق ان اللہ یظہر قلوبہ۔  
 اللہ نے اس طلاق کو تم کر دیا۔ تم نہ نہ لکھا ساتھ رو رہے کہو یا ساتھ سکینوں کو  
 کما کلا و یا ایک غلام آزاد کر دے یہی طلال ہو گیا۔ ایک عورت کی نکالنے مرضی بلا دیا۔  
 قرآن اترا دیا۔

یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں بیٹھنے سے پاکیزگی آتی ہے۔  
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سیدہ خولہ کا اعزاز اور اکرام کرنا:  
 حضرت عمر جا رہے تھے۔ ایک بو صیبا نے لگا کر امیر المومنین! حضرت عمر رضی اللہ  
 عنہ کے ہونے تو اس بو صیبا نے آپ کا ہاتھ پکڑ لیا۔ کہنے لگی: ایک زمانہ تھا تو عمر کی مرضی

کتاب منہج خیر ائمتہ اخرجت للناہیل

## ہیبتنا علیہم

منہج لنگاہ حضرت مولانا طارق حسین صاحب مدظلہ العالی

جلد دوم

مفتی اعظم پاکستان  
 مولانا محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی

مترجم

قاری محمد علی صاحب مدظلہ العالی

فاضل علوم اسلامیہ و شریعہ  
 خطیب جامع مسجد کنگر خان لاہور صدر

مکتبہ دارالحدیث

لاہور

## دیوبندی دارالعلوم کا فتویٰ: مولوی طارق جمیل نے ناجائز فعل کا ارتکاب کیا ہے

سوال: جناب مفتی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ اگزارش ہے کہ ایک جلسہ میں مقرر نے یوں تقریر کی "حضرت خولہ بنت ثعلبہ نے عمر کو یوں نصیحت کی وہ عورت کہنے لگی۔ ایک زمانہ تھا تو عمری عمری کہلاتا تھا پھر تجھے عمر کہنے لگے پھر تو امیر المومنین بن گیا۔ اللہ سے ڈر کر رہا کرتا تو حضرت عمر بھنگی ملی بنے سنتے رہے۔ جب وہ عورت چلی گئی تو لوگوں نے کہا امیر المومنین آپ اس بڑھیا کی خاطر کھڑے ہو گئے۔ کہا ارے ارے بدھو پتا ہے یہ عورت کون تھی۔ یہ بیاہ ہے جس کی عرش پر رب نے سنی تھی۔ زمین پر میں کیسے نہ سنتا یہ خولہ ہے خولہ بنت ثعلبہ

جواب طلب امور یہ ہیں (1) کیا یہ واقعہ اسی طرح ہے؟

(2) کیا خط کشیدہ الفاظ اہانت (توہین) امیر المومنین کی نشاندہی نہیں کرتے؟

(3) کیا ایسے ذاکر (مقرر) کے پیچھے نماز ہو سکتی ہے؟

(4) ان الفاظ میں توہین صحابہ کرنے والے المسند والجماعت ہیں یا نہیں؟

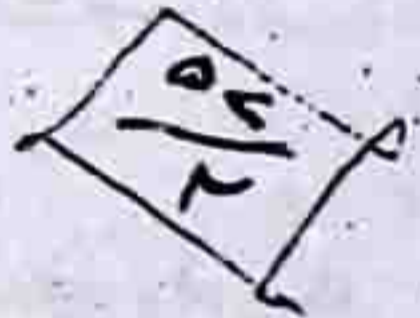
(5) ایسے مقرر کا وعظ سننا چاہئے یا نہیں؟

تفصیلی جواب عنایت فرما کر ممنون فرمائیں۔

سائل: قمر الاسلام کھاریاں

مورخہ: 13 اکتوبر 2007ء

نوٹ: سوال فتویٰ آخر پر مدد سے پچھلے آٹھ حصوں (غزویہ)



### الجواب والنداء الشریف

① شریعت مطہرہ کا روح سے برواقعہ اسطر ہے جو کہ عظیم قہر علیہ السلام نے اپنے تفسیر احکام القرآن میں لوتسیر کیا ہے وقد ترجمنا عبد بن المطالب فی خلاصہ والذی فیہ علی حصار فاستوفقتہ وطولاً ووعظاً فقال: انما عرفتہ کتبتہ علی عور اجدہ قبل اللہ عرفتہ قبل اللہ یا امیر المؤمنین فاقبلتہ جوارہ من فخذہ من الایمن بالمعنی خلاف البرق وبن الایمن بالاصحاب خلف الغداب وصر واقعہ لیسع کل العبادات بل لہ یا امیر المؤمنین لاقف لہذہ العجز من هذا الوقوف فقال وادناہ لوجہتی من اولی النصار الی غیرہ لانک الالہ الصلوة الملتوحہ اذہ دون من ہذہ الرجوز ہی خولہ بنت ثعلبہ؟

سمع اللہ قولہا من فوق سبع سموات أسمع رب العالمین تو لہا ووالسواء عنہ؟ اور تفسیر معارف القرآن نے لخواہ ابن کثیر اس کا ترجمہ یوں تفصیل کیا ہے۔ ایک روز فاروق اعظمؓ ایک مجمع کے ساتھ چلے جا رہے تھے۔ یہ عورت حضرت خولہؓ سے اس لئے آکر کھڑی ہو گئی کہ کچھ کہنا چاہتی تھی۔ حضرت عمرؓ نے راستہ میں ٹھہر کر ان کی بات سنی، بعض لوگوں نے کہا کہ اب اس بڑھیا کے خواہ اتنے بڑے مجمع کو روکے رکھا۔ تو اب نے فرمایا کہ خبر ہے یہ کون ہے۔ یہ وہ عورت ہے جس کی بات اللہ تعالیٰ نے راستہ راستہ سنائی اور اس پر سنی ہے کون تھا کہ ان کے بات کو مال دینا واللہ اگر یہ خود ہی رخصت نہ ہو جاتا تو میں رات تک ان کے ساتھ میں کھڑا رہتا۔

۱) ہدایت مستور کی یہ مقبول واقعہ ہے۔ الفاظ کی تفسیر ہے صحابہ کرام اور سلف کبار کے بارے میں ہے۔  
یہاں پر غیر مذہب اور گستاخانہ الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔ اس طرح بلا تحقیق کے غیر مذہب  
الفاظ استعمال کرنا ناجائز اور گناہ کبیرہ ہے۔

۲) اگر یہ مقبول آئندہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے استحقاق کے بازاؤں کے لئے سمجھ لیا جائے کہ یہ  
نہر اگر بازاؤں کے لئے استعمال کیا گیا ہے تو ان کے لئے سمجھ لیا جائے کہ یہ جائز ہے۔

۳) ان الفاظ کے کہنے سے اہانت و اذیت کا حصہ ہے۔ یہ جب تک صحابہ کرام سے نہ ہو۔  
اور اس کی کوئی صحیح تفسیر نہ ہو سکتی ہو۔

۴) اگر یہ مقبول آئندہ کے لئے اس قسم کے الفاظ کے گریز کر کے لفظ استعمال کیا جائے  
اور اگر گریز کر کے لفظ استعمال کیا جائے۔

عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: من غتابني فليكن له عني ما يشاء... وهو واقف بسمع كلامي...

(تفسیر احکام القضاة صفحہ ۱۴۴ مکتبہ دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان)

(تفسیر معارف القضاة ج ۱ صفحہ ۲۲۲)

قال العلامة ابن عابدین وعلم الخليفة لبيت العدل القوي شرط المصحة فيجوز توبه...

العامق الامامة مع الكرامة. واذ قلنا على ذلك فبقدره لا يتجزأ وكان...

العزل لانه لا يتجزأ منه... وللعزل وجهان الفسق وطرا عليه والمراد...

لحق العزل كما عرفت انما ولدنا له بقله بعزل (والثاني على ما ذكرنا في باب الامانة)

قال في شرح الصحاح الضميمة: فبعض الجاهل وقتل الاشعري مذهبه فاست...

ومن تبعه جاز قال رأيي المعجزية وانما ما ورد به السنة ومضى عليه الخاء...

(امداد الاحكام ص ۱۶۹ كتاب الايمان والعقائد ومطلبه في شرح الفتاوى ص ۱)

... والله اعلم بالصواب

الجوزي  
والنكس

... في الفقير الاتي

... في شرح نرسيره

۲۵ / اکتوبر ۲۰۰۹  
مختار اللہ جہاڻی



مفتی مولانا

# تربلیغی جماعت کے مولوی طارق جمیل کی دعائیں کفریہ کلمات

(مورخہ 12 نومبر 2003ء بمقام مسجد عائشہ لعل آباد پنجاب میں جمعۃ الوداع

کے موقع پر تربلیغی جماعت کے مولوی طارق جمیل کے ان کفریہ کلمات پر شرعاً کیا حکم لگے گا۔

اس کے متعلق ایک مفتی صاحب کا فتویٰ ملاحظہ فرمائیں۔

تربلیغی جماعت کے مولوی طارق کی دعا کے الفاظ

آجا اللہ آج ہمارا استقبال کرے۔ یا اللہ یہ اکثر جمع لو جو انوں کا بیٹھا ہوا ہے۔

ہماری بیٹیوں کی عزتیں سر بازار نیلام ہو گئیں۔ اب تو آ جا اب تو آ جا بڑی دیر ہو گئی

اے اللہ! رمضان تو جا رہا ہے تو تو نہیں آ رہا تو آ جا پہلے آسان

پر تو آ ہی چکا ہے تو آ اور بھی بچھا جا آ جا!

آج تو میرے سامنے ضد کرنے کو بھی

چاہتا ہے یا اللہ! تیرے آگے لوٹ پوٹ

ہونے کو بھی چاہ رہا ہے۔

اے مولیٰ کریم! تو سامنے

آ جا! تم سے لپٹنے کو بھی چاہتا

ہے تیرے پاؤں پکڑنے کو

مگر چاہ رہا ہے۔ تیری

خمتیں کرنے کو بھی چاہ رہا

ہے تو ہمارے سامنے

آ جا ہم تیرے پاؤں

پکڑنا چاہتے ہیں۔ ہم

تم سے لپٹ کر رونا

چاہتے ہیں۔ ہم تم سے

چمٹنا چاہتے ہیں مولیٰ تو

آ جا آ جا تو آ کر اس بگاڑ کو

ختم فرما! اگر تو آج بھی نہ آیا تو

پھر کب آئے گا یا اللہ! اب تو بڑی

دیر ہو گئی ہے آ جا آ جا۔

اے اللہ! ہم تو روز اپنے گھر میں

جھاڑو دیتے ہیں روزانہ پانی سے صاف کرتے

ہیں تیرا آگن گندا ہو گیا ہے آ جا! اے دھودے۔ آج تو

آ ہی جایا اللہ! ایک دفعہ کہہ دے میں آ رہا ہوں اے اللہ!

محترم حضرات! آپ نے مولوی طارق جمیل نے یہ دعا

کروائی! اب طارق جمیل کے دعائیہ کلمات پر

کفر کا فتویٰ ملاحظہ فرمایا۔ ہمیں افسوس

ہے کہ اب تک مولوی طارق جمیل

نے علی الاعلان کفر سے توبہ

نہیں کی۔ معلوم ہوا کہ

مولوی طارق جمیل اب

تک اپنے کفر پر قائم

ہے لہذا ایسے شخص کی

تقاریر سننا کیٹیشن

اور سی ڈیز خریدنا اور

فروخت کرنا شرعاً

حرام ہے۔

مسلمانوں کو اس سے

بچنا چاہئے۔

نوٹ: مولوی طارق

جمیل کی یہ کیٹ ان

کتبوں سے طلب فرمائیں۔

☆ مکتبہ فیضان اشرف نزد شہید

مسجد کھارادر کراچی

☆ ضیاء شیب اینڈ کیٹ سینٹر شہید مسجد

کھارادر کراچی

☆ مکتبہ نوشیہ ریشیل فیضان مدینہ پرانی سبزی منڈی کراچی

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیان شرع

متین اس مسئلہ کے بارے میں زیادہ ایک مجمع میں اس طرح دعا کرتا ہے کہ

”اے اللہ! تو پہلے آسان پر تو آ ہی گیا ہے اب بیٹھے بھی آ جا تم سے لپٹنے کو بھی چاہ رہا

ہے تیرے پاؤں پکڑنے کو بھی چاہ رہا ہے ہم تیرے پاؤں پکڑنا چاہتے ہیں ہم تم سے چمٹنا

چاہتے ہیں اگر آج بھی نہ آیا تو کب آئے گا“ اس الفاظ میں دعا کرنا کیسا؟ کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے لئے

جسم مانا گیا ہے اب زید کے لئے کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هدايتہ الحق والصواب

زید کا دعا کے لئے مذکور ہوا دونوں جملے کہنا کفریہ قول ہیں کہ پہلے جملہ میں اللہ عزوجل کے لئے مکان ثابت کیا گیا ہے۔

جبکہ دوسرے جملہ میں اللہ عزوجل کے لئے جسم مانا گیا ہے۔ حالانکہ اللہ عزوجل کے لئے مکان اور جسم ثابت کرنا کفر ہے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے ”یکفر بانسبات المکان اللہ تعالیٰ“ یعنی اللہ تعالیٰ کے لئے مکان ثابت کرنا کفر ہے (فتاویٰ

عالمگیری جلد دوم صفحہ نمبر 295 دارالمنکر) اسی طرح شیخ الاسلام امام احمد رضا خان صاحب علیہ الرحمہ در مختار کے حوالے سے

نقل فرماتے ہیں کہ ضروریات دین میں سے کسی چیز کا منکر ہو تو کافر ہے مگر یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ اجسام کی مانند جسم ہے

(فتاویٰ رضویہ جلد 14 صفحہ نمبر 250 رضا فاؤنڈیشن لاہور)

لہذا کہنے والے پر توبہ و تہجد یا ایمان فرض ہے اور اگر شادی شدہ ہے تو تہجد یا نکاح بھی کرے۔

واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم عزوجل وعلی اللہ علیہ وسلم

مفتی الاصلاح محمد قاسم قادری

دارالافتاء پاکستان کٹر الامان مسجد (گرو مندر) پابری چوک

تاریخ ۱۷ جمادی الثانی ۱۴۲۶ھ بمطابق 25 جولائی 2005ء

☆ ضیاء شیب اینڈ کیٹ سینٹر شہید مسجد

کھارادر کراچی

☆ مکتبہ نوشیہ ریشیل فیضان مدینہ پرانی سبزی منڈی کراچی

(حصہ دوم)

(غیر مقلد) اہلحدیث، نجدی

اور سعودی مولویوں کی

گستاخیاں اور بے ادبیاں

انہیں کی کتابوں سے

سعودی نجدیوں کے امام محمد بن عبدالوہاب نجدی نے اپنی کتاب میں لکھا کہ  
انبیاء کرام بھی لا الہ الا اللہ کی فضیلت جاننے کے محتاج تھے (معاذ اللہ)

① انبیاء کرام علیہم السلام بھی لا الہ الا اللہ کی فضیلت جاننے کے محتاج تھے۔

① اس بات پر بلوچستان خاص طور پر ناخوش ہے کہ لا الہ الا اللہ تمام چیزوں  
سے بھاری ہے مگر بہت سے بدقسمت لا الہ الا اللہ کہنے والوں کی ترازو  
ہلکی ہوں گی۔

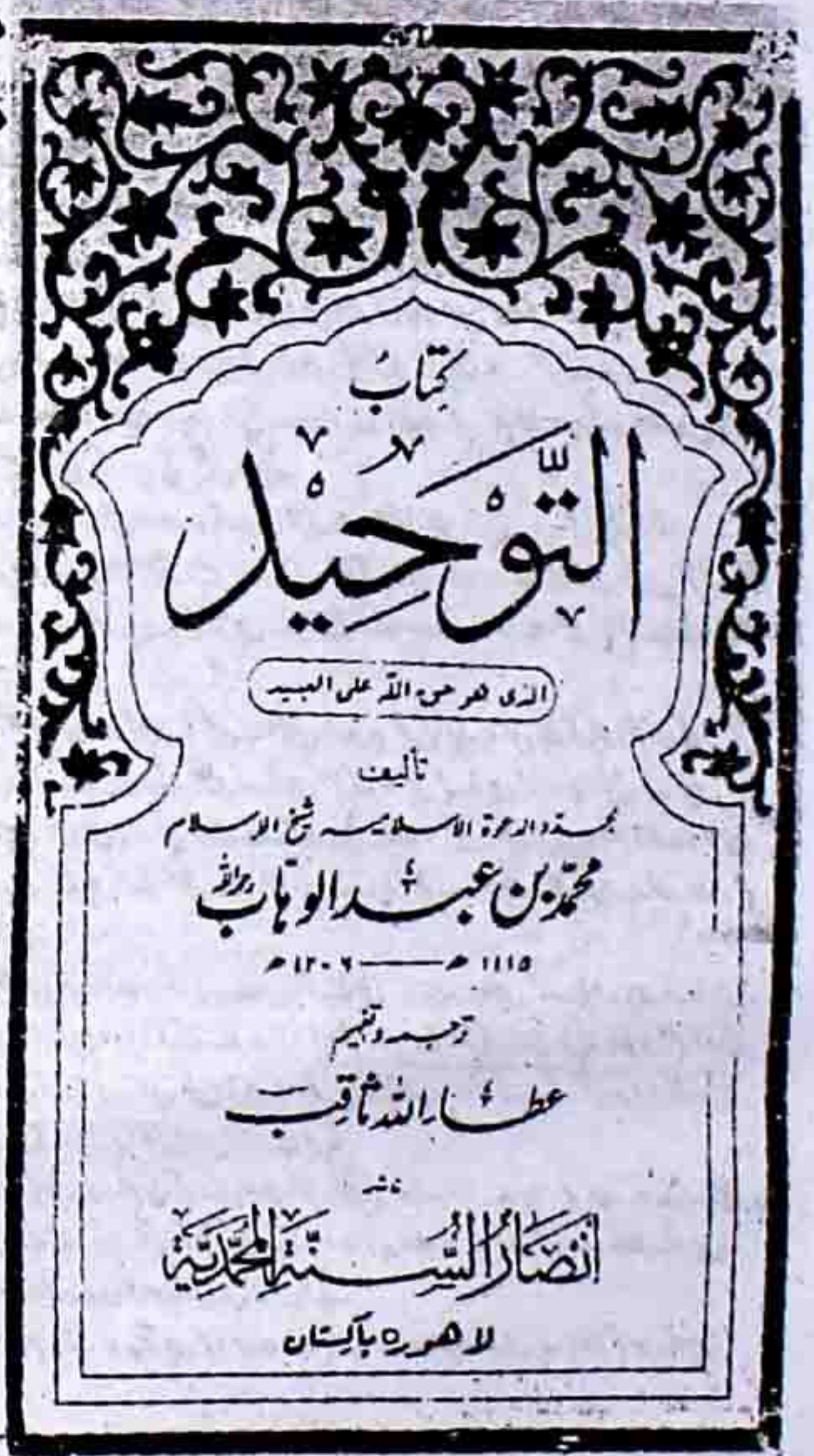
② اس بات کی صاف تصریح موجود ہے کہ آسمانوں کی طرح زمین کے  
بھی سات جلتے ہیں۔

③ زمینوں اور آسمانوں میں آبادیاں ہیں۔

④ اللہ کریم کی صفات کا ثبوت، بخلات اشرفیہ کے (دو صفات الہیہ کا  
بکار کرتے ہیں۔)

⑤ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث جب آپ کی سجد میں آجائے گی تو  
آپ اسلمہ ہر بات گاہ کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی حدیث میں یہ فرمانا کہ  
”قَالَ اللَّهُ حَزَمَ عَنِ الشَّارِ مِنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَبْتَلِي  
بِذَلِكَ وَجَبَ اللَّهُ“ سے متصور شرک چھوڑنا ہے نہ یہ کہ بس زبان سے  
کہہ کی شہادت۔

کتاب التوحید صفحہ ۳۳ کا اصل فوٹو



کتاب التوحید کا صفحہ نمائش

☆ انبیاء کرام علیہم السلام نے تو پوری دنیا کو کلمہ کی فضیلت بتائی، وہ کیسے محتاج ہو سکتے ہیں لہذا ماننا پڑے گا کہ محمد بن  
عبدالوہاب نجدی کے دل میں انبیاء کرام کا بغض تھا۔



وہابیوں کے پیشوا محمد بن عبدالوہاب نجدی نے مسلمانان اہلسنت کو مشرکین کا بھائی  
اور مزارات کو بت خانہ قرار دیا (معاذ اللہ)

یہ کہ اس بات کا موقع دین کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فدحاً تک کی حد کی غلط فہمی سے کہتا ہے کہ وہی آپ کی فرحت و مسرت کا سبب ہیں۔ چنانچہ اس سے معلوم ہوا کہ یہ جانے ہے کہ کوئی لہجہ سے ہماری سے درخواست کہہ کر اسے ایک نئی کہنے کا موقع دے۔

بعض علماء کا یہ قول صحیح نہیں کہ نیکوں میں ایسا کرنا جائز نہیں، حالانکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے گھر کے اندر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رحمت میں دیکھنے کے معاملہ میں اپنے آپ پر ترجیح دے دی، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی درخواست پر انہیں ناگواری نہیں ہوئی، بلکہ اس کی تعمیل فرمائی۔

۲۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ شرک اور طاغوتی عملوں کو ایک طبقہ ہی کہتے ہیں، نہ کہ کچھ ایسے لوگوں کو کہہ دیا جائے کہ ان کو حدم کر دیا جائے، بلکہ انہیں مٹانے اور ختم کرنے کی استطاعت ہو گئی کہ یہ جیسے شرک و کفر کی صفات ہیں، وہ تمام برائیوں کی جڑ ہیں۔ اس لئے استطاعت ہوتے ہوئے انہیں قائم رہنے دیا جائے۔

یہی حکم ان زیارت گاہوں کا بھی ہے جنہیں قبول پر قیصر کیا گیا ہے، اور اللہ کو ہمہ ذکر میں ہی سستی کی جاتی ہے، جن قبول کی لوگ عقیم کہتے ہیں، تمہک حاصل کرتے ہیں، خود بخود غلطی کرتے ہیں، اور پورے دین میں انہیں کسی کو قدرت کے بعد ہٹائی رکھنا جائز نہیں۔ ان میں سے اکثر اولاد و عزی و منات کے درجہ کے ہیں، بلکہ بعض کے ساتھ اس سے زیادہ شرک و غفلت کا دواغ ہے، اور اللہ رحم فرمائے۔ آمین۔

ان مشرکوں کا یہ اعتقاد تھا کہ یہ بت پیدا کرتے ہیں، نودنی دیتے ہیں، نامتے اور ذبح کرتے ہیں، بلکہ مشرکین بھی وہی اہل کہتے تھے، کہ آج کل ان کے شرک ہماری اپنے یہاں ختم کھلا (مزارات) میں کہتے ہیں۔ اس طرح آج کے لوگ بھی اپنے سے پہلے لوگوں کے عمل قدم پر چل رہے ہیں، اور ایک ایک مرحلہ پر انہی کی تہلیل کر رہے ہیں۔

جماعت کے ظہر اور علم کی کمی کے باعث اکثر لوگوں پر شرک کا لہجہ ہو چکا ہے، ان کے نزدیک نئی ہی بن چکی ہے، اور ہی نئی دکھائی دیتی ہے۔ سنت کو بدعت اور بدعت کو سنت سمجھنے لگے ہیں۔ پھر ان کی لٹورنا اور بھولنا کا یہ حال اسی میں گذر رہا ہے۔

شعائر اسلام مانتے ہو چکے ہیں اور فریب اسلام نے شدت اختیار کر لی ہے۔ علماء کم ہو گئے ہیں،

وزارت اسلامی امور و اوقاف و دعوت و ارشاد کی شائع کردہ  
بتعاون مکتبہ اسلامیہ بن عبد العزیز کلہجہ ایم ایم الخیر  
ملازم ابن القیم کی مشہور تصنیف "زاد المعاد"

# مختصر زاد المعاد

تالیف

شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب

رحمۃ اللہ تعالیٰ

ترجمہ  
سعید احمد قرآن الزمان الندوی

وزارت کے شعبہ مطبوعات و نشری زیر نگرانی طبع شد

۱۳۳۹ھ





ابن تیمیہ جسے اہل حدیث اپنا امام مانتے ہیں اس کی کتاب ”الوسیلہ“ میں تحریر ہے کہ شیاطین انبیاء، اولیاء یہاں تک کہ حضور ﷺ کی شکل میں بھی آ سکتے ہیں (معاذ اللہ) جبکہ حدیث شریف میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا

اور ترجمہ کتاب

# الوسیلہ

تایف

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ

اعداد و تقدیم

احسان الہی ظہیر



إِنَّا نُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ بِمَا نُنَادِيكُمْ بِهِ وَنُعْبِدَهُ وَلَئِنْ لَمْ نَمُنْ بِمَا تُنَادُونَ بِأَنَّهُ الْحَقُّ لَكُنَّا مِنَّا

الوسیلہ کا سفر نامہ

فَأَنذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّى أَن تَكُونَ مِنَ السَّاجِدِينَ  
وَأَنذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّى أَن تَكُونَ مِنَ السَّاجِدِينَ  
وَأَنذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّى أَن تَكُونَ مِنَ السَّاجِدِينَ

(سبأ: ۳۰)

تھے! وہ کہیں گے تو پاک ہے ہمارا تو حال ہے  
ہاں سے ہمارا تعلق نہیں بکریہ لوگ جنوں کی عبادت  
کرتے تھے اکثر میں گناہوں میں گناہوں کو مانتے تھے۔

زشتہ شرک میں اہل ادو نہیں کرتے نہ حیات میں نہ موت میں اور اسے پسند کرتے ہیں  
ہر شیاطین میں کسی ان کی مدد کرتے اور انسان شکل میں ان کے سامنے کودا کرتے ہیں پناہ  
ہاں انہیں انہی آنکھوں سے دیکھتے ہیں پھر کسی کو شیطان ان سے کہتا ہے میں ابراہیم جوں  
کسی جوں، محمد جوں، خضر جوں، ابو بکر جوں، عمر جوں، عثمان جوں، علی جوں یا حضرت محمد  
اور کسی ایک دوسرے کے تعلق میں کہتے ہیں کہ وہ انہی شیخ یا خضر ہے، اہل ادو  
سب کے سب جو بھی ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کے تعلق شہادت دیتے ہیں۔ جنات  
بھی انسانوں کے مانند ہیں۔ ان میں بعض کافر و فاسق، مجرم، باغی اور جاہلی ہیں جب کہ دوسرے  
سلطان، صالح، عابد، گناہ اور طبع و فرما بہت ہیں۔ ان میں بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو کسی  
شیخ سے محبت کرنے لگتے ہیں اس کا ادب بجا لیتے ہیں۔ ہمارے جگہوں میں دکھائی دیتے  
ہیں، راہ گروں کو کھانے پینے کی چیزیں دیتے ماسترتا تے اور مستقبل میں خوش آنے والے  
واقعات بتاتے ہیں۔ دیکھنے والا دھوکہ میں آجاتا ہے اور تیس کریتا ہے کہ اس نے نہیں رہا  
پڑندہ شیخ کو دیکھا ہے مگر اس نے عرف ایک۔ جنہو شیطان کو دیکھا ہوتا ہے کہ کو کھانے  
شرک، ہستیا اور دنیا میں علم میں کسی کی ادو نہیں کرتے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

قُلْ أَذْهَبُ الْكُفْرَ أَذْهَبَ  
وَلَا يَنْبَغِي لَكُمْ كِتَابٌ  
مِّنْ دُونِ الْكِتَابِ  
وَأَنذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّى  
وَأَنذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّى  
وَأَنذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّى

تو کہہ کر اللہ کے سماجی لوگوں کو تم اختیار کرنے  
کہتے ہو ان کو یہاں پھر وہ تم سے تکلیف  
نہیں کر سکیں گے اور نہ پھر سکیں گے جن  
لوگوں کو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ تو خدا اپنے  
بہتر کار کے پاس قرب پاتے تھے۔ کہ کون  
زیادہ مقرب ہے۔ اور اس کی رحمت کی امید  
رکھتے تھے۔ اور اس کے عذاب سے ڈرتے  
تھے ترسہر اور عذاب کا عذاب واقعی ڈرتے

کتاب الوسیلہ صفحہ ۱۱ کا اصل فوٹو

غیر مقلدین اہل حدیث اور سعودیوں کے پیشوا ابن تیمیہ نے قبر رسول ﷺ پر دعا کو سخت حرام لکھا  
(حالانکہ ہر مسلمان قبر رسول ﷺ پر ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ ہی سے دعا کرتا ہے۔  
کوئی رسول اللہ ﷺ سے دعا نہیں مانگتا) اس کے باوجود ایسا فتویٰ دیا

محمد بن عبد اللہ  
مکہ مکرمہ

قبر نبوی کے پاس دعا

وہاں نماز پڑھنا بلکہ دعا کی حرمت اس سے بھی زیادہ ظہرتی ہے کیونکہ یہ دعا مخلوق کے  
لئے سخت فتنہ ہے، شرک کا دروازہ کھولنے والی اور ایمان کا دروازہ بند کرنے والی چیز  
ہے، لہذا جس مسلمان کو اپنا ایمان مزاح ہے اور اسے اپنی آخرت سنوارنے کا خیال ہے  
اسے اس بدعت سے ضرور بچنا چاہیے۔<sup>①</sup>

فکر و عقیدہ کی گمراہیاں

اور  
صراطِ مستقیم کے تقاضے

پیشوا ابن تیمیہ سے مؤلفین کا تعلق



اردو قالب

مولانا عبد اللہ الزواق شیخ آبادی

تالیف

شیخ الاسلام ابن تیمیہ

① اللہ کی رحمت ہر انسان پر ہے جیسے وہ کچھ ہی کا فرما لے گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے  
ایمان سلب کر لیا ہے۔ وہ منہ سے اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں مگر دل میں کفر کی نغمہ بجاتے ہوئے  
ہیں۔ خود کو مسلمان سمجھتے ہیں مگر اللہ کے پاس ان کے اسلام کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے۔  
انہوں نے اللہ کے دین کو بدل دیا ہے۔ ان کے دین میں اللہ کی جگہ اپنے لئے بنائے گئے ہیں کہ ان  
مذہبوں کا تصور نہیں اور اللہ کی آسمانی سے انہیں پانچ گنا سزا ہے۔ ان کے دین میں اللہ کی جگہ  
اور نبی کے دین میں اللہ کی جگہ ہے۔ یہ وہ قہر میں پروردگار اہل دین بنائے اور اللہ کی جگہ اپنے لئے  
اور اللہ کی جگہ اپنے لئے ہے۔ عرب کے بت پرستوں سے رسول اللہ ﷺ نے جہاد کیا  
تو وہ بھی اس وجہ سے مشرک نہ بنے، جس وجہ سے اللہ کی رحمت کے مسلمان ہیں۔ اس پر بھی دعویٰ ہے کہ ہم اللہ  
پرستی ہیں اور اللہ جنت ہماری ہے۔ اگرچہ دنیا میں ان کی طرح لوگوں بن گئے ہیں۔ یہ جہاد کا یہ عالم ہے کہ  
لہذا اللہ سے اللہ اہل عمل کرنے پر بھی ہر مشرک مسلمان اپنے آپ کو اللہ سے جہاد کرے اور اللہ سے  
اصل لکھتا ہے اور ان کے کی جنت اس کا اعلان کرتا ہے۔

☆ ابن تیمیہ کی کتاب کے حاشیہ میں غیر مقلد اہل حدیث مولوی نے عوام اہلسنت کو عرب کے بت پرستوں سے بھی بڑا  
مشرک قرار دیا (معاذ اللہ)

# وہابیوں کے پیشوا ابن تیمیہ نے حضور ﷺ کے فرمان کو نقل کرنے کے بعد اپنی من مانی شرح کر دی

مزار نہ بناؤ

پاس نہ کی جائے اور یہ اس کے برعکس ہے جسے مشرک، نیسائی اور ان کے نقس قدم پر چلنے والے بہت سے نام نہاد مسلمان بعد میں کرنے لگے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اپنی نمازوں کا کچھ حصہ اپنے گھروں ہی میں پڑھا کرو اور گھروں کو قبریں مت بناؤ۔" حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "اپنے گھروں کو مقبرے مت بناؤ شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جہاں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔"

اس مسانفت کے بعد فرمایا کہ جہاں بھی ہو مجھ پر درود بھیجو وہ مجھے پہنچ جائے گا اگرچہ کتنی دور سے بھیجو۔" دوسری حدیث میں درود کے لفظ کے بجائے سلام کا لفظ ہے کہ آپ نے فرمایا: "تم کہیں بھی ہو مجھے تمہارا سلام پہنچ جائے گا۔" یعنی تم میری قبر سے کتنے ہی فاصلے پر ہو تمہارا سلام پہنچ جائے گا۔ لہذا کوئی ضرورت نہیں کہ میری قبر کو ایسا مزار بنا لو جس کی ہمیشہ زیارت کی جائے اور کوئی حاجت نہیں کہ اسے میداناً جہاں بار بار آنا ضروری ہو۔

تارا درود و سلام آپ ﷺ تک پہنچا دینے کے بارے میں متعدد احادیث وارد ہوئی

① صحیح البخاری: الصلاة باب كراهية الصلاة في المقابر: حديث 432 و صحیح مسلم: صلاة المسافرين: باب استحباب صلوة الناظلة في بيته۔ الع: حديث: 777۔

② صحیح مسلم: صلاة المسافرين: باب استحباب صلاة الناظلة في بيته۔ الع: حديث: 780۔

③ مصنف ابن ابی شیبہ: 2/83/2 و صحیح ابن عزیمة: 48/4 و ابن عساکر: 1/217/4 و مصنف عبد الرزاق: 6694/577/3۔ اس کی سند مرسل ہے اور اس میں کلیل بن ابی کلیل مجمل رہی ہے لیکن اس کے لیے ابو داؤد اور مستدرک احمد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے صحیح شہادہ ہے دیکھیے: سنن ابی داؤد: المسائل: باب زيارة القبور: حديث: 2042 و مسند أحمد: 367/2۔

④ مصنف ابن ابی شیبہ: 2/83/2 و مسند ابی یعلیٰ: 2/32/2 و فضل الصلاة علی النبی (إسماعیل القاضي): 1/89 اور ضیاء المقدسی کی الآثار: 154/1:7۔ طلب کی الموضع: 30/2۔ اس کی سند میں علی بن مرسل سے لیکن ابو داؤد اور احمد کی روایت اس کی سند ہے دیکھیے: سنن ابی داؤد: المسائل: باب زيارة القبور: حديث: 2042 و مسند أحمد: 367/2۔ لیکن اس میں سلام کی بجائے درود کے الفاظ ہیں۔

فکر و عقیدہ کی گمراہیاں اور صراطِ مستقیم کے تقاضے

طبع و النشر: دار الفکر بیروت

تالیف: شیخ الاسلام ابن تیمیہ

ادب و قالب: مولانا عبد الرزاق شیخ آبادی

دارالاسلام

کتاب خانہ: دار الفکر بیروت

94

☆ ابن تیمیہ نے حضور ﷺ کی طرف منسوب کرتے ہوئے اپنی طرف سے لکھ دیا کہ تم میری قبر سے کتنے ہی فاصلہ پر ہو، تمہارا سلام پہنچ جائے گا لہذا کوئی ضرورت نہیں کہ میری قبر کو ایسا مزار بنا لو جس کی ہمیشہ زیارت کی جائے (معاذ اللہ)

## وہابیوں کے پیشوا ابن تیمیہ نے ایک حدیث کے سوا تمام رجب کی فضیلت والی احادیث کا انکار اور انہیں جھوٹا قرار دے دیا

### زمانی و مکانی عیدیں

عاشورہ میں ماتم کرتے ہیں تو انہوں نے ان کی ضد میں اس دن کو عید قرار دے دیا حالانکہ دونوں کے اعمال یکساں طور پر بدعت اور باطل ہیں۔ دونوں میں بدعت اور گمراہی موجود ہے اگرچہ شیعہ حضرات یعنی رافضی جموں میں بڑھے ہوئے ہیں اور جموںی طور پر ان کے اعمال زیادہ برے ہیں لیکن کسی کے لیے جائز نہیں کہ دشمنی یا ضد میں شریعت الہی کو بدل ڈالے۔ جس طرح رافضیوں کی بدعتیں مکروہ ہیں اسی طرح جموںیوں کی بھی مکروہ ہیں۔ شیطان کی فرض اس کے سوا کچھ نہیں کہ مخلوق کو صراطِ مستقیم سے ہٹا دے۔ اگر اسے اس میں کامیابی ہو جاتی ہے تو پھر وہ پروا نہیں کرتا کہ کون سا شخص گمراہوں کی کس جماعت میں جاتا ہے۔

ماہِ رجب اسی قبیل سے ماہِ رجب ہے۔ یہ حرمت والے مہینوں میں سے ایک ہے۔ نبی پاک ﷺ سے مروی ہے کہ جب رجب کا مہینہ آتا تو آپ دعا کرتے تھے کہ "یا ایزد العالمین انا رے لیے رجب اور شعبان کے مہینوں میں برکت عطا فرما اور رمضان تک پہنچا۔" اس کے علاوہ رجب کی فضیلت میں کوئی حدیث ثابت نہیں بلکہ جتنی روایات اس بارے میں بیان کی جاتی ہیں تمام کی تمام جھوٹ ہیں۔ جس حدیث کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ جھوٹی ہے اس کا فضائل میں روایت کرنا جائز ہو سکتا ہے لیکن جب ثابت ہو جائے کہ جھوٹی ہے تو پھر کسی حال میں بھی اس کی روایت جائز نہیں لہذا یہ کہ ساتھ ہی اس کی حقیقت بھی بیان کر دی جائے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے: "جو کوئی مجھ سے حدیث روایت کرتا ہے اور وہ جان چکا ہوتا ہے کہ وہ جھوٹی ہے تو وہ خود بھی جھوٹ بلانے والوں میں سے ایک ہے۔"

مسند احمد: 259/1، حلا: 140/3، مجمع الزوائد میں اسے بڑا اور طبری کی الاموال کی طرف منسوب کیا ہے۔ نیز اسے حافظ ابن حجر عسقلانی نے "تہذیب" میں صفحہ 37، 38 پر ذکر کیا ہے۔ اس کی سند میں زائدہ بن ابی الرقاد حکم نے روای ہے اور حافظ ابن حجر عسقلانی نے تقریباً 30712 میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔  
① صحیح مسلم، مقدمہ الكتاب، باب وجوب الروایة من الصفات وترك الشکالین۔  
حدیث: 1

عمر حیدر کی کتابیں  
مستشرقین کے تقاضے

اطبوا الف واطبوا الرسول

فکر و عقیدہ کی گمراہیاں

اور  
صراطِ مستقیم کے تقاضے

حقیقت و حقیقت سے منان یا مروت



اردو قالب

مولانا عبد الزاق شیخ آبادی

تالیف

شیخ الاسلام ابن تیمیہ

دارالسلام

کتاب شفاء کلبہ صفا کا مالک ہے



☆ اس سے ابن تیمیہ کی کم علمی اور جہالت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے

## وہابیوں کے پیشوا ابن تیمیہ نے پندرہ شعبان کا روزہ رکھنے، اس میں اچھے کھانے پکوانے اور مساجد میں اجتماع کرنے کو بدعت قرار دے دیا

محمد بن عبد اللہ  
مہاجر مدینہ منورہ

زمانی و مکانی عیدیں

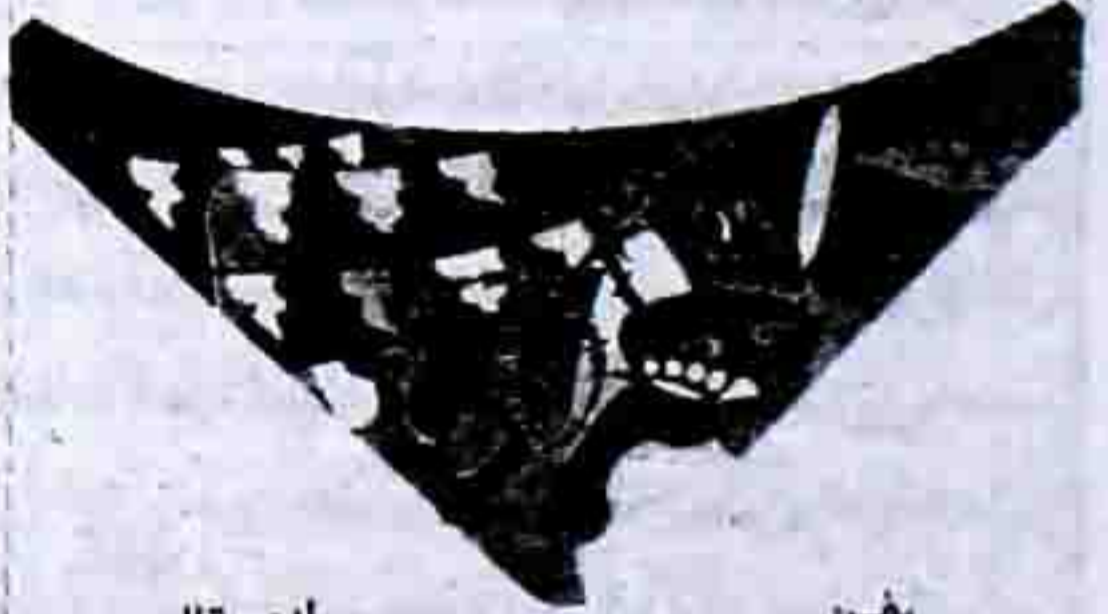
فکر و عقیدہ کی گمراہیاں

اور  
صراطِ مستقیم کے تقاضے

ای قبیل سے شعبان کی پندرہویں رات ہے۔ متعدد احادیث و آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رات بہت فضیلت والی ہے۔ (مکر وہ ساری روایتیں ضعیف اور محکم فیہ ہیں۔) سلف صالحین کثرت میں سے بعض لوگ اسے نماز کے ساتھ مخصوص کرتے تھے جب کہ بہت سے علمائے سلف نے اس کی فضیلت سے انکار کیا ہے۔ بہر حال بہت سے اہل علم کا رجحان انہی ضعیف روایات کی بنیاد پر اس طرف ہے کہ وہ فضیلت رکھتی ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ کا بھی یہی خیال ہے۔ البتہ اس دن کا خاص روزہ رکھنا شریعت میں کوئی اصل نہیں رکھتا بلکہ اکیلے اس روزے کو مکروہ کہا جائے گا۔ اسی طرح اس دن کو عید ماننا اس میں طرح طرح کے کھانے پکانے اور آرائش کرنا بھی بدعت ہے۔ اسی طرح مسجدوں میں اس رات جمع ہونا ایک خاص قسم کی نماز پڑھنا بھی بدعت ہے جسے "صلاة الفیہ" کہتے ہیں۔ نفل نماز کے لیے وقت، تعداد اور مقدار کی تعیین کے ساتھ اجتماع کرنا مکروہ ہے اور شرعاً ردائیں۔

تمام مسلمان مردوں کے لیے نماز جمعہ اگر ہر رات کی طیغہ و طیغہ فضیلت بیان کر کے اس کو کسی نماز کے ساتھ خاص کرنا جائز ہو مگر تو عیدین کی راتوں اور عرفہ کی رات میں ان کی مثل یا اس سے کم و بیش نمازیں ایجاہد کر لی جائیں۔ جس طرح کہ بعض مقامات پر رجب کی پہلی رات میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھی جاتی ہے وہ بھی مکروہ ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض دیہاتوں میں نماز مغرب کے بعد لوگ ایک نماز پڑھتے ہیں اور اس کا ثواب والدین کو بخشتے ہیں۔ اس نماز کا نام "صلوة بر الوالدین" رکھا گیا ہے یا جیسا کہ بعض لوگ ہر رات دنیا کے تمام مرنے والے مسلمانوں کے لیے باجماعت نماز پڑھتے ہیں تو یہ اور اس قسم کی تمام باجماعت نمازیں بدعت ہیں اور ان سے اجتناب لازمی ہے۔ بلاشبہ صحیح اوقات میں نفل پڑھنا مستحب ہے۔ جماعت کے ساتھ بھی نفل نماز پڑھنا جائز ہے مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ پابندی کے ساتھ نفل نمازیں مقرر کر لی جائیں اور انہیں فرض نمازوں کی طرح ہمیشہ پڑھا جائے۔

یعنی راتوں سے منہن یا راتوں



ادب و قالب

مولانا غیب الزرقان صاحب اہدی

یوسف  
شیخ الاسلام

دائرہ اسلام

کتاب خانہ اسلامیہ لاہور



73

☆ غیر مقلد احمدیت اور مسعودیوں کے پیشوا شیخ ابن تیمیہ نے کبھی زندگی میں احادیث کا مطالعہ کیا ہوتا تو یہ اپنی کتاب میں یہ نہ لکھتا۔ حدیث شریف: حضرت سونے علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جب شعبان کی پندرہویں رات ہو تو رات کو قیام کرو۔ دن میں روزہ رکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس رات میں سورج غروب ہوتے ہی آسمان دنیا کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور فرماتا ہے کہ کون مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اس کی مغفرت کروں۔ کون مجھ سے رزق طلب کرتا ہے کہ میں اسے رزق دوں۔ کون جملائے مصیبت ہے کہ میں اسے عالیت دوں۔ اس طرح صبح تک ارشاد ہوتا رہتا ہے (سنن ابن ماجہ، جلد اول، باب ماجاء فی لیلة النصف من شعبان، حدیث 1446، ص 398، مطبوعہ فریڈ بک ڈپولا ہور) حدیث شریف: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں شب کو ظہور فرماتا ہے اور شرک و جھٹل خور کے علاوہ سب کی بخشش فرمادیتا ہے (سنن ابن ماجہ، جلد اول، باب ماجاء فی لیلة النصف من شعبان، حدیث 1448، ص 399، مطبوعہ فریڈ بک لاہور)



## ”الظہور فی ای صورة شاء“

غیر مقلدا بل حدیث پیشوا مولوی وحید الزماں کا عقیدہ:

اللہ تعالیٰ جس صورت میں چاہے، ظہور فرماتا ہے (معاذ اللہ)

النوی والدیان والدمر والسمر والونی واللؤلؤ ونحو تمام والطیب والحبی  
والسیر وقیل اوائل السور ایضا فصل بولہ تم صفات وزدت فی الشرع نقص  
بجیم تلك الصفات لا تأویل ولا تنکر ولا شبہ وہی علی نوعین صفات ذاتیہ  
قدیمہ ازلیہ کالحیوۃ والعلوم والقدرة والارادۃ ونحو لشیء ونحو لجلال والمرقوسم  
والبصر وقوة الكلام وصفات فعلیہ حادثہ وقیل قدیمہ واتعلق حادثہ و  
اختار الشیخ ذلی اللہ من صحابنا فقال لا یقوم بذاتہ حادثہ وانما الحدوث  
فی تعلق الصفات بتعلقها وقت تعلق الارادۃ بوقوعها حق ظہور الاصل  
ومن الصفات الفعلیہ لحادثۃ الكلام والاستواء والفضیحة والنزول والاصحور  
والامین والحبی والقرب والبعد والدق والوطاة والتفسیر والفرج والتبشیر  
وقطر والحسب والعبیۃ والغضب والللال علی قول والعباد والاستہزاء و  
السفیریہ والمکر والخلاج والکید والفریخ والتردد والفضل والرحمۃ والکتابۃ  
والصبر واعادة الخلق وامر والنہی والاستدراج والحسد والبغض والرمضاء  
والکراہیۃ والسخط والمقت والوالایۃ والصلوۃ والاشیء والحرمان والاضرة  
والصافیۃ والاطماع والاشراک والتکون والخلق والعدیۃ وقلب القلوب  
والوعد والوعید واسماع الكلام بیض خلق والجهل العاویض علی بعض الخصال  
ولکن الشرا علی الجہل الدائم والظہور فی ای صورة شاء فصل حرمان  
بجیم للعلوم علی وجه التفصیل من الجزئیات والکلیات والوجودات و  
العدومات والکائنات والسفیریات محوط بالبحر فی نحو الارضین الی علی  
السعوت لا ینیب عنہ مشغل ذر فی السعوات ولا فی الارض وقابض ذلک

ہدیۃ الہدی سفرہ کا اصل قزو

اللہ یهدی من یشاء الی صراط مستقیم

بہر تعالیٰ شاہد ہرین آخر الزماں الہدویۃ ظہور صاحبان ان علی السلام

الجزء الاول

کتاب الایمان

کتاب الایمان

بیت حضرت امام علیؑ ان الہدویۃ و حید الزماں سید الزماں

پیشرو: اسلامی کتب خانہ میاں کورٹ

اہلحدیث پیشوا وحید الزماں کا عقیدہ: اللہ جب آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے تو عرش معلیٰ اس سے خالی رہتا ہے، یہ قول زیادہ صحیح ہے (معاذ اللہ) اور ابن تیمیہ کا قول بدتر از بول کہ اللہ تعالیٰ عرش سے اس طرح اترتا ہے جس طرح میں قبر سے اترتا ہوں (معاذ اللہ)

۳۱

۱۱

والافعال كما قل كل يوم عوفي شأن ولا يجوز إطلاق الحركة والانتقال على فعله  
وان مع علي الحركة والانتقال من مكان إلى مكان كما قال وجاء ربك وقال  
هل ينظرون إلا أن يأتيهم اللغاة في الحديث آتيناهم ولو اتوا خرج البخاري  
وابن الأثير في كتاب السنة عن فضيل بن عياض أحد الأولياء الكرام و  
الأئمة العظام قال اذ قال لك الجبري أنا كفر برب يزول عن مكان فقل  
أنا مؤمن برب يفعل ما يشاء وقال الحافظ عبد الرحمن بن مندة أنه تصدقنا  
نزل يخلو من العرش وهذا هو الانتقال وحكي عن ابن تيمية أنه ينزل كما  
أنا نزل من المنبر وفي حديث النزول ثم يصل الجبار إلى كرسيه والصعود  
والنزل والهبوط والارتفاع لا تصور إلا بالحركة والانتقال واخطأ الشيخ حنبل  
من أصحابنا حيث قال تصدقنا ابن جبر الطبري ولا يصح عليه الانتقال لأنه  
لم يرد دليل شرعي على استحالة ذلك واخطأ اليافعي الشافعي حيث  
قرر مذهب السلف أنه تم برئى عن الحركة والانتقال ثم عزاه إلى شيخنا  
عبد القادر الجيلاني أفلم يأت بقول واحد من السلف على تلك البراءة  
نعم حركة وانتقال هلاك كيف لا يشابه حركتنا وانتقالنا كما كان حد لا يشابه  
حدتنا فحركة وانتقال عبارة عن ظهور وتجلي في محل آخر غير المحل الأول  
وهو صهيح بلا مرية ومن ههنا قال أبا حنا أحمد بن حنبل في رسالته إلى  
مسدد بن مسرهد أنه سبحانه إذا نزل فلا يخلو من العرش والتجلي في  
الظهور في مكانين مختلفين أو في إمكانه مختلفه متعدي حتى أن واحدا  
لا يستحيل في ذات الله سبحانه أن يخلو في مكانين مختلفين في آن

ترجمہ الہدیٰ صفحہ ۱۱ کا کلام اور

اللَّهُ يَهْدِي مَنِ ارْتَضَىٰ لِرِضَىٰ طَيْبَةٍ

بمرد تعالیٰ شانہ دین آخر الزماں ظهور و قدیم ظہور صاحبان علیہ السلام

الجزء الاول

کتاب الایمان

کتاب الایمان

سنة ۱۳۰۰

بیت حسن ماہد السان الہدیٰ و حید الزماں مسقطی لہستان

پیشوز: اسلامی کتب خانہ سیالکوٹ

غیر مقلدین اہل حدیث پیشوا وحید الزمان اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ  
مقلدین یعنی حنفی، شافعی، حنبلی اور مالکی بدعتی مسلمان ہیں

غیر مقلدین کی حقیقت افروز کتاب

# ہدیۃ المہندی

مصنف

علاؤ وحید الزمان

مترجم

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

چشتی کتب خانہ فیصل آباد

0300-6674752 0300-7681230

Email.Chishtikutabhana@gmail.com

۱۴۱

اور مہجرت شرع میں ہیں۔

رہے مقلدین تو میں کہتا ہوں کہ بدعتی مسلمان ہیں ان کے پیچھے بالکلیت ناز جانتر ہے بشرطیکہ کتاب و سنت، اور اہل حدیث کی امانت نہ کرتے ہوں اور ان کا عقیدہ ہو کہ مجتہد پر نبی علیہ السلام کی اتباع مقدم ہے ورنہ وہ کافر ہیں اور ان کے پیچھے ناز جانتر نہیں،

کبیرہ گناہوں کا تعین

فصل: کبیرہ کی حد اور کبائر کے تعین میں اقوال پر اختلاف کرتے ہیں دہشت یہ ہے کبیرہ وہ گناہ ہے جس گناہ کا دلیل قطعی کے ساتھ علم ہے اور اس پر وعید وارد ہوئی ہو، اکبر الکبائر یعنی بڑے گناہوں میں بڑا گناہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے ساتھ شرک اور کفر ہے، پھر ناجی خود کشی کرنا اور بالکلیت مومنہ عورتوں پر تہمت لگانا، زنا، شراب خوردی، میدان جہاد سے فرار ہونا، جادو، ظلم، یتیم کا مال کھانا، والدین کی نافرمانی کرنا، حرم میں الحاد کرنا، خود کھانا، چوری کرنا، اور اسکے علاوہ جو چیز احادیث میں وارد ہوئی ہے اور صغیرہ گناہ پر امر اور کرنے سے بھی کبیرہ ہو جاتا ہے، اگر آپ زیادہ تفصیل چاہتے ہیں تو شیخ ابن حجر کی شافعی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب، "نداجر عن اتراف الکبائر" کی طرف رجوع کریں۔

جب معصیت مطلق ہے تو کفر و فسق پر مشتمل ہے اور جب فسق ایمان کے مقابل ہو گا تو اس سے مراد کفر ہے جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا،  
افمن کان مومناً کمن کان فاسقاً تو کیا جو ایمان والا ہے اس جیسا ہو جائے گا وہ کلم ہے

اہلحدیث پیشوا مولوی وحید الزماں کے نزدیک راجندر بی ہے (معاذ اللہ)

۱۵۵

حضرت اسماعیل، حضرت یعقوب، حضرت یوسف، حضرت شعیب، حضرت موسیٰ،  
حضرت ہارون، حضرت یوشع، حضرت عزیر، حضرت داؤد، حضرت سلیمان، حضرت  
ایوب، حضرت ذوالکفل، حضرت زکریا، حضرت یحییٰ، حضرت ایسا، حضرت یسع،  
حضرت اشعیا، حضرت ارمیاء اور وہ حضرت یسع ہیں، حضرت حجی، حضرت دانیال،  
حضرت عیسیٰ بن مریم آن پر قیامت تک صلوات و سلام ہو،

راجندر بی ہے

ان میں سے قرآن پاک میں پچیس انبیاء کرام کا ذکر ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ  
نے دوسرے ملکوں کے انبیاء کرام کا تذکرہ نہیں فرمایا جیسا کہ ہندوستان، چین،  
یونان، فارس، بلاد داروبار، افریقہ، بلاد امریکہ، جاپان اور برہما کے نبیوں کو  
عرب ان ممالک کو نہیں جانتے تھے اس لئے ان کا تذکرہ زیادہ قائم نہ دیتا  
ان میں سے بعض کی طرف اشارہ کر دیا جن کا قصہ ہم نے تجھ پر بیان کیا ہے اور  
بعض کا ذکر ہم نے بھی نہیں کیا لہذا ہمیں حق نہیں پہنچتا کہ جان بوجھ کر  
ان انبیاء کرام کا انکار کریں جن کا ذکر اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نہیں  
فرمایا اور لوگوں میں تو اتار کے ساتھ پہچانے جاتے ہیں اگرچہ وہ لوگ کافر ہوں  
جو جانتے ہیں کہ وہ انبیاء و صلوات تھے جیسا کہ ہندوؤں میں رام چندر، لکھن اور  
کشن جی ہیں اور فارس کے درمیان زرتشت اور اہل چین و جاپان کے میلن  
کنفیوشس اور بدہا ہیں اور اہل یونان کے بائیں سقراط اور نیتا غورث ہیں بلکہ  
ہم پر واجب ہے کہ ہم کہیں کہ ہم ایمان لاتے ہیں تمام انبیاء اور رسولوں پر اور  
ان میں سے کسی میں فرق نہ کریں اور ہم انہیں تسلیم کرتے ہیں اور انہیں کفر و  
شرک اور مرگنی سے مشوب کرنے سے بچتے ہیں،

غیر مقلدین کی حقیقت افروز کتاب

# ہدیۃ المہربانی

مصنف

علاؤ وحید الزماں

مترجم

علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

چشتی کتاب خانہ فیصل آباد

0300-6674752 0300-7681230

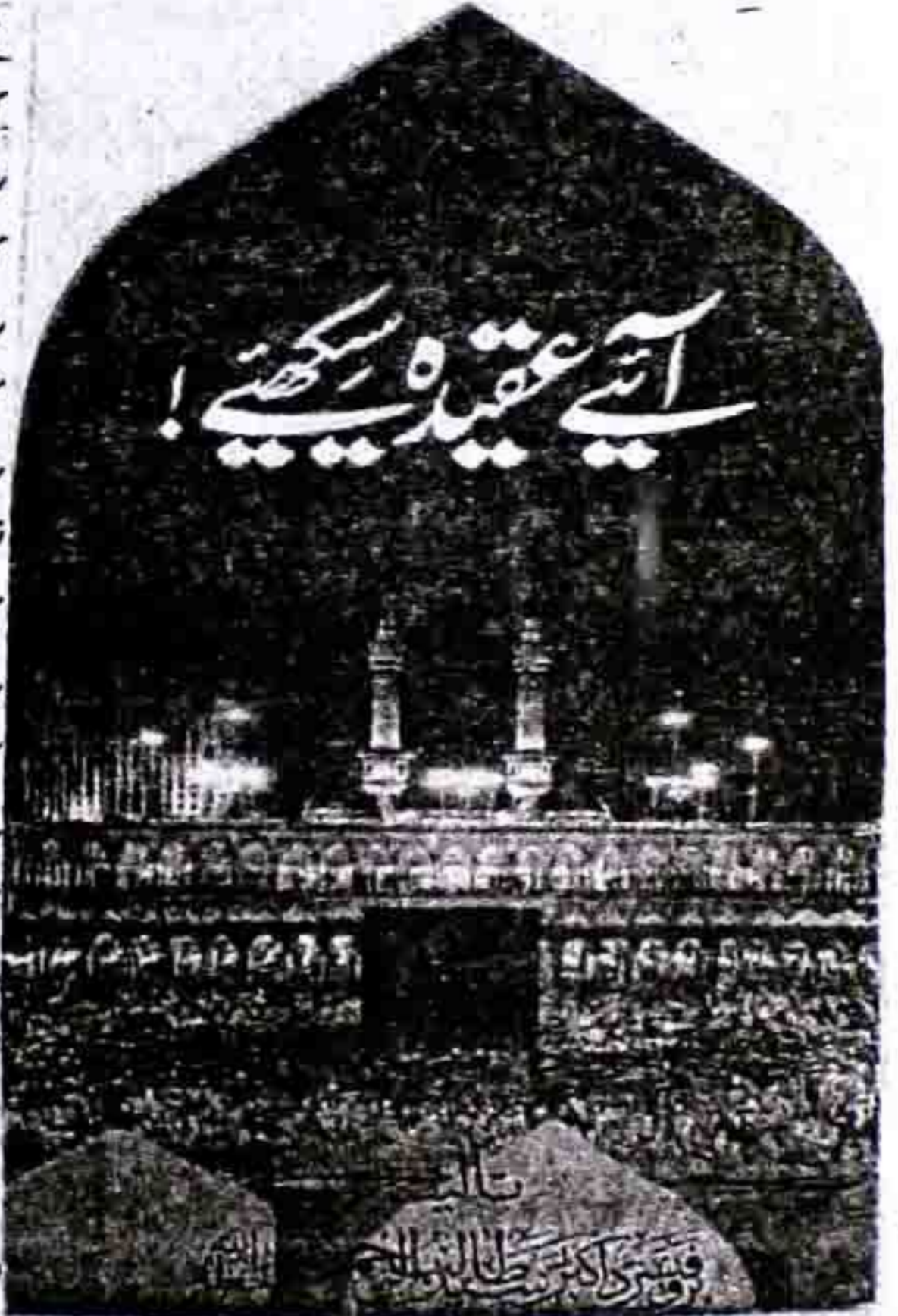
Email: Chishtikutabhana@gmail.com

غیر مقلد مولوی کا قول: اللہ کے نیک بندوں سے مدد مانگنا شرک ہے، یہ خود اپنی بھی مدد نہیں کر سکتے، اول درجے کی جہالت ہے

(71)

آپے عقیدہ لیجئے

س۔ ہمارا مددگار کون ہے؟  
 ج۔ ہمارا مددگار صرف اللہ تعالیٰ ہے۔  
 س۔ کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نبی یا ولی مددگار نہیں ہو سکتا؟  
 ج۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی بھی مددگار نہیں ہو سکتا۔  
 س۔ انبیاء کس سے مدد مانگتے تھے؟  
 ج۔ اللہ تعالیٰ سے مانگتے تھے جیسا کہ ہمارے نبی ﷺ نے جنگ بدر کے موقع پر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی۔  
 س۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے مدد مانگنا کیا ہے؟  
 ج۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے مدد مانگنا شرک ہے۔  
 س۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور مددگار کیوں نہیں؟  
 ج۔ اس لئے کہ وہ تو خود اپنی مدد بھی نہیں کر سکتے۔  
 س۔ کیا اولیاء اور انبیاء اپنی مدد بھی نہیں کر سکتے؟  
 ج۔ اولیاء اور انبیاء اپنی مدد بھی نہیں کر سکتے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اور اپنی مدد نہ کر سکے۔ نبی ﷺ جنگ احد میں زخمی ہوئے اور اپنی مدد نہ کر سکے۔  
 س۔ دلیل دیں کہ مدد صرف اللہ تعالیٰ سے مانگنی چاہیے۔  
 ج۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا قول نقل فرماتا ہے۔ ﴿إِنَّمَا تَسْعَبُونَ﴾ (المائدہ: ۵) ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔  
 ۲۔ ﴿قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ اسْتَعِينُوا بِاللَّهِ وَاصْبِرُوا﴾ (الأعراف: ۱۲۸) موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرو اور صبر کرو۔  
 ۳۔ ﴿وَمَا سَأَلْتُمْ بَيْنَ ذَٰلِكَ مِنْ شَيْءٍ وَلَا تَتَّبِعُوا﴾ (البقرہ: ۱۰۷) اور تمہارے



قرآن میں ارشاد ہوتا ہے: انما وليكم الله رسوله والذين امنوا (سورۃ مائدہ آیت 55 پارہ 6)

ترجمہ: تمہارے مددگار نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے

☆ جنگ یمامہ میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان نے حضور ﷺ سے بعد از وصال مدد مانگی

(حوالہ جات ملاحظہ ہوں: البدایہ والنہایہ جلد 6، ص 364، ابن اثیر جلد سوم، تاریخ طبری جلد سوم، ص 250)

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کے وصال کے بعد یا محمد کہہ کر پکارا (ادب المفرد، مصنف: امام بخاری)

☆ امام بوسیری علیہ الرحمہ نے قصیدہ بردہ شریف میں حضور ﷺ سے مدد مانگی

یا اکریم الخلق مالی من الوذیہ، سواک عند حلول الحادث العمم

اے بہترین مخلوق ﷺ آپ کے سوا میرا، کوئی نہیں کہ مصیبت عامہ کے وقت جس کی پناہ لوں

اہلحدیث مولوی طالب الرحمن نے جنت کی ضمانت دینے والے  
اور اپنے غلاموں کو نفع پہنچانے والے نبی ﷺ کو بے بس لکھا

(132)

اپنے عقیدہ میں

ج۔ اللہ تعالیٰ کبھی کبھی ایمان والوں کی آزمائش فرماتا ہے مومن کو بقدر ایمان آزما یا جاتا ہے۔ کبھی بروں کے ہاتھوں سے نیکیوں کو تکلیفیں پہنچائی جاتی ہیں تاکہ مخلصوں اور منافقوں میں تمیز ہو جائے۔

س۔ اللہ تعالیٰ بندے کو کیسے آزما تا ہے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ بندے کو کبھی دے کر آزما تا ہے کبھی چھین کر آزما تا ہے۔

س۔ اگر کسی کو شیطان کی طرف سے تکلیف پہنچے تو کیا کرے؟

ج۔ اسے خندہ پیشانی سے سہ لیتا چاہیے اور ایمان پر قائم رہنا چاہیے۔

س۔ مسلمانوں کو ظاہری و باطنی تکلیف پر کیا کرنا چاہیے؟

ج۔ جس طرح مسلمانوں کو ظاہری مصائب پر صبر کرنا چاہیے اسی طرح باطنی تکلیفوں (جن وغیرہ کی ایذاؤں) پر بھی صبر سے کام لینا چاہیے۔ ان سے ڈر کر اپنے ایمان کو نہ بگاڑنا چاہیے یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ درحقیقت ہر چیز خواہ تکلیف ہو یا آرام اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔

س۔ کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نیا یا دلی بھی نفع و نقصان کا مالک ہے؟

ج۔ کوئی شخص بے شک وہ نبی ہو یا دلی نفع و نقصان کا مالک نہیں وہ تو خود بے بس ہیں۔

س۔ کیا قبر والے بھی کسی کو نفع و نقصان نہیں پہنچا سکتے؟

ج۔ قبر والے بھی کسی کو نفع و نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

س۔ اللہ تعالیٰ اگر کسی کو نقصان پہنچانا چاہے تو کوئی اس کو بچا سکتا ہے؟

ج۔ اگر اللہ تعالیٰ اسے نقصان پہنچانا چاہے تو ساری دنیا مل کر بھی اسکو نقصان سے نہیں بچا سکتی۔

س۔ اللہ تعالیٰ اگر کسی کو فائدہ پہنچانا چاہے تو کیا کوئی اسے روک سکتا ہے؟



## اہلحدیث مولوی طالب الرحمن نے جنت کی ضمانتیں دینے والے انبیاء کرام کو بے بس لکھا (معاذ اللہ)

136

آئیے عقیدہ سنجے

دغیرہ۔

س۔ کیا انبیاء بھی بے بس ہیں؟

ج۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی سے کہتا ہے کہ آپ کہہ دیں کہ میں تمہارے نفع و نقصان پر اختیار نہیں رکھتا یہ نبی کی بے بسی کی دلیل ہے۔

س۔ کیا اولیاء اللہ کے بارے میں تصرف کا عقیدہ رکھنا شرک ہے؟

ج۔ بعض لوگ اولیاء اللہ کی اللہ تعالیٰ کی سی تعظیم کرتے ہیں اور یہ شرک ہے۔ اولیاء اللہ قطعی بے بس ہیں روزی پہنچانے میں آسمان سے مینہ برسانے اور زمین سے کچھ اگانے میں بھی بے بس ہیں۔

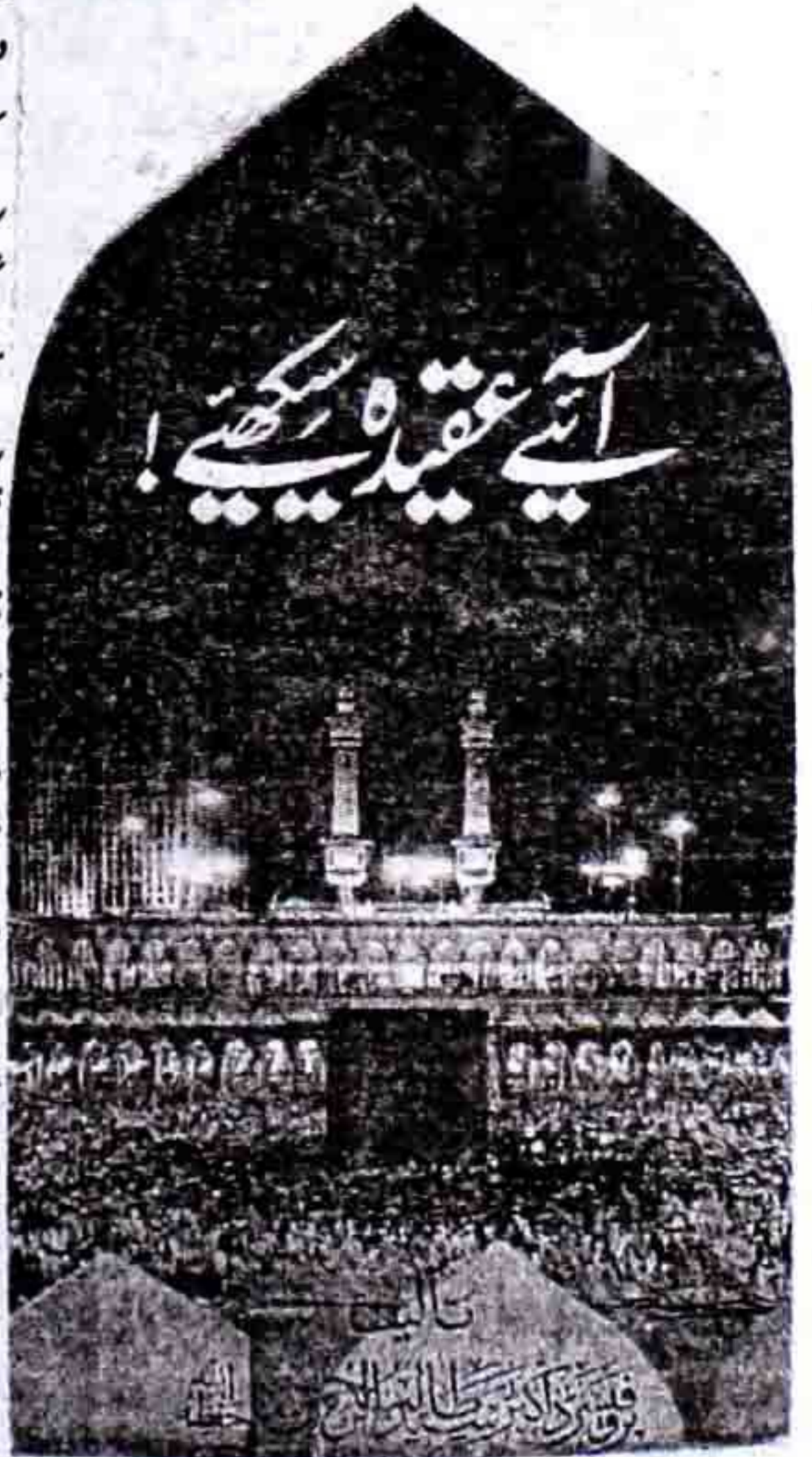
س۔ زمین و آسمان میں بسنے والوں کی اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کیا حیثیت ہے؟

ج۔ انسان ہو یا فرشتہ اللہ تعالیٰ کا غلام ہے اللہ تعالیٰ کے سامنے اس کا اس سے زیادہ رتبہ نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہے اور عاجز و بے بس ہے اس کے اختیار میں کچھ نہیں سب کچھ مالک الملک کے اختیار میں ہے وہی سب پر قابض و متصرف ہے اس کے سامنے حساب و کتاب کے لیے ہر شخص حاضر ہونے والا ہے۔

س۔ دلیل دیں کہ اگر اللہ سماعت و بصارت چھین لے اور دلوں پر مہر لگا دے تو کوئی اور اس کو واپس نہیں لاسکتا؟

ج۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ﴿قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخَذَ اللَّهُ سَمْعَكُمْ وَأَبْصَارَكُمْ وَخَنَثَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ مِنْ إِلَهِ غَيْرِ اللَّهِ يُأْتِيكُمْ بِهِ﴾ (الأنعام: ۱۱۶) (اے نبی آپ) کہیے کہ یہ تلاؤ اگر اللہ تعالیٰ تمہاری سماعت اور بصارت بالکل لے لے اور تمہارے دلوں پر مہر کر دے تو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود ہے کہ یہ تم کو پھر دے دے۔

س۔ دلیل دیں کہ اللہ اگر ہمیشہ کے لیے رات یا دن کو مسلط کر دے تو کوئی اس کو تبدیل



## اہلحدیث مولوی طالب الرحمن کی صرف تحریر پر غور کریں آپ کو گستاخی اور بے ادبی کی بو آئے گی

آپ عقیدہ سچے

(150)

س۔ دلیل دیں کہ مخلوق کو اللہ تعالیٰ ہی غنی کرتا ہے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے فرماتا ہے۔ ﴿وَوَجَدَكَ غَائِبًا مُّغْنِيًّا﴾ (الصحرى: ۸) اس (اللہ تعالیٰ) نے تجھے تنگ دست پایا تو خوشحال کر دیا۔

۲۔ ﴿وَإِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِيهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾ (النور: ۳۲) اگر وہ فقیر ہیں تو اللہ اپنے فضل سے ان کو خوشحال کر دے گا۔

”وَتَنَا“

س۔ مرضی یا چاہت کس کی چلتی ہے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ کی۔

س۔ کیا اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر کوئی کام نہیں ہوتا؟

ج۔ نہیں اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر کوئی کام نہیں ہو سکتا۔

س۔ کیا کسی نبی یا ولی کے چاہنے سے سارے کام نہیں ہوتے؟

ج۔ نبی یا ولی کے چاہنے سے بھی کوئی کام نہیں ہوتا جب تک کہ اللہ تعالیٰ نہ چاہے۔

س۔ جب تک اللہ تعالیٰ نہ چاہے کوئی کام نہیں ہوتا۔ اس کی مثال بیان کریں۔

ج۔ نبی اکرم ﷺ چاہتے تھے کہ آپ ﷺ کے چچا اور سب مکہ والے مسلمان ہو

جائیں لیکن ابو طالب مسلمان نہ ہوئے اور بہت سے مشرکین مکہ بھی مسلمان نہ ہوئے۔

س۔ یہ کہا صحیح ہے یا غلط کہ جو اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول چاہے۔

ج۔ ایسی بات کہنا شرک ہے۔

س۔ دلیل دیں کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ﴿وَإِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُشَاءُ﴾ (الحج: ۱۸) جسک اللہ تعالیٰ جو چاہتا

ہے کرتا ہے۔

☆ کلمہ پڑھنے والا مسلمان ذرا سوچے کہ کیا اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کے متعلق ایسے کلمات لکھنا گستاخی نہیں؟ نبی ﷺ کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا، لکھنے والے ذرا سوچیں! حضور ﷺ نے چاند کے دو ٹکڑے کئے، سورج پلٹایا، مردے زندہ کئے، مریضوں کو دست مبارک سے شفا یاب فرمایا، کھاری کنوئیں لعاب دہن سے ٹیٹھے فرمادیئے، اگلیوں سے وحشے جاری فرمادیئے، جنت کے ٹکٹے تقسیم کئے، اندھوں کو اکھیارا کر دیا، قیامت تک کے حالات بتادیئے اور قیامت کے دن جس کی چاہیں گے شفاعت فرمائیں گے۔ یہ سب کس کے چاہنے سے ہوا جو نبی ﷺ نے چاہا، وہ خدا تعالیٰ نے کر دیا۔ جو آپ کے چاہنے سے نہ ہوا، اس میں حکمتیں تھیں، مگر اسے الفاظ کا استعمال بے ادبی کی دلیل ہے



اہلحدیث مولوی طالب الرحمن نے نیاز حسین، امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اور حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی گیارہویں جس کا معنی اصل میں ایصالِ ثواب ہے، اس کو شرک لکھ کر تمام مسلمانوں کو مشرک قرار دیا

155

آپے عقیدہ میں

ج۔ اس لئے کہ نذر عبادت ہی کی ایک قسم ہے اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی عبادت جائز نہیں۔

س۔ نیاز کا کیا مطلب ہے؟

ج۔ نیاز اور چڑھاوے کا مطلب ایک جیسا ہے۔

س۔ نذر اللہ نیاز حسین کا کیا مطلب ہے؟

ج۔ نذر اللہ کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے نام کی نذر اور نیاز حسین کا مطلب ہے حسین کے نام کی نیاز۔

س۔ نیاز حسین کہنا صحیح ہے یا غلط؟

ج۔ نیاز حسین کہنا شرک ہے۔

س۔ نیاز حسین کہنا شرک کیوں ہے؟

ج۔ نیاز حسین کہنا شرک اس لئے ہے کہ حضرت حسین علیہ السلام کسی چیز کے خالق ہیں اور نہ مالک۔

س۔ کیا نیاز حسین کھانی چاہیے؟

ج۔ نیاز حسین کھانا حرام ہے۔

س۔ نیاز حسین کھانا کیوں حرام ہے؟

ج۔ نیاز حسین کھانا اس لئے حرام ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام کے علاوہ کسی اور کے نام کی دی ہوئی چیز سور اور مردار کی طرح حرام ہے۔

س۔ کیا گیارہویں والے پیر کے نام کی گیارہویں بھی حرام ہے؟

ج۔ ہاں گیارہویں والے پیر کی گیارہویں یا امام جعفر صادق کے نام کے کوٹھے یا کسی پیر کے نام کا بکر یا مرغ بھی حرام ہے۔



اہلحدیث سعودی مولوی اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ نیکی کے ارادے سے بھی  
مدینہ جانا کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتا

## زیارة مسجد الرسول صلي الله عليه وسلم [فضلها و امكانها]

نالیف

محمد شاہد محمد شفیق

داعیۃ مکتب دعویٰ و توعیۃ الجالیات بالرس

ترجمہ

نور الدین داعیۃ مرکز توعیۃ الجالیات بالقصیم

21

زیارت مسجد مصطفیٰ ﷺ

سکتا اور یہ آپ ﷺ سے محبت کی علامت بھی نہیں، اصل محبت ان کی اطاعت و  
اتباع میں قہلی ہے۔

جی ہاں! بار بار مدینہ جانا اور آپ کی قبر شریف کی زیارت کرنا ہی آپ کی محبت  
کی علامت نہیں بلکہ اصل محبت آپ ﷺ کے نقش قدم پر چلنا ہے، ویسے وہاں جا کر  
عبادات بجالانا کار ثواب اور مستحب عمل تو ہے لیکن پہلے عقیدہ کی درستگی اور فرضی  
عبادات میں سبقت ضروری ہے۔

20

زیارت مسجد مصطفیٰ ﷺ

سلطاننا نصیرا پڑھنا نبی اکرم ﷺ و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں۔

(۴) حدود مدینہ میں داخل ہوتے ہوئے ہمارے دیکھ کر مرید دعا: "اللہم هذا حرم  
نبیک فاجعلہ لی وقایۃ من النار و امانا من العذاب و سوء الحساب  
پڑھنا سنت رسول ﷺ و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں

مذکورہ بالا چاروں چیزیں مدینہ میں داخل ہونے سے قبل کرنا پڑھنا بدعت ہے  
جس سے ہر مسلمان پر بیزار کرے اور ان کتابوں سے دعائیں ہرگز نہ لی جائیں جو بغیر  
مستند حوالے کے لکھی ہوتی ہیں۔

جب آپ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ کی سب سے پہلی اسکیم یہ تھی کہ مسجد  
بنائی جائے۔ آپ نے قدم اٹھاتے ہوئے اس کام کا آغاز کر دیا، یاد رہے کہ مسجد نبوی  
ﷺ جس جگہ پر تعمیر ہوئی ہے اس کی تفصیل صحیح بخاری کی روایت میں ہے جو انس بن  
مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: ﴿جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو  
بالائے مدینہ میں عمرو بن عوف کے قبیلہ میں فروکش ہوئے، چودہ روز تک یہاں  
خیمہ سے رہے پھر بنو نجار کی قوم کو طلب فرمایا۔ بنو نجار گردن میں گواریں لٹکائے  
ہوئے حاضر ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ اس وقت اونٹنی پر سوار تھے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ  
بچھے بیٹھے تھے اور قبیلہ بنو نجار کے آدمی آپ کے آس پاس (پا پیادہ چل رہے) تھے

آج بہت سے لوگوں کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ دور دراز شہروں و علاقوں سے ہر  
بدھ، ہر جمعرات یا ساری چھٹیوں یا عید و بقرعید میں مدینہ کا رخ کرتے ہیں خواہ ان کا  
ارادہ نیکی کا ہو یا سیر و تفریح اور غربت زائل کرنے کا یا نبی اکرم ﷺ سے انہیں محبت  
ہو، ایسے لوگ اس بات کو ذہن میں نہ لیں کہ اگر انہیں رسول اللہ ﷺ سے یہی محبت ہے  
تو اس کی علامت یہ ہے کہ وہ سب سے پہلے آپ ﷺ کا مکمل اتباع و فرمانبرداری  
کریں، ورنہ فرائض میں سستی کرنا یا عتقاد میں کمزور ہو کر شرک کرنا پھر دوڑ دوڑ کر  
مدینہ جا کر مسجد نبوی کی زیارت کرنا یا عمرہ و طواف کعبہ کرنا اسے کچھ فائدہ نہیں پہنچا

غیر مقلد اہل حدیث مولوی عبداللہ روپڑی نے فتویٰ دیا کہ قبلہ کی طرف پاؤں کرنے کی ممانعت میں صریح حدیث نہیں آئی۔ اس میں تشدد نہ چاہئے

فَاتَشَلُوا أَهْلًا لَكُمْ كَمَا تَبْتَغُونَ

# فتاویٰ اہل حدیث

جلد اول

از

مجتہد العصر حافظ عبد اللہ محدث روپڑی

المتوفی

۱۱ ربیع الثانی ۱۳۶۳ھ ۲۰ اگست ۱۹۶۴ء

شائع کردہ

۲۶

کے لئے سارا جو منہ ہاتھ کے سوا پشت پاؤں تک نہ چاٹنا ضروری ہے۔ نیز اگر کپڑا لپیٹہ ہو تو ہر طرف کے لئے کسے سے بھی ڈھاکننا ضروری ہے سر ڈھاکننا ضروری نہیں۔ نماز میں اس طرح بگل ماننا منع ہے کہ اتنے باہر تھامے مشکل چوں بس طرح کی بگل ماننے کو استعمال سہا کہتے ہیں۔  
پیارے کے پائے پر صاف آستین چڑھا دے۔ کرتے کا دائرہ کشا کر کے ترنسکی ڈب میں دینا یا پاہر کے سے میں دینا۔ تہ نہسکے نیچے لنگڑی بانہنا۔ عورت کا اپنے چوڑا کر کشا کر کے بانہنا اس قسم کی سب سے میں منع ہیں۔ بس طرح کپڑے کا لٹکانا بھی منع ہے یعنی کہ حوں یا سر پر کپڑا ڈال کر اس کو دھرت دکھاوا  
بگڑنا یا منع ہے۔

عبد اللہ امرتسری روپڑی

## مساجد کا بیان

قبلہ کی طرف پاؤں کرنا

**سوال**۔ قبلہ کی طرف پاؤں چھونے یا چاٹنے کی پائیں کرنے کی ممانعت میں کوئی حدیث  
آمد ہے یا کوئی شخص کتنا قبلہ کی طرف پاؤں کرنے کو زیادہ اللہ سے شریف ہر م ہے۔  
**جواب**۔ قبلہ کی طرف پاؤں کرنے کی ممانعت میں صریح حدیث نہیں آئی۔ اس میں تشدد  
نہ چاہئے۔  
عبد اللہ امرتسری روپڑی

بے شک وہ ہے۔ چونکہ کھنڈ سے ملا لانت آتی ہے جو سفیرانی میں ہے جو جہل و عناد ہے اور بیکار  
ساریہ جو اللہ ہی صل اللہ علیہ وسلم کان اذ احکم لکم حکمہ فیما بینکم فی اللہ و فی اللہ و فی اللہ و فی اللہ  
بیتہ یتذکرہ فیما لاقیہم من ظہیرہ یتذکرہ فیما لاقیہم من ظہیرہ یتذکرہ فیما لاقیہم من ظہیرہ یتذکرہ  
صل اللہ علیہم اجمعین لعلہم یرحمنہم و یرحمہم و یرحمہم و یرحمہم و یرحمہم و یرحمہم و یرحمہم و یرحمہم  
بے شک وہ ہے کہ کپڑے چاٹنے سے بچنا چاہئے کہ سارے پاؤں کے سوا کسی

ادارہ احیاء السنۃ : بی باک سرگودھا

☆ یعنی اہل حدیث مولوی قبلہ کی طرف پاؤں کرنے کی اجازت دے رہے ہیں یعنی اب ادب بھی دل سے نکل گیا۔

## غیر مقلد اہل حدیث مولوی عبداللہ روپڑی نے مسند احمد کی حدیث شریف کو بغیر تحقیق کے جھوٹی حدیث قرار دے دی

۲۹۶

**سوال :-** ایک شخص مسلمان ہے لیکن وہ نماز نہیں پڑھتا یا وہ کبھی نماز پڑھتا ہے کبھی چھوڑ دیتا ہے۔ یہ مسلمان عیسائی سے اچھا ہے یا عیسائی بے نماز مسلمان سے اچھا ہے۔ بے نماز کے ساتھ میل جول اور کھانے پینے کا کیا حکم ہے۔

**جواب :-** بے نماز کے متعلق اختلاف ہے کہ کافر ہے یا نہیں صحیح یہی ہے کہ کافر ہے۔ رہا بے نماز اور عیسائی میں فرق۔ سنا تاہو سکتا ہے کہ عیسائی منتر پڑھتا ہے۔ مردار سے پرہیز نہیں کرتا۔ اسی طرح جنابت سے غسل نہیں کرتا۔ اس قسم کی بات ہی مہاشیاد ہیں۔ جن میں بے نماز عیسائی سے مست از ہے۔ اس بنا پر بے نماز کو عیسائی سے پرہیز کرنا چاہیے۔ رہا وہ شخص جو کبھی نماز پڑھتا ہے اور کبھی نہیں پڑھتا۔ سو اس کی دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ کچھ وقت نکالتا پڑھتا ہے اور کچھ وقت نکالتا چھوڑ دیتا ہے اس کا حکم پڑھنے کے دنوں میں نمازی کا ہے اور ترک کے دنوں میں تارک کا ہے۔ دوسرا یہ کہ کوئی نماز کسی وقت پڑھتی۔ کوئی نماز چھوڑتی۔ بے نمازی ہے۔ کیونکہ جب وہ نماز پڑھتا ہے تو اس کا یہ قصد نہیں ہوتا کہ اگلی نماز بھی پڑھوں گا۔ گریا کہ وہ پڑھنے کے وقت تارک ہے۔ اس لئے یہ بے نمازی ہے۔ اور یہی احتمال ہے کہ جو نماز اس نے پڑھی ہے اس کے بعد دوسری نماز کا وقت آنے سے پہلے مرجائے تو یہ نمازی شمار ہوگا اور اس کا جنازہ پڑھ لیا جائے۔ اور اگر دوسری نماز کا وقت آگیا اور باوجود پڑھنے کے نہیں پڑھی تو پھر وہ بے نماز شمار ہوگا لیکن یہ احتمال نماز جنازہ کی گنجائش کے لئے ہے ورنہ اس کے ساتھ کھانے پینے میں غیرت کا تقاضا یہی ہے کہ پرہیز کیا جائے۔ کیونکہ زندہ کے لئے تہیہ مناسب ہے تاکہ اس کی اصلاح ہو جائے اور مردہ کے لئے شفقت مناسب ہے کیونکہ اس کا عمل منقطع ہو چکا ہے

عبداللہ تیسری روپڑی ماڈل ہاؤس کوٹھی نمبر ۹۹ سی لاہور ۲ شوال ۱۳۷۶ھ

### صبح اور شام صرف دو نماز پڑھنا

**سوال :-** ایک مولوی صاحب نے مثل بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اس نے کہا کہ میں صبح اور عشا کی نماز پڑھتا ہوں گا اگر ننگہ برتر اسو من تاہوں۔ آپ نے اس کو دو نماز پڑھنے کی اجازت دے دی۔ یہ حدیث کہاں ہے۔ محمد علی بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

**جواب :-** یہ حدیث بالکل جھوٹ ہے کسی کتاب میں نہیں ہے۔ عبداللہ تیسری روپڑی ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۷۶ھ

فَاتَسَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

## فتاویٰ المحدث

جلد اول

از

مجتہد العصر حافظ عبداللہ محدث روپڑی

المطوفی

۱۱ ربیع الثانی ۱۳۸۳ھ ۲۰ اگست ۱۹۶۳ء

شائع کردہ

ادارہ احیاء السنۃ : سی پاک سرائے

حدیث شریف: حضرت نصر بن عاصم لیشی رضی اللہ عنہ اپنے خاندان کے شخص کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس شرط پر اسلام لائے کہ وہ صرف دو وقت کی نمازیں پڑھا کریں گے تو سرکار عظیم ﷺ نے ان کی شرط قبول کر لی (بحوالہ: مسند احمد شریف)

غیر مقلد اہل حدیث مولوی عبداللہ روپڑی نے اہل حدیث مولوی محمد جو ناگر ٹھی کے حوالے سے لکھا کہ جمعہ کی دو اذانیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بدعت ہے (معاذ اللہ)

فَأَسْأَلُ أَهْلَ الذِّكْرِ أَنْ يَكْتُبُوا لِي بِهَذَا

# فتاویٰ اہل حدیث

جلد اول

از

مجتہد العصر حافظ عبد اللہ محدث روپڑی

المطوفی

|| ربیع الثانی ۱۳۸۳ھ ۲۰۰ اگست ۱۹۶۴ء

شائع کردہ

ادارہ احیاء السنۃ : بی باک سرگودھا

۲۲۶

نے جس کلام کو اچھا سمجھا خدا کے نزدیک بھی اچھا ہے۔ اور پہلی اذان حضرت عثمان کی جاری کی جاتی ہے اور دوسری کی حیثیت میں اور بعد اس پر اللہ کے بارے میں حدیث جاری جلد ہم ص ۱۹ میں ہے کہ ظاہر یہی ہے کہ یہ اذانیں سب شہوں میں جاری ہو گئی ہوں فاکہانی نے اتنا ذکر کیا ہے کہ کہیں تہا ج نے جاری کی ہے۔ اور بعد میں زیاد نے۔ پھر صاحب فتح قلبی کہتے ہیں بے خبری سے کہ کوئی اہل مغرب اس وقت ایک ہی اذان دیتے ہیں۔ اور بعد فقہاء عرب سے صاحب فتح الباری نے بدعت ہونا نقل کیا ہے۔ پھر کہتا ہے۔ جہاں شہر ہو سکے تو اس میں دو اذانیں ہیں۔ ایک ایک بدعت کہنے سے تو کا تصور انکار ہو یعنی یہ اذان درست نہیں۔

دوسرا یہ کہ انشا و تصور نہ ہو کہ یہ تصور ہر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نمازیں یہ نہ تھی جیسے وہ جو طریق ترائی کو حضرت عثمان نے بدعت کہا ہے حالانکہ شرفاً و سنت میں۔

خلاصہ یہ کہ عاراً المسلمون حسنا صریح کے ماتحت عثمانی اذان درست ہے۔ کیونکہ اس وقت قریشی سب شہوں میں جاری ہو گئی ہے۔ فقہاء و ائمہ اگرچہ ابتدا اس کی لوگوں کی کثرت کی وجہ سے تھی مگر سب شہوں میں اس کا پھیلنا دلالت کرتا ہے کہ آن لوگوں کی کئی بیشی منوسی نہیں گئی تھی پس ثابت ہو گیا کہ یہ اذان درست ہے۔ غلطی کم ہوں یا زیادہ۔ ہاں ضروری نہیں۔ اگر کوئی نہ دینی چاہے نہ دوسرے۔ مگر دینے والے پر بھی کوئی اعتراض نہیں۔ لہذا بعض لوگ جو کہتے ہیں کہ بلکہ جگہ بانڈ میں دینی چاہیے۔ کیونکہ حضرت عثمان نے ایسی جگہ ہی دینی تھی قریشی شیک نہیں۔ اذان سے تصور اعلان ہے۔ یعنی لوگوں کو نذر اور توجیہ اعلان ہے۔ اس میں بازار یا کسی جگہ کی خصوصیت کو کوئی دخل نہیں۔ درینہ شریف میں بازار مسجد کے ساتھ تھا اس میں حضرت عثمان نے نماز پڑھی اور بعد ازاں اس میں طرح طرح کی جامع مسجدیں بنیں جگہ دیکھ لینی چاہیے۔

مولا محمد جو ناگر ٹھی نے اس ضمن میں کو بدعت قرار دیتے ہوئے لکھا ہے۔

کہ حضرت کاناد اور آپ کے بعد کے مدعیوں کے لئے اس قدر دوسری اذان کا وجود ہی نہ تھا۔ ان

حضرت عثمان کے لئے اس قدر وقت معلوم کرانے کے لئے نماز میں بازار کی جگہ کو ہوا ہی باقی

تھی کہ مسجد میں۔ یہی ہمارے نماز میں بعد اذانیں جس کے لئے جاتی ہیں۔ عربی بدعت ہے۔ کسی

طرح بازار نہیں۔ و اللہ اعلم۔

(دوسرے صفحہ پر)

تغایب۔ میں بدعت نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ اذان سے تصور اعلان ہے۔ خصوصیت مرضی کار کرنا

یہ غیر مقلد اہل حدیث پیشوا مولوی ثناء اللہ امرتسری کے فتاویٰ ثنائیہ کا اصل ٹائٹل ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# فتاویٰ ثنائیہ

شیخ الاسلام حضرت

ابوالوفاء مولانا ثناء اللہ امرتسری

دوم

سُؤَالِ مُحَمَّدِ اَوْدَرَاذ

مکتبہ صحیح الحدیث

حافظ پلازہ مچھلی منڈی

بالمقابل جلال دین ہسپتال نیوآرڈو بازار لاہور

فتاویٰ ثنائیہ جلد ثانی ۷۹۲

دعویٰ جگہ کوئی اور ہم کلوم علی جی کو مؤثر نہیں نے وصول کیا کرتے تھے نہ لکھ دیا۔  
 (تاریخ شیعہ ۳۱ اگست سندھیل مس)۔  
**اہل حدیث** کا یہ فقرہ پڑھ کر مہارے سے بے بسا ختمہ عمل گیا ہے  
 یہ کہ ہم کلوم نام لیدر زمین کی مال تھی۔  
 اب یہی تیسری بات کہ ہم کلوم جو مؤثر بنت علی نہ تھی یا کوئی اور تھی شیعوں کے بیان سے معلوم  
 ہوتا ہے کہ مؤثر نہیں کو وصول کیا گیا ہے ہم مؤثر بننے کے لئے پہلے نہیں کرنے بلکہ شیعوں کی سند  
 کتاب حدیث تہذیب و احکام سے ایک جگہ لایا گیا ہے کہ ہے، ناظرین اسے خود سے پڑھیں۔  
 عن جعفر علیہ السلام قال معانت امر کل قوم منبت علی واینها زید بن حصر بن  
 الخطاب و کتاب التہذیب جلد دوم ص ۳۸ مطبوعہ ایران امام جعفر علیہ السلام کے ساتھ  
 ہے کہ ہم کلوم بنت علی اور اس کا بیٹا زید بن حصر بن الخطاب فوت ہو گئے۔  
**ناظرین!** استخراج کر کے شیعوں کو کہہ دو کہ صواب عمل احکام کی صورت پر پیش کیا  
 گیا ہے اس عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ہم کلوم زید بن حصر بنت علی تھی لا غیر۔  
 الحمد للہ یہ پرانا جھگڑا اخبار شیعوں کے توسط سے سامنے آئے ہو گیا امید ہے کہ آئندہ شیعوں  
 حضرات اس موضوع پر کلم نہیں اٹھائیں گے۔  
 شکر شکر کہ بیان کن در صلح فتاویٰ صلح جو یاں بخوشی سجدہ مشکلاذ لود  
 (المعدیت ۱۰ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

**رسول خدا علیہ السلام خدا کے فرستادے ہیں**  
 بجواب الفقہین  
 الفقیہ تورات خود اس کے کارنجانا ایسے مدرسہ میں تیسرا ہے ہو کے ہیں جہاں اہل حدیث کوئی  
 کتاب داخل نصاب نہیں ہے علم اہل حدیث نے سے پہلے وگونی اور نہ نام وہی کے تیسرے پہلے  
 لگ جاتے ہیں ہم الفقہ کو نصیحت نہیں کر سکتے کیونکہ وہ ہماری نصیحت کو باجھے گا ہاں متلاصبا کا

Marfat.com

یہ غیر مقلد اہل حدیث پیشوا مولوی ثناء اللہ امرتسری نے اپنے فتاویٰ ثنائیہ میں لکھا ہے کہ  
قرآن بھی خدا کا پیدا کیا ہوا نور مخلوق ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# فتاویٰ ثنائیہ

شیخ الاسلام حضرت

ابوالوفا مولانا ثناء اللہ امرتسری

دوم

مکتبہ محمد اودراز

مکتبہ صحیح الحدیث

حافظ پلازہ مچھلی منڈی

بالمقابل جلال دین ہسپتال نیوآرڈو بازار لاہور

فتاویٰ ثنائیہ جلد شانل ۷۹۳

جلد شانل کتاب المتعرفات

ایک شہر میں کئے دیتے ہیں جو فراتے ہی سے  
دہان خوشی بہشت نام سیلا صاحب  
بلول مثل ہم الفقیر کی ایک سخی کا ذکر کرتے ہیں جو الفقیر مورخ نے اپریل میں بول مرتوم سے اہل  
حدیث کی لڑائی میں اسناد صاحب اس کا جواب دینا چاہتے تھے فقیر کی ایک جگہ مگر ہم  
ایک نئے کے حاوی نہیں ہیں کیونکہ ہمیں تسلیم دی گئی ہے۔ (ذخیرہ الیقین ص ۱۰۰) جس کا  
تبیہی نوٹ کے بعد ہم اصل مسئلہ کا ذکر کرتے ہیں  
ہمالہ الفقیر ہادی کا اتفاق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نور خدا ہیں، مگر اس کی تشریح میں  
انہوں نے الفقیر ہادی کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے نور ہیں جس کی تشریح  
میں غصہ ہے جو الفقیر میں شرح بزوار ہے سے  
دی جو ستویٰ عرض سے خدا جو کہ  
ہم اس عقیدہ کو عقیدہ عیسائیاں جو عقیدہ کفریہ، بلکہ عقیدہ دہریہ کہتے ہیں، ہمارے عقیدہ کی تشریح  
ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے پیدا کئے ہوئے نور خدا ہی طرح قرآن بھی خدا کا پیدا کیا ہوا  
نور مخلوق ہے، چنانچہ ارشاد ہے۔

سَأَلْتُ رَبِّيَ مَا الْكِتَابُ نَزَّلَ إِلَّا بِإِيمَانٍ وَلَكِنْ جَعَلْنَاهُ نَزْلًا يُنَوِّدُ عِبَادَهُ  
لشأن دینی ہم نے قرآن کو تیرے دل میں نور بنایا

اب قتال ظہرات صرف اتنی ہی گئی مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے نور ہیں یا نور مخلوق  
ہیں۔ عدنی تصرف ملاحظہ ہو ما الفقیر کے نام لکھا باوجود سخت جگہ لائی کرنے کے تصرف قدرت کے  
ماقت یہ فقرہ بھی کہنے پر مجبور ہو گئے کہ۔

میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نور بنایا اور نور فرمایا ہے

(الفقیر ص ۱۰۰) اپریل ۱۹۷۳ء  
اس فقرہ میں بنایا کا لفظ نور طلب ہے، جو اصل خلق کا ترجمہ ہے، ترجمہ صحت ہے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے پیدا کئے ہوئے نور ہیں، جو نور خدا کی صفت ہے، وہ پیدا کیا ہوا نہیں ہے کیونکہ  
خدا تعالیٰ کی سب صفات اہل ہی ہیں، بس یہی ہمارا عقیدہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اور  
صفات سب خدا کی مخلوق ہیں، خدا کے ساتھ عینیت کا کوئی صف نہیں، بلکہ صحیح امتدادی ہے جو آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے در شان فرما ہے۔ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ نور خدا ہے، جس کا مطلب حلی کے

☆ قارئین کرام اہل حدیث پیشوا کے نزدیک قرآن مجید مخلوق ہے۔ قرآن پاک اگر مخلوق ہے تو پھر وہ حادث ہے، جب حادث  
ہے تو وہ فنا ہو جانے والا ہے جبکہ یہ عقیدہ قرآنی تعلیمات کے خلاف ہے۔ یاد رہے کہ امام بیہقی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ امام مالک،  
امام اعظم ابوحنیفہ، امام احمد ابن حنبل، امام شافعی، امام وکیع بن الجراح، امام مزنی اور امام یحییٰ بن یحییٰ رحمہم اللہ کے نزدیک جو قرآن پاک  
کو مخلوق کہے، وہ کافر ہے (کتاب الاسماء والصفات)

ابحدیث کے شیخ الکل مولوی نذیر دہلوی نے یزید کی حمایت کرتے ہوئے اسے بے قصور لکھا۔  
 مزید لکھا کہ یزید نے امام حسین کے قتل کا حکم نہیں دیا تھا، نہ اس فعل سے راضی تھا

کتاب الاعتصام بالاسم

۲۲۷

پریمیہ جلد اول

یہ کتاب ہے،  
 یزید کے بارے میں بعض کہتے ہیں کہ باتفاق مسلمانوں کے وہ امیر مقرر ہوا، اس کی اطاعت  
 امام علیہ السلام پہا جب تھی، حالانکہ اس کی خلافت پر مسلمانوں کا اتفاق نہ ہوا، اور ایک جماعت  
 صحابہؓ کا ولاد صحابہؓ نے اس کی بیعت نہیں کی، اور جن حضرات نے بیعت کی تھی، جب  
 ان کو اس کے فسق و فجور کا حال معلوم ہوا، صلح بیعت کر کے مدینہ میں واپس آ گئے، اور بعض قتل ہیں  
 کہ یزید نے امام حسین رضی اللہ عنہ کے فسق کا حکم نہیں دیا تھا، نہ اس فعل سے راضی تھا، یہ سب باطل  
 ہے، قال العلامة، الفتاویٰ فی شرح العقائد النسفیة، قال حق ان رضی یزید  
 قتل الحسین واستبشارہ بذالك واهانتہ اهل بیت النبی صلی اللہ علیہ  
 وسلم وضاہر معنایہ وان کان تھا صلیہ احاد انتہی اور بعض کہتے ہیں کہ قتل امام  
 حسینؑ گناہ کبیرہ ہے نہ کفر، اور یہ سنت مخصوص کفار سے، لازم ہا بن فطانت، نہیں جانتے  
 کہ قرآنیک طرف خود ایثار رسول اشقیں کیا اثر رکھتا ہے، قال اللہ تعالیٰ ان الذین  
 کفروا اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعد لہم عذابا مہینا  
 میں کہتے ہیں کہ اس کے خاتمہ کا حال معلوم نہیں، شاید اس نے اس کفر و معصیت کے بعد توبہ کی  
 دست مورت کے تائب ہو گیا ہو، امام غزالی کا اسرار العلوم میں اسی طرف مدحجان ہے،  
 ماننا چاہیے کہ توبہ کا احتمال ہی احتمال ہے، حال اس بے سعادت کے اس ہمت میں وہ  
 کسے کہ کسی نے نہیں کیا، شہادت امام حسینؑ و اہل بیت کے بعد مدینہ منورہ کی  
 رب کا بیان مدینہ کی شہادت و قتل کے واسطے لکھ کر بھیجا، تین روز تک مسجد نبویؐ کے اذان  
 پڑھی، من بعد حرم مکہ میں لکھ کر کسی کر کے میں حرم مکہ میں عبد اللہ بن الزبیر کو شہید کرایا، وہ انہیں  
 قتل میں تھا، اس کی موت مانگنی اس جہان کو پاک کیا، اس کے بیٹے مولانا نے برسر منبر اس  
 کو انیاس بیان کیں، واللہ اعلم بما فی الضمائر اور بیٹے سلف کا اعلام انت سے اس غلطی پر جس جوڑ  
 کے لیے جناتچہ علامہ فتاویٰ نے کمال جوش و خروش کے ساتھ اس پہا اس کے اعوان پر منت  
 انت اور بعضوں نے اس معاملہ میں توقف کیا ہے، میں مسلک سلم سے ہے، اس غلطی کو مغفرت  
 مانگتا ہے، کہ امام حسینؑ کے قتل سے بڑے غم و اہمال بیت کی توبہ کی کہ جس کی تفصیل امام ہے،  
 اس کے سنی حوازیہ کہے ہیں،  
 کہ جوڑ لکھتا اس کے رسول کو بھیج دیتے ہیں، انھیں  
 انھیں عزت پہا ہے، امام کے لئے ذلیل کن خطاب ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# فتاویٰ ثنائیہ

شیخ الاسلام حضرت

ابوالوفاء مولانا شہاب الدین امرتسری

دوم

رفیق محمد اودراز

مکتبہ صحب الحدیث

حافظ پلازہ مچھلی منڈی

بالمقابل جلال دین ہسپتال نیوآرڈو بازار لاہور

☆ ہمارا دہلوی صاحب سے سوال: اگر یزید بے قصور تھا تو اس نے گھرانہ اہلبیت سے معافی کیوں نہیں مانگی؟ ابن زیاد سمیت  
 قاتلین حسین رضی اللہ عنہ کو سزا کیوں نہیں دی؟ گھرانہ اہلبیت کو قیدی کیوں بنایا؟ مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ میں حملہ کیوں کروایا؟



غیر مقلد اہل حدیث مولوی عبداللہ روپڑی نے حضور ﷺ کا بول و براز ناپاک قرار دیا (معاذ اللہ)

۲۵۰

پٹوسے کے سارا درار کی کوئی شے بیچ کر بچے برتنے درست نہیں ویسے ناندہ اٹھا نادرست ہے جس سے بیچ سے درست استماع ثابت نہیں ہوتی مثلاً قرآنی حقیقہ ذبیحہ کا گوشت کھا سکتے ہیں اور اس کی دیگر اشیاء برت سکتے ہیں لیکن زوخت وغیرہ منع ہے عمان سے ناندہ اٹھا درست ہے۔

پس کامل الہم جو نادر روایت ہے اس کی جہلی کی یہ سننے سے صابن ذبیحہ میں استعمال درست ہے۔

ماظہ عبداللہ تیسری روپڑی ۲۰/۱۲/۱۹۶۳ء

کیا حضور کا پیشاب پاک ہے؟

سوال: کیا نبی کریم کا پیشاب اور عین پاک تھا، مگر نہیں تو مولوی رحیم بخش نے مسلم کی دوسری کتاب میں یہ کس دلیل اور کس کتاب سے لکھا ہے کہ

لیکبرکت نام عورت نے آپ کا پیشاب پی لیا آپ نے فرمایا تو کہیں پیٹ کی بیماری سے بیمار نہ ہوگی۔ (ص ۲۱)

جواب: اس عورت کے تعلق اختلاف ہے بعض کہتے ہیں یہ وہی ام امینہ بنت ابی طالب ہے جو عورت کے نام سے بھی رکت ہے اور بعض کہتے ہیں یہ اور عورت ہے مولوی رحیم بخش صاحب نے حروریات بیان کی ہے وہ حافظ ابن حجر نے اس پر میں ذکر کیا ہے اس کے اصل الفاظ یہ ہیں۔

عَنْ أُمِّ أَيْمَنَ ثَلَاثَ كَوْنٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَتْ بِتَوَلُّدِ فِيهَا بِاللَّيْلِ فَكَانَتْ إِذَا أَصْبَحَتْ أَصْبَحَتْهَا كَيْفَ تَكُونُ لَيْلَةَ ذَا نَاعِطِ شَانَةَ فَغَلَطَتْ فَتَسِيرُ بِهَا قَدْ كَوْنَتْ ذَا لَيْلٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّكَ لَا تَشْتَكِي بِطَنِّكَ بَعْدَ يَوْمِكَ هَذَا لِصَابَةِ فِي تَمِيمٍ نَهْمُ صَابَةِ جُلْدٌ ۴۲۳

یعنی ام ایمن نے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک مٹی کا پیالہ تھا جس میں رات کو (غذ کی بنا پر) پیشاب کیا گئے تھے، ایک لٹ میں پیاسی سو گئی پس غلطی سے وہ پیشاب پی لیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میں لے اس کا ذکر کیا فرمایا اس دن کے بعد مجھے کبھی پیٹ درد نہیں ہوگا۔

اس روایت سے آپ کے پیشاب کا پاک ہونا ثابت نہیں ہوتا کیونکہ غلطی سے پی لیا گیا ہے رہا آپ

فَاتَّشَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ أَنْ يَكْفُرُوا بِمَا لَا يَجْعَلُونَ

# فتاویٰ المحدث

جلد اول

از

محمد لعل حافظ عبداللہ محدث روپڑی

المتوفی

اربع الثانی ۱۳۸۳ھ ۲۰ اگست ۱۹۶۳ء

شائع کردہ

ادارہ احیاء السنۃ فی پاکستان

☆ آپ ﷺ کا بول و براز آنت کے حق میں پاک ہے۔ اس پر اکابر علمائے اسلام فرماتے ہیں:

1- علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ فتح الباری شرح البخاری جلد اول، ص 218 پر فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے پاک ہونے پر کثیر دلائل

ہیں۔ ائمہ نے اسے آپ ﷺ کی خصوصیت قرار دیا ہے۔

2- شرح شمائل میں روایات شرب بول ذکر کرنے کے بعد رقم طراز ہیں کہ انہی روایات کو مد نظر رکھتے ہوئے ہمارے ائمہ حقد میں کی ایک

جماعت نے یہ قول کیا کہ آپ ﷺ کا بول و براز پاک ہے اور یہی قول مختار ہے اور تمام متاخرین کا اسی قول پر اتفاق ہے۔ اس پر کثیر دلائل شاہد

ہیں اور ائمہ نے حضور ﷺ کے خصوصی شمائل میں شمار کیا ہے (اشرف الوسائل الیٰ فیہم الشمائل، ص 77)

بقیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

غیر مقلد اہل حدیث مولوی عبداللہ روپڑی نے حضور ﷺ کا بول و برازنا پاک قرار دیکر اجماع امت کا انکار کیا

فَاتَّشَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ أَنْ يَكْتُمُوا مَا كُنُوا يَعْلَمُونَ

# فتاویٰ المحدث

جلد اول

از

مجتہد العصر حافظ عبداللہ محدث روپڑی

المطوفی

اربع الثانی ۱۳۸۳ھ ۲۰ اگست ۱۹۶۳ء

شائع کردہ

۲۵۱

کایہ فرمانا کہ تیرے پیٹ میں درد نہیں ہوگا یہ علاج ہے بعض نجس چیز بھی علاج بن جاتی ہے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ چونکہ یہ غلطی اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی وجہ سے ہوئی تھی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کا سوا دوسرے دیا کہ اس نجس چیز کو اس کے لئے شفا بنا دیا۔ بہر صورت اس غلط فعل کو طہارت کی دلیل بنانا غلط ہے۔  
جماد الثانیہ ۱۵ صفر ۱۳۹۰ء مطابق ۱۴ مارچ ۱۹۷۱ء

## گندگی کھانے والا جانور

سوال: شکوہ میں حدیث ہے کہ پانچ کھانے والا جانور حلال نہیں۔ اور نہ ہی اس کی سواری جائز ہے مگر ماہی وغیرہ میں اکثر گائے بھینس گندگی کھاتی دیکھی ہیں۔ کیا ان کی قربانی بھی درست ہے اور نہ ہی ہمیشہ گندگی کر دیکر کھاتے ہیں۔ اور ان کے اندر سے ہر شخص کھاتا ہے۔ اس مسئلہ کا حل قرآن و حدیث سے فرماتے ہیں؟  
جواب: ارشاد میں گندگی کھانے والے جانور کی ممانعت ہے۔ لیکن وہاں جلالہ کا لفظ ہے اور جلالہ زیادہ گندگی کھانے والے جانور کہتے ہیں۔ یعنی جس کی اکثر خوراک گندگی ہو یہاں تک کہ اس کے دودھ اور اس کے پینے سے گندگی کی بو آئے ایسا جانور بے شک حرام ہے۔ رہی عرضی تحریر جلالہ میں داخل ہی نہیں۔ کیونکہ اس میں غلطی ایسی عمارت رکھی ہے کہ اس سے اس کی اصلاح ہوتی رہتی ہے۔ اس لئے یہ خواہ کتنی گندگی کھا جائے اس سے بدبو نہیں آتی اور اس کا گوشت بچتور لذیذ رہتا ہے۔  
جماد الثانیہ ۱۵ صفر ۱۳۹۰ء مطابق ۱۴ مارچ ۱۹۷۱ء

## استنجا کا بیان

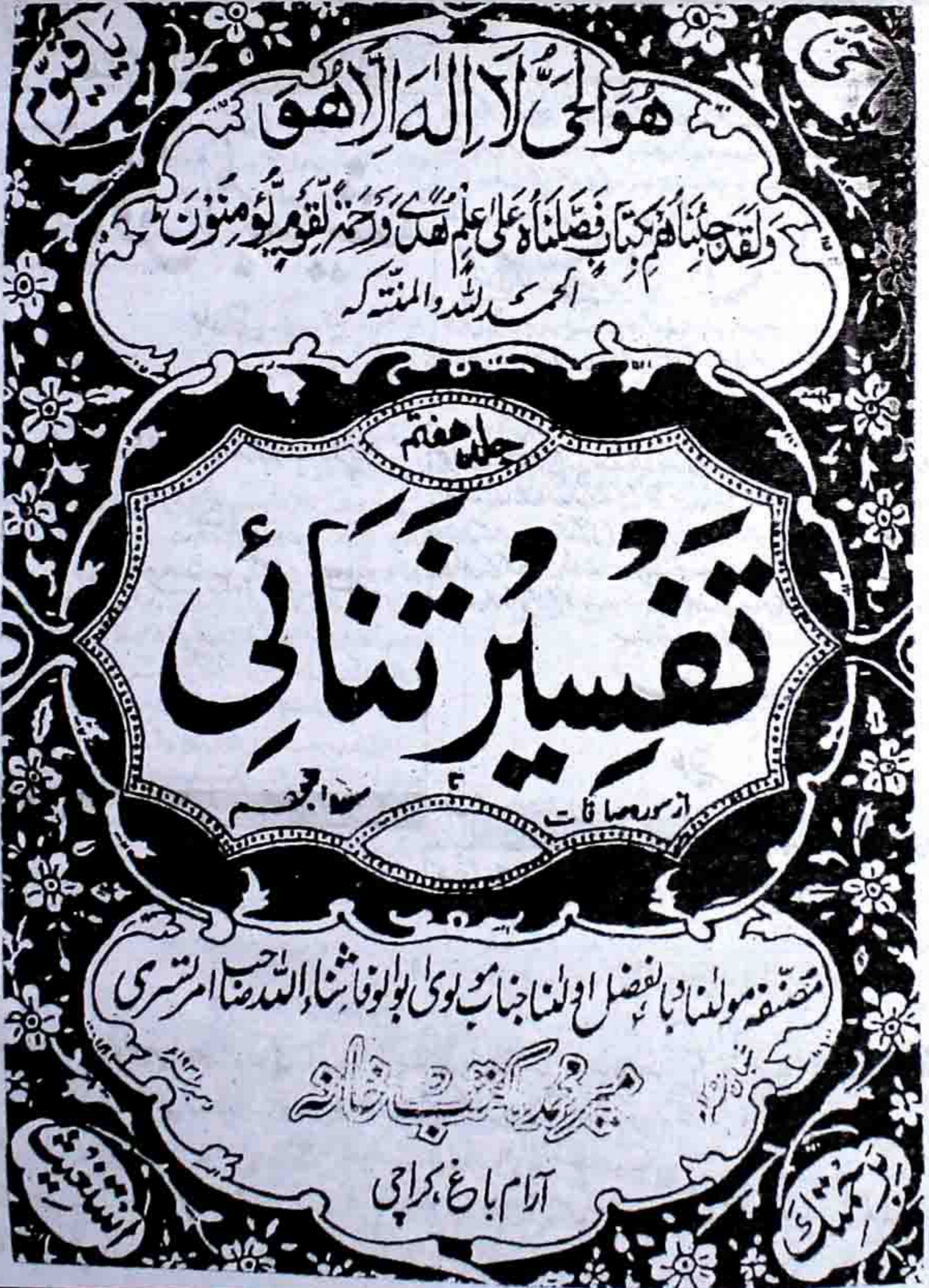
### طریقہ

سوال: استنجا حاجت کا کیا طریقہ ہے؟  
جواب: بیٹھنے کے وقت زمین سے قریب ہو کر کپڑا اٹھانا چاہیے۔ قبل کی طرف منہ اور پیچھ کرنے سے پرہیز رکھنا اگر کسی جگہ پر وہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔ جماد الثانیہ ۱۵ صفر ۱۳۹۰ء

ادارہ احیاء السنۃ : ۱ یا ۲ سرگودھا

- 3- حضرت امام قاضی عیاض علیہ الرحمہ اپنی کتاب شفاء شریف میں بول و براز کی طہارت پر دلیل قائم کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آپ ﷺ نے نہ تو ان کو (یعنی بول استعمال کرنے والے صحابہ کو) منہ دھونے کا حکم دیا اور نہ ہی ایسا عمل دوبارہ کرنے سے منع فرمایا۔
- 4- امام نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا بول مبارک، خون اور باقی تمام فضلات پاک ہیں۔
- 5- حضرت امام شامی علیہ الرحمہ فتاویٰ شامی جلد اول ص 212 پر تحریر کرتے ہیں کہ بعض شوافع اس بات کے قائل ہیں کہ آپ ﷺ کا مبارک بول بلکہ تمام فضلات پاک ہیں اور امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی رائے بھی یہی ہے۔

یہ تفسیر ثنائی کا اصل ٹائٹل ہے۔ یہ تفسیر غیر مقلداً بلحدیث پیشوا ثناء اللہ امرتسری کی تفسیر ہے



اہلحدیث پیشوا مولوی ثناء اللہ امرتسری نے قرآن مجید کی آیت انک میت انہم میتون ۵ کا بے ادبی والا ترجمہ یوں کیا کہ ”اے نبی! تو بھی مرجائے گا اور وہ بھی مرجائیں گے“ (معاذ اللہ)

بارہ ۲۳ - سورتہ اقصیٰ

۳۹

تفسیر شان

<p>لیے نازک وقت میں ایسا آدمی اور جو ایسے نہیں بلکہ بدکاروں کی وجہ سے ظالم ہیں برابر ہونگے؟ حالانکہ ظالموں کو یہ کہا جائیگا کہ جو کچھ تم دنیا میں کرتے رہے ہو اسکا بدلہ تم یہاں پاؤ اور عذاب پکڑو اسے مسلمانوں نے سنو! ان سے پہلے لوگوں نے بھی احکام خداوندی کی تکذیب کی تھی پھر ایسی جگہ سے انہیں عذاب آیا جہاں سے انکو گمان بھی نہ تھا۔ پھر خدا نے انکو دنیا ہی میں عذاب دکھایا اور اس میں آخرت کا عذاب سب سے بڑا ہے کاش وہ اس کو جانتے ہوتے اور سنو! ہم خدا نے لوگوں کی ہدایت کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کی مثالیں بتلائی ہیں تاکہ وہ کسیت پاویں یہ قرآن صاف عربی زبان میں آتا ہے تاکہ لوگ اس کی وجہ سے پرہیزگار بنیں مگر لوگ اس کی پردہ نہیں کرتے اس لئے خدا نے تعالیٰ ایک</p>	<p>وَقِيلَ لِلظَّالِمِينَ ذُوقُوا مَا كُنْتُمْ يَكْسِبُونَ ۝ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَتُفَرُّوا مِنْ عَذَابِ اللَّهِ لَئِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ فَذُوقُوا عَذَابَ اللَّهِ الْخَازِمِ لَا يَنْصَرِفُ عَنْكُمْ وَرَجْعَتِمْ فَيَنْقُصُ لَهُمْ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ شَيْئًا ۝ وَذُوقُوا عَذَابَ اللَّهِ الْكَبِيرِ ۝ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ۝ ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ ۝ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۝ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝</p>
<p>مثال سننا ہے۔ ایک غلام ایسا ہے جس میں بہت سے شریک مساوی حقدار ہیں اور اس کے مقابل میں ایک شخص صرف ایک ہی کا غلام ہے۔ پہلا غلام سبوں کا محکوم ہے۔ ہر ایک اُس پر حکم چلاتا ہے بعض اوقات آن صاحب میں اُس پر مختلف احکام جاری ہوتے ہیں اور وہ بیچارہ حیران سرگردان رہتا ہے اور تہرور ویش جسمان و رویش کی خال اُس پر صادق آتی ہے دوسرا غلام محض ایک ہی کی ملک ہے چاہے اُس پر حکم کرے یا نہ کرے کیا یہ دونوں غلام حالت میں ایک سے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ بعینہ یہی کیفیت ہے مومن اور مشرک کی۔ انکو اللہ نے اسلام پر طبع صحیح اور دلی ہے مگر بہت سے لوگ اس کی حقیقت نہیں جانتے اسی لئے بڑی بھاری علی انکو لگتی ہے جب سنتے ہیں کہ نبی خدا کا نائب ہے تو وہ اپنی نادانی سے خیال کر دیتے ہیں کہ یہ بھی مثل خدا کے دائم حقیقی القیوم ہوگا حالانکہ یہ خیال سکے سے غلط ہے نبی کی نیابت پیام رسانی میں ہے ذات و صفات میں نہیں اس لئے ہم اعلان کرتے ہیں کہ اے نبی! بیشک تو بھی مرجائے گا اور وہ بھی مرجائے گا</p>	<p>لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ۝ ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ ۝ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۝ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝</p>
<p>پھر تم سب لوگ قیامت کے روز اپنے پروردگار کے حضور باہم جھگڑا کرو گے یعنی تمہارا باہمی مقابلہ ہوگا اس مقابلہ میں کیا ہوگا؟ یہی کہ مشرک مومنون کو ادا سوتہ مشرکوں کو تھوڑی دیر کے لئے اٹھنے دینگے۔ اور اس دن فیصلہ تو خدا کے ہاتھ ہوگا اس فیصلہ کا خلاصہ یہی ہوگا کہ خدا کی بات ہے۔</p>	<p>وَقِيلَ لِلظَّالِمِينَ ذُوقُوا مَا كُنْتُمْ يَكْسِبُونَ ۝ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَتُفَرُّوا مِنْ عَذَابِ اللَّهِ لَئِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ فَذُوقُوا عَذَابَ اللَّهِ الْخَازِمِ لَا يَنْصَرِفُ عَنْكُمْ وَرَجْعَتِمْ فَيَنْقُصُ لَهُمْ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ شَيْئًا ۝ وَذُوقُوا عَذَابَ اللَّهِ الْكَبِيرِ ۝ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ۝ ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ ۝ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۝ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝</p>

☆ جبکہ امام اہلسنت مولانا احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ نے اس آیت کا ترجمہ یوں فرمایا ”بے شک آپ بھی انتقال کر جائیں گے اور یہ بھی مرنے والے ہیں“



# سعودی اہلحدیث مولوی نے لکھا کہ ہاتھ باندھ کر بارگاہ رسالت میں سلام پڑھنا ناجائز ہے (معاذ اللہ)

زیارة مسجد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم  
[فضلاہا مکافہا]

تالیف

محمد شاہد محمد شفیق

داعیہ مکتب دعویٰ و توعیہ الجالیات بالرس

رہ جمعہ

نور الدین داعیہ مرکز توعیہ الجالیات بالقصیم

<p>63</p>	<p>62</p>
<p>زیارت مسجد مصطفیٰ ﷺ</p> <p>ہے کہ بندہ زندگی کے سارے شعبوں میں ان کی اطاعت و اتباع کرے۔ امام مالک (امام مدینہ) رحمہ اللہ نے اس حقیقت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا: "صحابہ کرام مسجد رسول ﷺ میں آتے، اس میں ابو بکر، عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نمازیں ادا کرتے تھے اور وہ نماز کے التحیات میں کہتے: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَ زَوْجَةُ النَّبِیِّ وَ بَرِّکَاتُہُمْ۔ نیز درود شریف پڑھتے، پھر جب نماز سے فارغ ہوتے تو بیٹھے یا مسجد سے نکل جاتے، قبروں کے پاس سلام کے لئے نہ آتے تھے، وہ جانتے تھے کہ نبی ﷺ پر نماز میں درود و سلام پڑھنا دیگر تمام اوقات میں پڑھنے سے افضل اور زیادہ بہتر ہے۔"</p>	<p>زیارت مسجد مصطفیٰ ﷺ</p> <p>نہیں بیٹھا اور ان کے دونوں اصحاب رضی اللہ عنہما پر سلام پڑھتے وقت آدمی عام حالت میں ہونے کے عاجزی کے ساتھ دونوں ہاتھ باندھ کر جیسا کہ بندہ مسلم اس وقت میں داخل نماز اللہ تعالیٰ کے سامنے ہوتا ہے، ایسا کرنا جائز نہیں۔ بعض دیگر قسم کے لوگ زیارت کے وقت اپنی دونوں آنکھیں بند کر کے حد سے زیادہ تواضع و خشوع ظاہر و اختیار کرتے ہیں جبکہ ایسی تواضع و خشوع نماز میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے سامنے اختیار نہیں کرتے، ایسی حالتیں زیارت کے وقت مکروہ ہیں۔</p>
<p>شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: "صحابہ کرام بہتر زمانہ کے افراد ہیں اور آپ ﷺ کی سنتوں و آداب کے زیادہ علم رکھنے والے اور قبیح ہیں" لہذا ان کی اطاعت کی جائے۔</p>	<p>بعض لوگ ہر نماز کے بعد یا مسجد میں داخل ہوتے ہوئے یا روزانہ کوئی وقت خاص کر کے تینوں قبروں کی زیارت کیا کرتے ہیں اور وہ اس عمل کو کار خیر سمجھتے ہیں، ایسا کرنا کسی بھی صحابی یا تابعی یا ائمہ اربعہ سے ثابت نہیں اور یہ نبی اکرم ﷺ و صحابین سے محبت کی علامت بھی نہیں، بلکہ یہ واضح بدعت ہے، ان سب سے محبت یہ</p>
<p>عالم اسلام کے مشہور فقیہ علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: "صحابہ کرام جبکہ آپ ﷺ کی تعظیم و محبت میں بے حد آگے تھے (آپ ﷺ سے ایسی محبت ان کے علاوہ کوئی اتنی نہیں کر سکتا) جب وہ لوگ مسجد نبوی شریف میں داخل ہوتے تو ان میں سے کوئی بھی آپ کی قبر مبارک کے پاس نہ جاتا، نہ داخل حجرۃ سے اور نہ ہی خارج سے، حالانکہ آدمی ان کے زمانہ میں حجرۃ شریف میں دروازہ سے داخل ہو سکتا تھا</p>	<p>بعض لوگ ہر نماز کے بعد یا مسجد میں داخل ہوتے ہوئے یا روزانہ کوئی وقت خاص کر کے تینوں قبروں کی زیارت کیا کرتے ہیں اور وہ اس عمل کو کار خیر سمجھتے ہیں، ایسا کرنا کسی بھی صحابی یا تابعی یا ائمہ اربعہ سے ثابت نہیں اور یہ نبی اکرم ﷺ و صحابین سے محبت کی علامت بھی نہیں، بلکہ یہ واضح بدعت ہے، ان سب سے محبت یہ</p>

☆ مولوی صاحب! ہاتھ باندھنا اگر نماز کی حالت ہے تو ہاتھ چھوڑنا بھی تو نماز کی حالت ہے، کیا قومہ میں ہاتھ نہیں چھوڑتے؟  
ذرا سوچ سمجھ کر لکھا کرو، بعض رسول میں تمہاری عقلوں پر بھی پردے پڑ گئے

اہلحدیث سعودی مولوی نے اپنی کتاب میں لکھا کہ مسجد نبوی میں داخل ہو کر حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہونا اور قبر انور کی زیارت کی نیت سے مدینہ منورہ کا سفر کرنا ناپسندیدہ اعمال میں سے ہے (معاذ اللہ) نیز نبی پاک ﷺ اور دیگر انبیاء کے وسیلہ سے دعا مانگنے کو شرک کی جڑ اور بسا اوقات اس کو شرک اکبر قرار دیا

**زیارت مسجد نبوی ﷺ**  
 (۷۱) **مسجد نبوی ﷺ کی زیارت کے فضائل**  
 ان مہینہ سنیہ اعمال میں سے یہ بھی ہے کہ آدمی مسجد نبوی ﷺ میں داخل ہو کر فوراً قبر کی زیارت کرے، جبکہ صحیح طریقہ یہ ہے پہلے حجۃ المسجد کی دو رکعت پڑھے (اگر کسی خاص سنت کا وقت نہ ہو، لیکن اگر سنت کا وقت ہو تو پہلے سنت ادا کر لے) اور حقیقت یہ مسجد کا حق ہے اور پھر اس بات کا واضح ثبوت رہے کہ سر زیارت مسجد نبوی ﷺ کے لئے تقاضہ کہ قبر کے لئے کیونکہ اس پر سجدہ وارد ہے جیسا کہ آگے بیان آ رہا ہے اور یہی اسلاف کرام رحمہم اللہ کا طریقہ رہا ہے پھر قبروں کی زیارت کرے تاکہ مکمل طریقے سے سنت پُرمل ہو سکے۔

**مسئلہ (۱۱) مسجد نبوی ﷺ کی زیارت کے فضائل**  
 زیارت کے لئے ہونا کہ قبر رسول ﷺ کی زیارت

**زیارت مسجد نبوی ﷺ**  
 (۷۲) **مسجد نبوی ﷺ کی زیارت کے فضائل**  
 ان مہینہ سنیہ اعمال میں سے یہ بھی ہے کہ آدمی مدینہ کا سفر کرے اور مسجد نبوی ﷺ کی زیارت کے لئے جاتا ہو تو حجۃ المسجد کی ادا کرے اور دعا وغیرہ سے فارغ ہو کر

**زیارت مسجد نبوی ﷺ**  
 (۷۳) **مسجد نبوی ﷺ کی زیارت کے فضائل**  
 نبی اکرم ﷺ کی ذات، جاہ و مرتبہ اور رحمت کے وسیلہ سے اثنائے زیارت مسجد نبوی ﷺ یا عام اوقات و حالات میں دعا مانگی جائز نہیں، نہ مدینہ میں اور نہ ہی عام آگاہی سے، اور نہ ہی دیگر انبیاء کے سابقین و اولیاء کی ذات وغیرہ کے وسیلہ سے، یہ شرک کی جڑ اور بسا اوقات شرک اکبر ہے، جو نبی اکرم ﷺ سے احادیث صحیحہ میں اور نبی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ثابت ہے، جبکہ صحابہ کرام آپ ﷺ سے مدد و رحمت و تقسیم کرنے والے تھے، بلکہ وہ شخصیتیں ہی اکرم ﷺ کی سنتوں کے سب سے زیادہ جاننا اور شہید اتباع کرنے والے تھے۔

یہ صحابہ کرام آپ ﷺ کی زندگی میں جب تک آپ بقید حیات تھے، آپ کے پاس آتے اور اٹھا کر لے کر آتے تھے، آپ اللہ سے دعا فرماتے تھے، آپ ﷺ ان کے طلبات کو بخیر فرما کر باری تعالیٰ سے دعا کرتے، اس کے سامنے عاجزی و انکساری سے پیش آتے یہاں تک کہ اللہ ان پر ہارش برساتا، انکی حاجات کی تکمیل فرماتا، ان حالات میں سے ایک قصہ یہیانی کا جو کہ روز اثنائے طلبہ مسجد میں آتا اور آپ ﷺ کے سامنے زمین عالی و جانی عالی پر بیٹھنے کا ذکر کرتا اور

**زیارة مسجد الرسول صلي الله عليه وسلم**  
**(فضائلها و احكامها)**

لالیف

محمد شاہد محمد شفیق

داعیہ مکتب دعوت و توعیۃ الجالیات بالرس

راجمہ

نور الدین داعیہ مرکز توعیۃ الجالیات بالقصیم

**زیارت مسجد نبوی ﷺ**  
 (۷۲) **مسجد نبوی ﷺ کی زیارت کے فضائل**  
 قبروں کی بھی زیارت کر لے آپ ﷺ نے فرمایا: "تمیں مساجد کے علاوہ کسی اور کی طرف (بطور تقرب الہی) سفر نہ کرے جائیں اور وہ مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ ہے" (بخاری و مسلم)۔

قرہ (معروف ثانی) سے بت سے کہ آپ نے فرمایا میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: "میں طور (پہاڑ) جہاں موسیٰ علیہ السلام کو نبوت ملی آگیا؟" فرمایا: طور پہاڑ چھوڑ دینا، نیز فرمایا: سفر بالتمسک کر، بطور عبادت جائز نہیں سوائے تمیں مساجد کے: مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ، اسے ابن ابی شیبہ نے روایت کیا (۲/۸۳/۲) اور ازرقی نے اخبار کہ میں میں ۳۰۳، اس کی سند صحیح ہے جیسا کہ مشہور حدیث البانی رحمہ اللہ نے سلسلہ صحیح اور ارواح الغلیل، حدیث ۹۷۰ میں وضاحت فرمایا ہے، لہذا بہتر یہ ہے کہ بندہ مسلم مسجد نبوی ﷺ کی زیارت کی قصد سے سفر کرے اور پھر وہاں جا کر قبر رسول اور قبر ابو جبرہ مرثیٰ اللہ عنہما کی بھی زیارت کر لے، وہ احادیث جو آپ ﷺ کی قبر کی طرف سفر کرنے کے متعلق وارد ہیں وہ نہایت ضعیف و کمزور اور مضموع (گھڑی ہوئی) ہیں، نبی اکرم ﷺ پر جھوٹ گھڑنے کے ہیں ایسی روایات سے باقیات ملتا ہے اسلام کسی حکم شرعی کا اثبات نہیں ہوتا جس کی تفصیل (ان روایات کے چند نمونے) آخر کتاب میں آ رہی ہے، لہذا کسی قبر کی طرف سطر بالقصد اسی کام (زیارت) کے لئے بہتر نہیں

اہلحدیث سعودی مولوی نے اپنی کتاب میں حضور ﷺ کے متعلق لکھا کہ یہ قبر میں نہ کچھ سنتے، نہ کچھ دیکھ سکتے ہیں، نہ کچھ قبول کرنے کی طاقت رکھتے ہیں (معاذ اللہ) نیز ان سے شفاعت وغیرہ کا سوال کرنا صریح شرک ہے

## زیارة مسجد الرسول صلي الله عليه وسلم [فضلها و امكانها]

نالیف

محمد شاہد محمد شفیق

داعیہ مکتب دعویٰ و توعیہ الجالیات بالرس

راجہ

نور الدین داعیہ مرکز توعیہ الجالیات بالقصیم

110

زیارت مسجد ﷺ

العرب ۱۹۶۶ء

علامہ البانی رحمہ اللہ نے فرمایا: اُن درختوں میں سے جن کی طرف حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اشارہ کیا، ایک درخت جسے میں نے شہدائے اُحد کے قبرستان کے پوربی (شرقی) حصہ میں دس سالوں سے دیکھا تھا، وہ درخت اس قبرستان کے احاطہ سے باہر تھا اور اس پر بہت سارے چیتڑے (پرانے کپڑے کے ٹکڑے) لٹک رہے تھے، پھر اسے میں نے سال گزشتہ (۱۳۷۱ھ) کے موسم میں دیکھا، اسے جڑ سے ختم کر دیا گیا تھا (الحمد للہ) اللہ تعالیٰ اس درخت کے علاوہ دیگر طوافیت کے شرور سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے جن کی ماسوا اللہ پوجا کی جاتی ہے [تفصیل کے لئے

دیکھئے: تعذیر الساجد از العباسی ص ۹۲-۹۴]

غلام کلام یہ ہے کہ گنبد خضراء سے گرنے والے پانی کے قطرے اور مدینہ یا دیگر ممالک و شہر کے قبور کے ریت و مٹی سے تبرک حاصل کرنا جائز نہیں بلکہ یہ شرک اکبر کا منبع و مرکز ہے۔

111

زیارت مسجد ﷺ

بعض لوگ جو اسلامی تعلیمات اور نبی کریم ﷺ سے سچی محبت کی حقیقت سے ناواقف ہیں، جب نبی اکرم ﷺ کی قبر کے پاس جاتے ہیں تو انہیں مخاطب کر کے کہتے ہیں: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں سب (کتاب مدینہ ہوں، میں آپ کا کتا ہوں، مجھے کھڑا چاہیے، یا آپ کا کتا دور دراز ممالک و شہر سے آیا، میں آپ سے شفاعت کا امیدوار ہوں، یا کہے: آپ مجھے علم سے نواز دیجئے، یا روحانی فیض عطا کیجئے، یا مجھے شفاعت فرما، یا میرے حال پر نظر فرما اور میری بات سن کر حاجات کی تکمیل فرما وغیرہ وغیرہ اسی طرح ایسے لوگ بقیع قبرستان میں داخل ہو کر قاطرہ زہرا رضی اللہ عنہا کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر انہیں مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ اے قاطرہ رضی اللہ عنہا! میں تیرا کتا ہوں، تو اپنے والد سے کہہ دے کہ وہ میری مدد کریں، تو مجھے اپنے والد سے کھڑا دلادے، میری شفاعت کرادے وغیرہ۔ یہ صریح شرک ہے (اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو محفوظ رکھے) کیونکہ رسول اللہ ﷺ یا کوئی اور اپنی قبر میں نہ کچھ سنتے ہیں اور نہ ہی اسے دیکھتے ہیں، بلکہ انہیں کچھ قبول کرنے کی طاقت نہیں اللہ نے فرمایا: ﴿وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّن يَدْعُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ لَئِنْ يَسْتَجِيبُوا لَهُ يَنْصُرُوهُمْ وَاللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ كَافِرِينَ﴾ اور اس سے بڑھ کر گمراہ اور کون ہوگا جو اللہ کے سوا ایسوں کو پکارتا ہے جو قیامت تک اسکی قبول نہ



غیر مقلد سعودی اہلحدیث مولوی نے اپنی کتاب میں عظمت و شان والی مساجد کی عظمت کا انکار کیا اور سعودی حکومت کو مشورہ دیا کہ ان مساجد کو ختم کر دے

## زیارة مسجد الرسول صلي الله عليه وسلم (فضلها و احكامها)

نالیف

محمد شاہد محمد شفیق

داعیہ مکتب دعویٰ و توعیہ الجالیات بالرس

ترجمہ

نور الدین داعیہ مرکز توعیہ الجالیات بالقصیم

124

زیارت مسجد مصطفیٰ ﷺ

کہ اللہ تعالیٰ اس مبارک مملکت (سعودی عرب) کو توفیق دے اور یہی اس کے زیادہ مستحق ہے یا ذن اللہ کہ وہ ان بدعات کا ازالہ کر دے اور وہاں اس محلہ کی جامع مسجد بنا دے جیسا کہ دارالافتاء (ریاض) کے پیر کبار علماء نے فتویٰ دیا آپ ﷺ نے اپنی امت کو ساری بدعات سے ہوشیار کرتے ہوئے فرمایا: "مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ زِدٌ" جس نے کوئی ایسا عمل کیا اس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ مردود ہے" [بخاری شریف، حدیث ۲۶۹۷، مسلم شریف، حدیث ۴۴۱] نیز آپ ﷺ نے فرمایا: "جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نئی چیز ایجاد کی جو اس میں نہیں ہے وہ مردود ہے" [بخاری، حدیث ۲۶۹۷، مسلم شریف، حدیث ۴۴۱]۔

جب بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (جو نئے نئے مسلمان ہوئے تھے) نے نبی اکرم ﷺ سے تبرک کے حصول اور ہتھیار لگانے کی غرض سے ایک درخت (ذات انواط) کو مقرر کرنے کا مطالبہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اکبر، یہ تو گمراہی ہے تم نے وہ بات کہی ہے جو بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے کہی تھی: اِخْتَلَلْنَا إِلَهًا كَفْنَا لَهُمْ آلِهَةً... "ہمارے لئے بھی ایک معبود ایسا ہی مقرر فرما دیجئے جس طرح ان کے یہ معبود ان ہیں" (سورۃ اعراف، آیت ۱۳۸) [مسند احمد و ترمذی، امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے اور علامہ البانی نے صحیح ترمذی، حدیث ۲۱۸۰ میں صحیح قرار دیا ہے]۔

123

زیارت مسجد مصطفیٰ ﷺ

وہ مساجد و اماکن مدینہ جن کی زیارت

احادیث رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں: وہ دو

طرح کے ہیں:

۱۔ مساجد جن کی زیارت صحابہ کرام میں سے

کسی ایک سے بھی نہیں ہے اور اللہ یا اللہ یا اللہ کی جوت یا

حسب الامر حکمہ بقائیں گے جہاں آپ ﷺ اور صحابہ کرام نے نماز ادا

کی تھی جیسے مسجد نبی سالم، عید گاہ، مسجد قبلتین، مسجد علی، مسجد صدیق، مسجد جمعہ، مسجد نجمہ، مسجد جابہ وغیرہ۔ درحقیقت ان مساجد کی خصوصیت کے بارے میں کوئی فضیلت ثابت ہے اور نہ ان کی زیارت کا حکم، نیز اس میں دعا و نماز پڑھنے کی کوئی ترفیہ بھی وارد نہیں۔

۲۔ مساجد جن کی زیارت صحابہ کرام میں سے

کسی ایک سے بھی نہیں ہے اور خلافت راشدہ کی طرف منسوب ہیں، جنہیں زیارت گاہوں کی

حیثیت حاصل ہے جیسے مسجد سبہ، مسجد کوہ اُخد وغیرہ اور اس کی زیارت کرتے

اور اس میں نمازیں ادا کرتے ہیں اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان مساجد کی فضیلت و

اہمیت ہے اور یہ زیارت مسجد رسول اکرم ﷺ کی تکمیل میں داخل ہے۔ درحقیقت یہ

نئے امور اور بدعات میں داخل ہیں جنہیں ختم کرنا ضروری ہے، ہم امید کرتے ہیں

ابجدیث سعودی مولوی نے اپنی کتاب میں گنبد خضراء سے نفرت کا اظہار کرتے ہوئے لکھا کہ سعودی حکومت گنبد خضراء کو زمین بوس کر دے (معاذ اللہ)

تا بعین کے زمانہ میں نہیں پایا گیا یہاں تک کہ امر ابو رحیم اللہ کا زمانہ بھی اس سے خالی ہے، اور نہ ہی نبی اکرم ﷺ نے ہمیں مساجد اور قبروں پر گنبد بنانے کا حکم دیا بلکہ آپ کی تعلیم - کے خلاف ہے اور پھر یہ عام قبروں کے لئے قابل حجت نہیں۔

اللہ تعالیٰ مملکت سعودی عرب کو توفیق دے کہ اسے سنت کے مطابق کر دیں جیسا کہ یہ عہد صحابہ میں قائم تھے یعنی گنبد خضراء زمین بوس کر دیں اور مسجد نبوی شریف اور آپ ﷺ کی قبر کے درمیان فصل کر دیں تاکہ اسباب بدع و خرافات مردوں (میت) کو مسجد میں دفن کرنے اور قبروں و حزاروں پر قبے، گنبد وغیرہ بنانے پر دلیل نہ پکڑ سکیں، نیز اس کی کوئی فضیلت نہیں چونکہ عہد صحابہ، تابعین و تبع تابعین کے بہت بعد کا ہے، لہذا اس کی تعریف و فضیلت میں اشعار و قولیاں کہنا اور اس کی رنگ کے نمائے ناکام نہیں کی دلیل ہے۔

عوام اور بعض خواص میں یہ بات مشہور ہے کہ

گنبد خضراء کا سایہ نہیں جیسا کہ نبی رحمت ﷺ کا سایہ نہ تھا، یہ بات ذہن میں رکھئے کہ دونوں ہی باتیں غلط ہیں، نبی اکرم ﷺ کا سایہ تھا اور گنبد خضراء کا بھی سایہ ہے، نبی رحمت ﷺ کے سایہ کے متعلق احادیث ملاحظہ فرمائیں: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: "ایک روز ہم لوگوں نے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ نماز فجر ادا کی، راوی حدیث (انس) نے فرمایا: آپ

## زیارة مسجد الرسول صلي الله عليه وسلم (فضاها واماكنها)

لالیف

محمد شاہد محمد شفیق

داعیہ مکتب دعویٰ و توعیہ الجالیات بالرس

راجمہ

نور الدین داعیہ مرکز توعیہ الجالیات بالقصیم

☆ یاد رہے کہ مملکت سعودیہ نے اس گستاخانہ کتاب کو مکہ اور مدینہ میں لاکھوں کی تعداد میں مفت تقسیم کیا ہے۔

ہمارا سوال صرف یہ ہے کہ اور تم پر میرے آقا ﷺ کی عنایت نہ سہی، نجد یوا کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا؟

غیر مقلد اہل حدیث مولوی اقبال کیلانی نے اپنی کتاب میں دعائے گنج العرش، دعائے جمیلہ، دعائے عکاشہ، دعائے مغرب البحر، دعائے امن اور درج ذیل درودوں کو بدعت لکھا ہے (معاذ اللہ)

کتاب اتباع السنۃ

2

ایمان سے سال - میر

شامل کر دی گئیں ہیں۔ مثلاً:

○ فرض نمازوں کے بعد بلند آواز سے اجتماعی ذکر کرنا ○ مخصوص اعجاز میں ہا وار بلند اجتماعی ذکر کے حلقے قائم کرنا ○ ذکر کرتے وقت اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک میں کی پیشی کرنا ○ ڈیڑھ لاکھ مرتباً آیت کریمہ کے ذکر کے لئے محظلیں منعقد کرنا ○ عرم کی شب ذکر کے لئے مخصوص کرنا ○ صبر کو خوش سمجھ کر پہلے بدھ کو مغرب اور عشاء کے درمیان محظلی ذکر قائم کرنا ○ 270 رجب کو شب معراج سمجھ کر ذکر کا اہتمام کرنا ○ 15 شعبان کو محظلی ذکر منعقد کرنا ○ سید عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کے ناموں کا درود کرنا ○ سید عبدالقادر جیلانی سے منسوب ہفت بھر کے وظائف کا اہتمام کرنا ○ دعائے گنج العرش ○ دعائے جمیلہ ○ دعائے سریانی ○ دعائے عکاشہ ○ دعائے حزب البحر ○ دعائے امن ○ دعائے صیب ○ عہد نامہ ○ درود تاج ○ درود نامی ○ درود عجیب ○ درود اکبر ○ ہفت شکل شریف ○ چہل کاف ○ قدر معظم و کرم اور ○ شش قفل وغیرہ جیسے وظائف کا اہتمام کرنا، یہ تمام اذکار و وظائف ہمارے ہاں بسوں، گاڑیوں، سرکوں اور عام دکانوں پر انتہائی کم داسوں پر بکثرت فروخت ہونے والی کتب میں لکھے ہوئے ہوتے ہیں جنہیں سیدھے سادے کم علم مسلمان لوگ بڑی عقیدت سے خریدتے اور احرام کے ساتھ اپنے پاس رکھتے ہیں اور حسب ضرورت تکلیف یا مصیبت کے وقت ان سے استفادہ کرتے ہیں۔ اذکار و وظائف کے علاوہ دوسری عبادات نماز، روزہ، حج، زکاۃ، عمرہ، قربانی وغیرہ کی بدعات کا معاملہ اس سے بھی چند قدم آگے ہے۔ زندگی کے باقی معاملات پیدائش، شادی، بیاہ، بیماری، موت، جنازہ، زیارت، قبور، ایصالِ ثواب وغیرہ کی بدعات کا سلسلہ لامتناہی ہے جس کا تذکرہ ایک الگ کتاب کا مقناہی ہے۔ یوں بدعت حسہ کے نام پر ذر آنے والی گمراہی اور جہالت کے طوقان نے اسلام کا ایک بالکل نیا، عجیب اور ہندووانہ نازل تیار کر دیا ہے اور یوں بدعت حسہ بدعات کی طویل فہرست میں روز بروز اضافہ کا باعث بن رہی ہے۔

② اندھی تقلید:

ان پڑھ اور جاہل عوام کی کثیر تعداد محض اپنے آباؤ اجداد کی تقلید میں غیر مستون اعمال اور بدعات میں پھنسی ہوئی ہے اور یہ سوچنے کی زحمت گوارا نہیں کرتی کہ ان اعمال کا دین سے کیا تعلق ہے۔ ایسے لوگوں کی ہر زمانے میں بھی دلیل رہی ہے۔

## اتباع سنت کے مسائل

مُؤْتَقَاتُ بَیِّنَاتٍ

حَدِيثِ پَبَلِيْ كِشَانِز

2- شیش محل روڈ، لاہور، پاکستان

## ابجدیث مولوی اقبال کیلانی نے اپنی کتاب میں فاتحہ خوانی، مزارات پر حاضری، قرآن خوانی اور محافل میلاد کو بدعت لکھا

اپنا سنت کے مسائل

﴿بَلْ وَجَدْنَا آيَاتَهُ لَا تَكْفُرُونَ﴾

”ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو ایسا کرتے پایا، لہذا ہم بھی ایسا ہی کر رہے ہیں۔“

بعض لوگ علماء سوء کی تقلید میں بدعات کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ بعض لوگ اپنے حکمرانوں، جن کی اکثر بدعتیں عقائد سے بے بہرہ اور بسا اوقات بیزار ہوتی ہے، کی تقلید میں مزاروں پر حاضری، فاتحہ خوانی، قرآن خوانی، محافل میلاد اور برسیوں وغیرہ جیسی بدعات میں شریک ہو جاتے ہیں کچھ لوگ رسم درواج کی تقلید میں بدعات اختیار کئے ہوئے ہیں۔ تمام صورتوں میں اس گمراہی کا اصل سبب ایک ہی ہے، اندھی تقلید، خواہ وہ آباؤ اجداد کی ہو، علماء سوء کی یا کسی لیڈروں کی یا رسم درواج کی۔

③ بزرگوں سے عقیدت میں غلو:

بزرگوں سے عقیدت میں غلو ہمیشہ دین میں بگاڑ کا باعث بنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نیک متقی اور صالح بندوں کی صحبت اور محبت نہ صرف جائز بلکہ دینی نقطہ نظر سے عین مطلوب ہے لیکن جب یہ محبت اندھی عقیدت کا رنگ اختیار کر لیتی ہے تو ان بزرگوں کی غلا، غیر مستون باتیں بھی ان کے معتقدین کو دین کا حصہ لگنے لگتی ہیں اور وہ کارِ ثواب سمجھ کر ان پر عمل کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ ان بزرگوں کے خواب، ذاتی تجربات، مشاہدات اور حکایات وغیرہ بھی کچھ عقیدت کے غلو میں دین کی سند سمجھی جاتی ہیں اور عوام الناس کے سامنے انہیں دین بنا کر پیش کیا جاتا ہے اور یوں بدی غیر مستون افعال پھیلنے پھولنے لگتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ برصغیر میں جب صوفیائے کرام دعوت اسلام لے کر پہنچے تو محسوس کیا کہ یہاں کے عوام (غیر مسلم) گمانے بھانے اور موسیقی کے بہت دلدادہ ہیں چنانچہ صوفیاء نے مصلحتاً دعوت اسلام کے لئے ساز اور توالیوں کا طریقہ ایجاد فرمایا، لہذا بزرگوں کا یہ فعل جب بھی جائز تھا اب بھی جائز ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اولاً اس قسم کی تمام حکایتیں محض انسان اور صوفیائے کرام پر بہتان تراشی کے سوا کچھ بھی نہیں، تانیا اگر اس نوعیت کا کوئی ایک آدمہ واقعہ ہو بھی تو کسی بڑے سے بڑے بزرگ یا صوفی کا اللہ اور رسول ﷺ کے احکامات کے برعکس کوئی بھی فعل مسلمانوں کے لئے حجت نہیں ہو سکتا، خواہ بظاہر وہ کتنا ہی عینی بر مصلحت اور بزرگوں کیوں نہ ہو۔ غلو عقیدت میں بزرگوں اور صوفیوں کے غیر شرعی اقوال و اعمال کا دفاع عامۃ الناس میں بدعات کی ترویج اور اشاعت کا باعث بنا ہے۔

②

حساب اتباع السنۃ

## اتباع سنت کے مسائل

مخبرانِ کبریٰ

جلد ۲، شیش محل روڈ، لاہور، پاکستان

2- شیش محل روڈ، لاہور، پاکستان

غیر مقلدین اہل حدیث اور توحیدیوں کے نزدیک پندرہویں شعبان کا روزہ بدعت، ناجائز، باطل اور خلاف سنت ہے، جبکہ پندرہ شعبان کا روزہ احادیث سے ثابت ہے

اگست 2009

﴿16﴾

مجله معرفت شریعت

فضیلت بیان کی جاتی ہے اور اس کا اہتمام کرتے ہوئے جشن بھی منایا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ پندرہویں شعبان کے دن کے خصوصی روزے کی شرما کوئی حیثیت نہیں کیونکہ خصوصاً نصف شعبان کا روزہ رکھنا کسی صحیح مقبول حدیث سے ثابت نہیں اس دن کے روزے کی فضیلت کے لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ایک روایت بیان کی جاتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب نصف شعبان کی رات ہو تو رات کا قیام کرو دن کا روزہ رکھو بے شک اللہ تعالیٰ اس رات غروب آفتاب سے آسمان دنیا پر نازل ہوتا ہے اور فرماتا ہے: کوئی ہے بخشش مانگنے والا کہ میں اس کو بخش دوں کوئی ہے رزق طلب کرنے والا میں اس کو رزق دوں کوئی معیبت میں مبتلا ہو تو اس کو میں عافیت دوں۔ کوئی۔ کوئی۔ کوئی۔ یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔" (ابن ماجہ ۳۳۴۱ حدیث ۱۳۸۸)

یہ حدیث ثابت نہیں امام البیہقی زاد اللہ لدن ماجہ (۱۰/۲) میں فرماتے ہیں: اس کی سند میں "ابن ابی ہریرہ" جس کا نام ابو بکر بن عبد اللہ بن محمد بن ابی ہریرہ ہے۔ اس کے متعلق امام احمد اور امام ابن سعد کا فرما ہے کہ وہ حدیثیں گھڑتا تھا۔ ابن حجر نے تقریب (۳۹۷/۲) اور العیسیٰ نے الضعفاء (۲۷۱/۲) میں بھی اس پر وضع حدیث کا الزام لگایا ہے۔ اس بناء پر کئی آثار کرام نے پندرہویں شعبان کے مخصوص روزے کو باطل قرار دیا ہے جس کی کوئی اصل نہیں جیسا کہ امام ابن تیمیہ نے اقتضاء الصراط المستقیم (۳۰۲/۱) اور امام شافعی نے الاقسام (۳۶/۱) میں اس کے الگ روزہ رکھنے کو مکروہ اور بدعت قرار دیا اسی طرح شیخ ابن باز نے اس کے باطل یا بدعت ہونے پر کئی علماء کے اقوال نقل کئے ہیں۔ (دیکھئے: مجموع فتاویٰ و مقالات شیخ ابن باز ۱۹۲/۱ ما بعد)

لہذا پندرہویں شعبان کا الگ اہتمام سے روزہ رکھنا باطل ناجائز اور خلاف سنت ہے لہذا ہاں ہر قریبے کے ایام مثل (تیرھویں پندرہویں اور پندرہویں) کا روزہ رکھنا سنت ہے لہذا اگر کوئی ان ایام کا سنت کے مطابق روزہ رکھے تو بہتر ہے۔ (فتاویٰ شیخ صالح العثیمین ۱۹۰/۱)

﴿769﴾

ماہنامہ  
**دعوة التوحید**  
اسلام آباد

جلد 10 شماره 115 شعبان 1430ھ اگست 2009ء

<p>مجلس ادارت <b>حافظ مقصود احمد</b> ناظم ایڈیٹر <b>ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن</b></p>	<p>مولانا طاہر اسلم پروفیسر صحافت اسلامیہ ڈاکٹر احسان علی شاد میاں انوار اللہ</p>
<p>مجلس مشاہرت ☆ محمد نواز کونکر ☆ ڈاکٹر محمد انور قریشی ☆ چوہدری محمد ارشد ☆ چوہدری محبوب احمد ☆ عبدالرشید شیخ محمد اسلام</p>	<p>نمائندگان فرانس : میاں زنگنه ملاو پٹنڈی : سید انصاری سیالکوٹ : چوہدری رحمت اللہ (0222-5143240) 300-9818900</p>
<p>فہرست مضامین 1 انگریزوں کی گستاخیاں اور ان کی کتابوں سے 2 ہندوؤں کی گستاخیاں اور ان کی کتابوں سے 3 شیخوں کے گستاخیاں اور ان کی کتابوں سے 4 علماء اہل سنت کے گستاخیاں اور ان کی کتابوں سے 5 گناہگاروں کی گستاخیاں اور ان کی کتابوں سے 6 شاہراہ 7 چار سلطان کے سامنے کھڑے 8 صحابیات کے حالات زندگی (۱۷۷۱) 9 پاکستان کا مطلب کیا؟ (۱۶۷۱) 10 شیخ کی شان و عظمت (تبرہ کتب) لولہ حسن</p>	<p>لی نمبر : 15 زر نمبر : 150</p>

مرکز دعوة التوحید جامع مسجد شاہ اسماعیل شہید 9/4 - اسلام آباد  
موبائل: 4438752-5053986 / فون: 4438752 / فیکس: 4438752

توحیدیوں اور وہابیوں کی ایک عادت بہت پرانی ہے کہ جو حدیث ان کے موقف کے خلاف ہو وہ اسے ضعیف اور من گھڑت قرار دیتے ہیں۔ ہمارا سوال یہ ہے کہ اگر یہ حدیث من گھڑت ہے تو امام ابن ماجہ علیہ الرحمہ نے اسے سنن ابن ماجہ میں کیوں نقل کیا؟

# غیر مقلدین اہل حدیث مولوی حکیم عبدالخالق نے اپنی کتاب میں حضور ﷺ کے معجزات پر اعتراض کرتے ہوئے گستاخانہ الفاظ استعمال کئے ہیں

۲۹

۱۲ آسمان میں جانے والے واقعات بتا دیے۔ جنت و دوزخ کے واقعات و حالات بتا دیے۔ دوسری طرف عبداللہ بن ابی بنی کے زہریلے کلمات کی غیر نہیں اور حضرت زبیر بن ابی بکر کو جھوٹا قرار دے دیا۔

۱۳ بارہا صلیب پر کھم کو ان کی شہادت کی اطلاع دے دی دوسری طرف اپنی موت کے بارہ میں علم نہیں ہے۔ قیامت "ان لا اذری ما بقائی فیئذو"۔ "کے پتے نہیں کہ کب تک حمد سے ساتھ رہوں گا۔"

۱۴ ایک طرف یہ مسئلہ کہ اشعار سے چند دو ٹکڑے جو گیا۔ دوسری طرف یہ حالت کہ جنگ میں تلواریں زور پھینکے خود پھینکے کھڑے ہیں۔ اسباب استعمال کرتے ہیں مگر اشعار سے کلاموں کے دو ٹکڑے نہیں کرتے۔

۱۵ حضرت عمر فاروق کی مشہور کرامت ہے کہ وہ مدینہ منورہ میں کھڑے سداہ کے لشکر کو دیکھ رہے ہیں اور اسے ہدایات دے رہے ہیں۔ دوسری طرف حالت یہ ہے کہ کرامت نہیں ہوتی مگر کہا جاتا ہے اسے دیکھ سکے اور اس کے بار کا شمار ہو گئے۔

۱۶ باقرین گرامی! خود طوائف ای پر انکھڑ کر تا جاں میں نے آپ کو سوچنے کا انداز بتوایا ہے۔ اگر آپ مور فرمائیں گے تو اس قسم کی سیکڑوں میں آپ کو مل جائیں گے۔

## اللہ تعالیٰ کی عبادات میں شرک

### عبادت کا مفہوم:

لنگھ عبادت کی اگر لغوی تحقیق کی جائے اور علماء لغت اور لغت نویسین کرام کے الفاظ کو دیکھا جائے تو دو چیزیں سامنے آتی ہیں۔

- استقامت اور سستی کی ذلت و مسکنت کا اظہار۔
- اعلیٰ درجے کی عظمت و بڑائی کا اظہار۔

یعنی جو عبادت کرے اس کی طرف سے استقامت عاجزی و بندگی کا اظہار ہو اور

۲۸

گم گئے۔ اور ہڈوں مبارک زٹی ہو گئے۔

۵ شہداء اسماں کا سب سے بڑا حضرت علیؓ کی آنکھ میں لعاب دہین لکھا تو فوراً اشعار ہو گئے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی ہڈی پر ہی لعاب لکھا تو سانس زہر کے اثرات فوراً ہو گئے دوسری طرف یہ عالم ہے کہ غیر میں کلمے ہانے والے زہر سے خود متاثر ہو کر مرے۔ اور اس کی کیفیت وفات تک محسوس فلتے رہے۔

۶ نیکو کلموں میں جھگڑا نہیں ہو کر خلیفہ مشہور کر کے دالے غیر بن وہب اور صلوان بن امیہ کے خلیفہ مشہور کا علم ہو جاتا ہے۔ دوسری طرف یہ حالت ہے کہ چھ میل کے پھل پر نیکو کلموں میں حضرت عثمان غنیؓ زندہ موجود ہیں اور آپ صریحاً جہاں جھگڑا کر کے قتل کے لیے مہینے سے جیت لے رہے ہیں۔

۷ عنایت کا یہ عالم ہے کہ سحر و جادو میں کلمہ آور سوا کا گھوڑا پارہ زمین میں جس ہاتھ سے اور سوا لڑو بہہ میں ناہم ہو جاتا ہے۔ دوسری طرف غزوہ اُحد میں ان قبیلہ کے دار سے چہرہ مبارک زٹی ہو جاتا ہے۔

۸ مدینہ منورہ میں منج کر کرنی شہدائین کی موت کی خبر دے دی۔ دوسری طرف حالت یہ ہے کہ سبھی نبوی کی غلامی اختیار کر گئی اور اس کی موت کا پتہ نہ پتہ۔

۹ خندق کھودنے کے موقع پر چٹان کو ضرب لگائی تو اس سے چٹھری پھینکی تو فلما کہ میں نے ایمان اور روم کے حالات دیکھے۔ دوسری طرف یہ عالم ہے کہ نبی خندق کا موٹھ سے رات کے وقت خندق کے اس پار کنار کے حالات معلوم کرنے کے لیے حضرت طریف کو حکمت سروری میں مراد فرما رہے ہیں۔

۱۰ مذاق کو گم شدہ لکھی جاوی کہ کہاں ہے۔ دوسری طرف سفر میں حضرت عائشہؓ کا پارک ہو گیا۔ نزد میں دیر ہو گئی۔ صحابہ کو کھانسی کرنے کے لیے بیگ رہے ہیں۔ پار دل سا ہمارا روٹی کا قصہ فلما تو حضرت عائشہؓ کے بولنے کے سچے سے پار دل گیا۔

۱۱ ہر جمل کے ہاتھ میں ہے جان کنکریاں گھر نہ رہی ہیں۔ دوسری طرف سداہی عمر کی کوشش کرنے کے باوجود چاکر کو گھر نہ چھو سکا۔



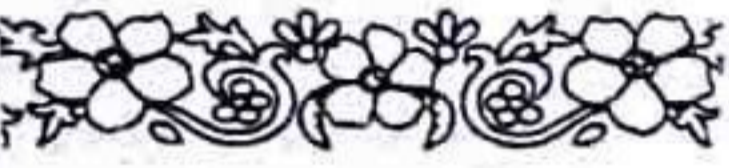
مبیتنا اثنتا عشرین والسنہ (۱۴۳۸ھ)



☆ اہل حدیث مولوی کی اس کتاب کا جواب مولانا محمد شہزاد قادری ترابی نے "شرک کیا ہے؟ بدعت کیا ہے؟" نامی کتاب میں تفصیلی طور پر دیا ہے

# غیر مقلدین اہل حدیث مولوی حکیم عبدالخالق نے اپنی کتاب میں حضور ﷺ کے متعلق گستاخانہ الفاظ استعمال کئے ہیں

- ۱۔ غزوہ بدر میں آپ کی بیٹی سہیلہ زکیہؓ کو ہلاک کرنے کی کوشش کی۔  
۲۔ غزوہ بدر میں آپ کی بیٹی سہیلہ زکیہؓ کو ہلاک کرنے کی کوشش کی۔  
۳۔ غزوہ بدر میں آپ کی بیٹی سہیلہ زکیہؓ کو ہلاک کرنے کی کوشش کی۔  
۴۔ غزوہ بدر میں آپ کی بیٹی سہیلہ زکیہؓ کو ہلاک کرنے کی کوشش کی۔  
۵۔ غزوہ بدر میں آپ کی بیٹی سہیلہ زکیہؓ کو ہلاک کرنے کی کوشش کی۔  
۶۔ غزوہ بدر میں آپ کی بیٹی سہیلہ زکیہؓ کو ہلاک کرنے کی کوشش کی۔  
۷۔ غزوہ بدر میں آپ کی بیٹی سہیلہ زکیہؓ کو ہلاک کرنے کی کوشش کی۔  
۸۔ غزوہ بدر میں آپ کی بیٹی سہیلہ زکیہؓ کو ہلاک کرنے کی کوشش کی۔  
۹۔ غزوہ بدر میں آپ کی بیٹی سہیلہ زکیہؓ کو ہلاک کرنے کی کوشش کی۔  
۱۰۔ غزوہ بدر میں آپ کی بیٹی سہیلہ زکیہؓ کو ہلاک کرنے کی کوشش کی۔  
۱۱۔ غزوہ بدر میں آپ کی بیٹی سہیلہ زکیہؓ کو ہلاک کرنے کی کوشش کی۔  
۱۲۔ غزوہ بدر میں آپ کی بیٹی سہیلہ زکیہؓ کو ہلاک کرنے کی کوشش کی۔  
۱۳۔ غزوہ بدر میں آپ کی بیٹی سہیلہ زکیہؓ کو ہلاک کرنے کی کوشش کی۔  
۱۴۔ غزوہ بدر میں آپ کی بیٹی سہیلہ زکیہؓ کو ہلاک کرنے کی کوشش کی۔  
۱۵۔ غزوہ بدر میں آپ کی بیٹی سہیلہ زکیہؓ کو ہلاک کرنے کی کوشش کی۔  
۱۶۔ غزوہ بدر میں آپ کی بیٹی سہیلہ زکیہؓ کو ہلاک کرنے کی کوشش کی۔  
۱۷۔ غزوہ بدر میں آپ کی بیٹی سہیلہ زکیہؓ کو ہلاک کرنے کی کوشش کی۔  
۱۸۔ غزوہ بدر میں آپ کی بیٹی سہیلہ زکیہؓ کو ہلاک کرنے کی کوشش کی۔  
۱۹۔ غزوہ بدر میں آپ کی بیٹی سہیلہ زکیہؓ کو ہلاک کرنے کی کوشش کی۔  
۲۰۔ غزوہ بدر میں آپ کی بیٹی سہیلہ زکیہؓ کو ہلاک کرنے کی کوشش کی۔



مرتبہ

## حکیم عبدالخالق

کے ازخام

جمعیت اشاعت التورہ والسنن (پاکستان)

☆ اہل حدیث مولوی کی اس کتاب کا جواب مولانا محمد شہزاد قادری ترابی نے "شرک کیا ہے؟ بدعت کیا ہے؟" نامی کتاب میں تفصیلی طور پر دیا ہے

Marfat.com

مسلمانوں کو تفرقہ بازی کا مرتکب ٹھہرانے والے ڈاکٹر نائیک سے جب ڈاکٹر شاہد مسعود (جیوٹی وی) نے انٹرویو لیتے ہوئے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ تو جواب میں نائیک نے کہا میں اہلحدیث ہوں

## اسلام

دہشت گردی یا عالمی بھائی چارہ

ڈاکٹر ڈاکر نائیک

ترجم

سید امتیاز احمد

دارالافتاء دارالعلوم  
بیتنا

سوال: اگر اسلام واقعی عالمی بھائی چارے کی تعلیم دیتا ہے تو پھر مسلمان خود کیوں تک فرقوں میں تقسیم ہیں؟  
جواب: سوال یہ کیا گیا ہے کہ اگر واقعی اسلام حقیقی عالمی بھائی چارے کی تعلیم دیتا ہے تو پھر مسلمان خود کیوں فرقوں میں تقسیم ہیں۔ اس سوال کا جواب قرآن مجید کی سورہ آل عمران میں کچھ یوں دیا گیا ہے:

(وَاصْبِرُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا) (۱۰۳:۳)

”سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔“

اللہ کی رسی سے کیا مراد ہے؟ اللہ کی رسی سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب یعنی قرآن مجید۔ مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کو مضبوطی سے پکڑ لیں۔ یعنی قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کی تعلیمات پکڑیں اور آپس میں تفرقہ نہ ڈالیں۔ جیسا کہ پہلے ہی میں نے عرض کیا قرآن مجید میں ارشاد ہے:

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا مِنَ اللَّهِ بِنْتٌ كُنَّا وَنَحْنُ أَهْلُهَا لَكُنَّا مَنفُوعًا مِنْهَا وَإِنَّا

أَمْرُهُمْ إِنِّي اللَّهُ لَمَّا كَانُوا يَنْفُوعُونَ (۱۵۹:۶)

”جن لوگوں نے اپنے دین کو کلوے کلوے کر دیا اور گروہ درگروہ بن گئے پیغمبر ان سے تمہارا کچھ واسطہ نہیں، ان کا سالمہ تو اللہ کے سپرد ہے۔ وہی ان کو تالے گا کہ تمہوں نے کیا کچھ کیا ہے۔“

چہ بہ چہ کہ دین اسلام میں تفرقے سے یعنی فرقوں میں تقسیم ہونے سے منع کیا گیا ہے۔ لیکن ہوتا ہے کہ بعض مسلمانوں سے جب پوچھا جائے کہ تم کون ہو تو جواب دیتا ہے:

”میں غلی ہیں۔“

بعض کہتے ہیں:

”میں شاہی ہیں۔“

بعض کہتے ہیں:

”میں ماگی ہیں۔“

اور بعض کا جواب ہے:

”میں غلی ہیں۔“

سوال یہ ہے کہ ہمارے وزیر حضرت مولانا مفتی علی احمد صاحب مدظلہ العالی نے کیا فرمایا؟  
جواب: ہاں، اسی کے بارے میں ارشاد ہے:

قرآن پاک کی سورہ آل عمران میں ارشاد ہے:

لَقَدْ أَخْسَنَ عِيشِي مِنْهُمْ الْكُفْرَ لَقَدْ مَنَ أَخْسَرُ يَوْمِي إِنِّي اللَّهُ (۵۲:۳)

”جب عیسیٰ نے کفر کیا تو میری کفر سے اس کا رونا پر آواز ہے اور اس نے کہا کہ اللہ کی راہ میں میرا مددگار ہے۔“

میں نے جواب دیا:

نَحْنُ أَخْسَرُ اللَّهُ إِنَّمَا بِاللَّهِ وَالْأَهْلِ بِاللَّهِ مَسْئُوعُونَ (۵۲:۳)

”ہم اللہ کے مددگار ہیں۔ ہم اللہ پر ایمان لائے۔ آپ کو اور میں کو ہم مسلم (اللہ کے آگے سرافاعت جھکا دینے والے) ہیں۔“

ایک اور جگہ اللہ عزوجل نے ارشاد ہے:

وَقَدْ أَحْسَنَ قَوْلًا وَمَنْ ذَا الَّذِي وَهَبَ صَالِحًا وَأَلَانَ مِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ (۳۳:۳۱)

”اور اس شخص کی بات سے ابھی بات اور کس کی بہیگی جس نے اللہ کی طرف بلاؤ اور نیک عمل کیا اور کہا کہ میں مسلمان ہوں۔“

یعنی اجماع ہے کہ جب کسی کوئی آپ سے یہ سوال کرے:

”آپ کون ہیں؟ تو آپ کا جواب یہ ہونا چاہیے کہ ”میں مسلمان ہوں۔“ اس میں کوئی ٹھیس اگر کوئی ہے کہے کہ مجھے بعض مسلمات میں امام ابوحنیفہ یا کسی اور عظیم عالم کی رائے اختیار ہے۔ یا یہ کہ مجھے امام شافعی یا امام مالک یا امام ابن حنبل کے فیصلوں سے اتفاق

ڈاکٹر صاحب! کیا یہ منافقت نہیں؟ خود اپنے آپ کو اہلحدیث کہتے ہو اور مسلمانوں کے حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی ہونے پر اعتراض؟



ڈاکٹر ذاکر نائیک کے نزدیک حضور ﷺ پڑھے لکھے نہیں تھے یعنی ان پڑھ تھے (معاذ اللہ)

بعض علماء

۶۳

سے زیادہ آجائے۔

مجھے امید ہے کہ آپ کو اپنے سوال کا جواب مل گیا ہوگا۔

اسلام میں خواتین کے حقوق  
جدید یا فرسودہ؟

ڈاکٹر ذاکر نائیک

مترجم

سید امتیاز احمد

سوال:..... میں ایک نو مسلم ہوں۔ میں نے ۱۹۸۰ء میں مسیحیت چھوڑ کر اسلام قبول کیا، میں اپنے والدین کو یہ یقین کس طرح دلا سکتی ہوں کہ قرآن، انجیل کی نقل نہیں ہے؟  
ڈاکٹر ذاکر نائیک:..... میری بہن نے ایک سوال پیش کیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا ہے کہ وہ پہلے مسیحی تھیں اور پھر انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ میں انہیں مبارکباد دینا چاہوں گا اور ایک بار نہیں بلکہ تین بار مبارکباد دینا چاہوں گا۔ میں نے پہلے کہا تھا کہ میں دہریے کو مبارکباد دیتا ہوں کہ اس نے "لا الہ" تو کہہ دیا ہے۔ بہن کو میں تین دفعہ مبارکباد اس لیے دے رہا ہوں کہ اس نے "لا الہ" کہنے کے بعد "الا اللہ" بھی کہہ دیا ہے اور "محمد رسول اللہ" بھی کہہ دیا ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُولُ اللَّهُ

"کوئی معبود نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور محمد اللہ تعالیٰ کے فرستادہ پیغمبر ہیں۔"

لہذا میں اپنی بہن کو مبارکباد دیتا ہوں اور اب آتا ہوں ان کے سوال کی جانب سوال یہ ہے کہ وہ اپنے والدین کے سامنے یہ بات کس طرح ثابت کریں گی کہ قرآن بائبل کی نقل نہیں ہے۔ یا بائبل سے استفادہ نہیں کرتا۔

جیسا کہ میں نے پہلے آپ کو بتایا کہ ایک تاریخی حقیقت ہی ایسی ہے جو اس قسم کی بات کا امکان ہی ختم کر دیتی ہے۔ اور وہ حقیقت یہ ہے کہ پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ ہی تھے۔ یعنی پڑھے لکھے نہیں تھے۔

قرآن کہتا ہے:

﴿ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ ﴾ [الاعراف: ۱۵۷]

"(پس آج یہ رحمت ان لوگوں کا حصہ ہے) جو اس پیغمبر نبی امی کی پیروی

ذاکر نائیک

الحمد مارکیٹ، اردو بازار، لاہور

☆ یاد رہے کہ حضور ﷺ پڑھے لکھے تھے مگر کسی انسان سے نہ پڑھا جو کچھ سیکھا، اپنے رب سے سیکھا

القرآن: والنزل الله عليك الكتاب والحكمة وعلمك ما لم تكن تعلم (سورہ نساء، آیت 113، پارہ 5)

ترجمہ: اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت اتاری اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے

اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کو رب تعالیٰ نے سارے علوم سکھا دیئے پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ لکھنے پڑھنے کا علم نہ سکھایا ہو۔

ڈاکٹر ذاکر نائیک نے ایک آیت پیش کی جس میں حضور ﷺ کو "امی" فرمایا گیا۔ یاد رہے "امی" کا ترجمہ ان پڑھ نہیں بلکہ "بے

پڑھا" یعنی کسی انسان سے نہ پڑھا فقط اپنے رب سے پڑھا، تفسیر خازن میں ہے کہ آپ ﷺ کا "امی" یعنی بے پڑھا ہونا یہ آپ ﷺ

کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہے کہ آپ کسی انسان سے نہ پڑھے اور کتاب وہ لائے جس میں اولین آخرین غیبوں کے علوم ہیں۔

ڈاکٹر ڈاکرناٹیک نے سوال پوچھنے والے ہندو پرکاش کو ”میرے بھائی“ کہا۔  
کیا ہندو (بت پرست) کو اپنا بھائی کہا جاسکتا ہے

خطبات ڈاکٹر ڈاکرناٹیک

اگر بیوی مطمئن نہ ہو تو وہ خاوند سے ”خلع“ لے کر دوسری شادی کر سکتی ہے۔

سوال : میرا نام سرداری حاکم ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ جب آپ یہ فرماتے ہیں کہ عورت کسی خاص مرد سے شادی نہ کرنا چاہے تو اسے انکار کا حق حاصل ہے لیکن جو والد اس کی پرورش کر رہا ہے اسے کھلاتا چلاتا ہے اس کی ساری ضروریات کا خیال رکھتا ہے اس نے انکار کر دیا تو وہ وہاں رہ کیسے سکے گی؟

جواب : بہن نے سوال یہ پوچھا ہے کہ ایک عورت کو اگر یہ حق حاصل ہے کہ وہ والدین کی پسند کے مرد سے شادی کرنے سے انکار کر دے تو کیا وہ اس انکار کے بعد ان والدین کے ساتھ رہ سکے گی؟ میری بہن نے میری ساری گفتگو کو غور سے نہیں سنا۔ میں نے عرض کیا ہے کہ یہ مرد کا فرض ہے کہ وہ خاوندان کی عورتوں کی دیکھ بھال کرنے ان کی کفالت کرے۔ شادی سے قبل یہ فرض باپ کا اور بھائی کا ہوتا ہے اور لڑکی کی شادی کے بعد خاوند کا اور بیٹے کا کہ وہ اس کی مالی ضرورتیں پوری کریں۔ لڑکی نے شادی سے انکار کر دیا تو جب بھی یہ فرض باپ اور بھائی کا ہی رہتا ہے کہ وہ بدستور اس کی کفالت کرتے رہیں۔ اس سچی کو اس کی پوری اجازت ہے کہ وہ ایسی شادی سے انکار کر دے۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس میں کوئی مسئلہ ہے۔

سوال : میں پرکاش ہوں۔ میرا سوال یہ ہے کہ تمام مذاہب میں خواہ وہ ہندومت، عیسائیت، یہودیت یا اسلام ہوں ان کی مذہبی کتابوں میں بہت سی اچھی باتیں بتائی گئی ہیں لیکن ہزاروں برس سے ان مذاہب میں عورت سے ملحق سلوک کیا جاتا ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ انھیں قرآن اور گیتا میں جو لکھا ہے کیا یہ زیادہ اہم ہے یا معاشرہ عملاً جو کرتا ہے وہ؟ اور اگر عملی صورت زیادہ اہم ہے تو کیوں نہ ہم ان تمام الہامی کتابوں میں جو لکھا ہے اسے کم اہمیت دیں۔

جواب : میرے بھائی نے بہت اچھا سوال پوچھا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ تمام بیویوں میں اچھی باتیں لکھی ہوئی ہیں مگر لوگ ان پر عمل نہیں کر رہے۔ ایسی صورت میں ہم عمل کو زیادہ اہمیت دیں یا ان کتابوں میں لکھی اچھی باتوں کو۔ میں پرکاش سے اس حد تک متفق ہوں کہ بہت سے اسلامی معاشرے قرآن و سنت سے ہٹ گئے ہیں تاہم سوال کے پہلے حصے کا جہاں تک تعلق ہے کہ تمام مذہبی کتابوں میں اچھی باتوں کا ذکر ہے میں اس سے اتفاق نہیں کرتا میں نے ایک بکچر ”اسلام میں عورتوں کا مقام اور دیگر مذاہب“ کے موضوع پر دیا تھا۔ اس میں میں نے اسلام میں عورت کے مقام کا

”جب تک ایک چراغ خود نہیں جلا وہ ایک اور چراغ نہیں جلا سکتا“

خطبات ڈاکٹر ڈاکرناٹیک

City Book Point

Narwal Square, Urdu Bazar  
Ph: 2763483 Cell: 9999330083

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے ”مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں“ مگر اس کے برعکس ڈاکٹر ڈاکرناٹیک ہندو (بت پرست) کو اپنا بھائی کہہ رہے ہیں

غیر مقلد اہل حدیث کے نزدیک رسول اللہ ﷺ اپنی قبر میں زندہ نہیں ہیں۔  
آپ کی روح اعلیٰ علیین میں ہے

۵۲

اللہ تعالیٰ نے اُسے زمین پر بھیج فرمایا ہے اور اُسے اس میں جویریہ بنت مسعود کا سلام بھی  
لکھا ہے یہاں تک کہ:

اسی طرح دوسری کتب امارت میں بھی ایسی روایات موجود ہیں۔ جو باوجود اختلاف و افتاد  
کے اس ضمن میں مشرک ہیں۔ کہ امت کا مسئلہ و سلام فرشتوں کے ذریعہ ہی مکرم تک پہنچا دیا  
جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس سے بھی پرہیز جانا ہے:

یہ سب امارت سلام سنی توہمکنہ اس کا خلاف ثابت کر رہی ہیں۔  
علاوہ انہیں ایک حدیث مشکوٰۃ (کتاب المغنۃ علی ما فیہ من جملہ اشہد فصل ثانی) کا لفظ اہل حدیث  
اور سنی فی الدعوات لکھیری نے لکھا ہے:

۲۔ مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَى الْأَرْدَاةِ إِلَّا دَنَا اللَّهُ مِنْهُ عَلَى نَدْبِ حَقِّي أَنْدَا عَلَيْكَ السَّلَامُ  
جو مسلمان جو سلام بھیجتا ہے۔ اللہ سریٰت سے مجھ پر نوا دیتا ہے حتیٰ کہ تم اس  
کا جواب دیتا ہو:

اس حدیث سے درج ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں:

- ۱۔ رسول اللہ اپنی قبر مبارک میں زندہ نہیں ہیں۔ جیسا کہ بعض لوگوں کا عقیدہ ہے۔ آپ کی  
نفس اعلیٰ طینین میں ہے، جہاں سے وہ سلام کا جواب دینے کے لیے رٹائی جاتی ہے۔  
گھر آپ قبر میں رہتا ہے تو نفس کے لوٹنے ہلنے کا کچھ مطلب نہیں رہتا۔
- ۲۔ نفس سلام کا جواب دینے کے لیے رٹائی جاتی ہے سلام سننے کے لیے نہیں۔ کیونکہ سلام  
بلا امارت کی نوع سے سلام تو آپ کو فرشتوں کے ذریعہ پہنچایا دیا جاتا ہے۔ آپ میں  
جمع شدہ سب سلاموں کا جواب اس صورت میں دینے ہیں کہ آپ کی نفس قبر میں لٹائی  
جاتی ہے۔ اور آپ جواب دیتے ہیں۔
- ۳۔ رسول اللہ اور عام افراد امت میں فرق یہ ہے کہ انبیاء کے جسم میں پر سلام قبول ہوتے  
ہیں اور یہ بات خاص انبیاء میں سے ہے۔ پھر جب آپ پر سلام دیا جاتا ہے اس صورت  
ہو تو دوسروں پر سلام نہ چاہا جاتا ہے کیونکہ ان کا نسا اور جواب دینا ممکن نظر آتا  
ہے۔ علی الاطلاق سلام سنی کا قبول کرنا بھری ممال ہے۔

اب رہا وہ سلام جو نماز میں قہقہہ کے بعد پڑھا جاتا ہے تو یہ سلام خطاب  
سلام تشہید سلام تہنیت ہے ہی نہیں۔ اس لیے سلام کو قہقہہ کے ساتھ کہیں اس کا جواب دینا

## روح عذاب قبر اور سماع موتی

مختلف مکات فکر کے معترضین کے دلائل کا  
مکمل و مدلل جائزہ

ازتلم:

مولانا عبدالرحمن کیلانی

ناشر

مکتبہ دارالسلام  
دکن پورہ  
کلی منڈا  
لاہور

☆ غیر مقلد اہل حدیث مولوی عبدالرحمن کیلانی کا یہ لکھنا اسلامی عقیدے کے سراسر خلاف ہے۔ اگر یہ سمجھا جائے کہ حضور ﷺ کی روح مبارک  
آپ کے جسم سے جدا ہے اور جب کوئی سلام عرض کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ آپ کی روح کو جسم انور میں داخل لوٹا دیتا ہے کہ آپ ﷺ سلام کا جواب  
دے سکیں۔ اگر صورت حال یہی ہوتی تو غور کرنا چاہئے کہ ستر ہزار فرشتے تو ہر ساعت اور ہر لمحہ اس بارگاہ میں حاضر ہو کر صلوٰۃ و سلام پیش کرتے  
ہیں اور کروڑوں انسان دنیا کے ہر گوشے سے ہمہ وقت صلوٰۃ و سلام کے پھول نچھاور کرتے ہیں۔ اگر سلام کا جواب دینے روح الطہر جسم انور میں  
آتی اور فارغ ہو کر جاتی رہے تو روزانہ کم از کم کتنی دفعہ آنا اور جانا ہوگا؟ کیا روح پاک کی یہ ہمہ وقت دوڑتے ہوگی جو دیکھنے والوں کی عزت افزائی کی  
جگہ ایک گونہ عذاب ہی نظر آئے گا۔ لہذا یہ مفہوم نہیں ہو سکتا۔ بلکہ بات وہی ہے جو گیارہویں صدی کے مجدد شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ  
نے فرمائی کہ آپ ﷺ کا جسم الطہر دنیاوی زندگی کی طرح بالکل سالم رہتا ہے آپ اپنی قبر انور میں زندہ ہیں (جذب القلوب)

ہر مسلمان نماز سے قبل زبان سے نیت کرتا ہے، وہابی تو حیدی فرقے کے مولویوں نے زبان سے نیت کرنے کو بدعت قرار دے کر ہر مسلمان کو بدعتی قرار دیا

(۱۸)

مخصوص ساخت کی بنا پر کاندھے اور قدم دونوں ایک ساتھ نہ مل پائیں تو بھی کوئی حرج نہیں، البتہ اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ صف بائیں سیدھی ہو اور ہاتھوں کے درمیان خلا نہ ہو۔ سچے پاؤں کے پیچھے صف بائیں (۱) اور سر تھمڑوں کے پیچھے صف بائیں (۲)۔ اگر صرف دو ہی آدمی صلوٰۃ لیا کریں (خولوچ یا بوا) تو دوسرا شخص امام کے دائیں طرف اس کے برابر کھڑا ہو (۳) اور اگر کوئی تیسرا آجائے تو امام متنتی کو پیچھے کرے اور وہ دونوں امام کے پیچھے صف بائیں (۴)۔ لیکن اگر وہ تیسرا فرد عورت ہو تو وہ اگلی پیچھے کھڑی رہے اور چوچ یا الام کے دائیں طرف (۵)۔ لیکن کوئی آدمی پوری صف چھوڑ کر ایسا نہ کھڑا ہو کیونکہ ایسے شخص کو نبی ﷺ نے صلوٰۃ ہرانے کا حکم دیا تھا (۶)۔ جب اتاعت ہو جائے تو صلوٰۃ کے لئے دوڑ کر نہ آئیں بھڑو کاہ اور سکون سے چل کر آئیں، جس قدر نماز مل جائے وہ پڑھ لیں اور جو رہ جائے اسے بعد میں پورا کر لیں (۷)۔

### نیت کرنا

نیت دل کے لرزے کو کہتے ہیں۔ جب صلوٰۃ لیا کر کے کھڑے ہوئے تو یہی اس کی نیت ہے۔ اس کے لئے زبان سے الفاظ لیا کرنا کہ "میں نیت کرتا ہوں اور کھڑے ہوا ہوں" اور اسے اللہ تعالیٰ کے منہ طرف کعبہ شریف کے، پیچھے اس امام کے سر تکبت ہے۔ احادیث میں اس کا کوئی ذکر نہیں۔

### تکبیرات

اللہ اکبر کہنا تکبیر کہلاتا ہے۔ صلوٰۃ کے شروع میں اور ہر دو فقرہ کو اور بعد میں جاتے ہوئے اور سجدوں اور قعدے سے اٹھتے ہوئے اللہ اکبر کہیں (۸)۔ یہ تکبیریں امام (۱) مسلم: کتاب الصلوٰۃ باب تسویۃ الصفوف (۲) بخاری: کتاب الاذان باب للمرأة وحدها تکون صلاہ مسلم: کتاب الصلوٰۃ باب امر النساء المصلیات وراہ الرجال (۳) بخاری: کتاب الاذان باب مینة المسجد والامام (۴) مسلم: کتاب الزهد باب حنوت جنہ الضویل (۵) مسلم: کتاب المساجد باب جواز التافلة فاعداً و قتما (۶) ابوداؤد: کتاب الصلوٰۃ باب للرجل یصلی وحده خلف الصف / ترمذی: ابواب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ خلف بعه (۷) بخاری: کتاب الاذان باب ما ذکرتم فصلوا۔ (۸) ابیضا: باب التکبیر فاقام من المسجد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَأَقِمْوَا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِیْنَ (البقرہ: ۴۳)  
 سحر صلوٰۃ تم کر لو اور کھڑا کرو اور کھڑے رہو اور رکوع کرو۔

# الصَّلٰوةُ

مسجد توحید، توحید روڈ، کیملائی، کراچی، پوسٹ بکس نمبر: ۷۴۲۸

(ٹیلیفون نمبر: ۲۷۲۸۹۲/۲۸۵۰۵۱)

☆ ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے نزدیک بھی نیت دل کے ارادے کا نام ہے، امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے زبان سے نیت کرنے کو فرض یا واجب قرار نہیں دیا بلکہ ہمارے فقہاء نے لکھا ہے کہ نیت دل کے ارادے کا نام ہے، زبان سے یہ الفاظ ادا کرنا (فرض یا واجب نہیں) بہتر ہے

# توحیدیوں کے نزدیک قرآن مجید کو چومنے اور اونچی جگہ رکھنے کا کوئی حکم نہیں قرآن کو پیٹھ بھی کر سکتے ہیں

جونہ 2011

(50)

مجله دعوت التوحید

ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

باب ہفتوی

## قرآن مجید کو پشت کرنا

■ میں نے اپنی مسجد میں اگلی صف کے سامنے رمل خرید کر رکھوائے اور من پر قرآن کریم رکھ دیتے تاکہ تلاوی تلاوت کرنا چاہیں تو آسانی ہو۔ چہ حضرت نے اٹھائیے کہ یہ قرآن کریم کی بے ادبی ہے۔ کبھی آئی پشت کر لیتا ہے اور خطیب صاحب خطبہ کے لئے منبر پر کھڑے ہوں تو قرآن کریم جو نیچے رکھے ہوئے ہیں ان سے وہ لوٹنے ہو جاتے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ آپ اس بارے میں رہنمائی فرمائیں۔ (علامہ حسین بھٹی اسلام آباد)

■ قرآن مجید اللہ کی مقدس کتب اور ان کے شعائر میں سے ہے۔ جس کا احترام ہر مسلمان پر فرض ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دنیوں کی سرزمین میں قرآن مجید لے جانے سے منع فرمایا تاکہ اس کے مقدس کو پہل نہ کیا جائے۔ قرآن مجید کا احترام اس کی تلاوت کرنا اس کے صفائی میں فوراً دیکھ کر اس کے مطابق عمل کرنا ہے۔ احترام کی بعض اقسام جو ضرورت سے ناکہ ہیں اور لوگوں میں اختلاف ہیں جیسا کہ اسے چھو کر ہونے لگا۔ پر رکھنا وغیرہ ان کا شرعی حکم نہیں۔ کیونکہ قرآن مجید کو پڑھنے کے لئے اسے قریب رکھنا زیادہ مناسب ہے۔ اسی طرح قرآن مجید کی طرف پشت نہ کرنا یہ بھی احترام کی وہ قسم ہے جس کا شریعت نے ہمیں تکلف نہیں فرمایا۔ کیونکہ مسابذ علماء اور جن گھروں میں کثرت سے اس کی تلاوت ہوتی ہے وہاں کثیر تعداد میں قرآن مجید کے نسخے موجود ہوتے ہیں اور ان کی طرف پشت نہ ہونے دینا یہ مشکل بلکہ ناممکن ہے اور شریعت نے اس کا ہمیں پابندی نہیں عطا کی۔ خطیب صاحب لہذا ذکر و تلاوت کے لئے یہ صف اول میں تلاوت کی فرض سے قرآن مجید رکھنا محبوب نہیں بلکہ اچھا عمل ہے۔ تلاوی حضرت کو اس پر اعتراض نہیں کرنا چاہئے۔

باقی خطبہ کے وقت خطیب صاحب کا منبر کے اوپر بیٹھنا یہ بھی قرآن مجید کے آداب کے مطابق نہیں۔ حرمین شریفین میں تلاوت کے لئے بہت سی جگہوں پر کثیر تعداد میں قرآن مجید رکھے ہوئے ہیں اور جگہ جگہ پر چھت کے قریب کام بھی ہو رہا ہوتا ہے مگر کوئی اسے محبوب نہیں سمجھتا۔

اگر کسی تلاوی کو اس پر اعتراض ہے تو وہ قرآن مجید کو اٹھا کر گھلی میں رکھ سکتا ہے۔ کیونکہ خطبہ تو پختے میں ایک مرتبہ مختصر وقت کے لئے دیا جاتا ہے۔ ہاں ہر اگر جمعہ کے دن تلاوی حضرت قرآن مجید کی تلاوت کر رہے ہیں اور خطیب صاحب منبر پر آ کر بیٹھ جائیں تو شرمانہ تلاوت کرنے والے پر اعتراض کیا جاسکتا ہے اور نہ خطیب کا منبر پر بیٹھنا قابل اعتراض ہوگا۔ لہذا تلاوی حضرت کو ایک ایسے محل سے جماعت اور ثواب سے نوازا جائے جہاں اس پر اعتراض نہ کیا جاسکے۔

توحید  
توحیدیوں کے

ماہنامہ  
**دعوت التوحید**  
اسلام آباد

ایمان کی  
دوست کا مہینہ

جلد 13 شماره 137 رجب 1432ھ جون 2011ء

<p>ایڈیٹر <b>حافظ مقصود احمد</b></p>	<p>مجلس ادارت مولانا عطا مالموسن پروفیسر حاجت الشہدنی سید انور اللہ مولانا محمد اعظم طالب</p>
<p>نائب ایڈیٹر <b>ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن</b></p>	<p>مجلس مشاورت ☆ محمد آذرنکوکر ☆ ڈاکٹر محمد انور قریشی ☆ چوہدری محمد راشد ☆ عبداللہ بن شیخ محمد اسلام</p>
<p><b>فہرست مضامین</b></p>	
<p>4 مانو حصر اور 6 ابو الحسن 10 ڈاکٹر حافظ شہباز حسن 15 ڈاکٹر حافظ شہباز حسن 19 مانو حصر اور 23 علی محمد اور 25 ڈاکٹر حافظ شہباز حسن 31 حیرت ناکہ 35 میں اور 39 ۱۵۲ ہلاکت ملی اور 42 ۱۵۲ ہلاکت ملی اور 45 حیرت ناکہ 50 ڈاکٹر حافظ شہباز حسن</p>	<p>1 اکتالی نوم کا فتنہ 2 انبیاہ صلی اللہ علیہ وسلم (شیر) 3 آیت بڑی کا کتب (پیشہ اور) 4 اہل اللہ سے متعلقہ کتب (۲) 5 ہلاکت اور جنات کا علاج (۲) 6 کاش نامی قرآن مجید اور 7 کاش نامی قرآن مجید اور 8 حیرت ناکہ اور 9 شہادت کا تاج 10 سلاسل کے اس سے گزرنے والوں کا نتیجہ 11 موت کا اجر 12 سید احمد رضا علی اور 13 قرآن مجید کو پشت کرنا (اب التوحیدی)</p>
<p>ادارہ کا مضمون ۱۵۰ حضرات سے کل اطلاق ضروری نہیں</p>	
<p>مرکز دعوت التوحید جامع مسجد تہاہ ابن ساعیل شہید ۱-9/4 - اسلام آباد فون: 4438752 فیکس: 4438752 E-mail: altouheed@yahoo.com</p>	

Marfat.com



غیر مقلدین اہل حدیث کے نزدیک مزارات صحابہ شرک کے ذرائع ہیں، اور مزارات صحابہ و اہلبیت کو ختم کرنے پر سعودی نجدی حکومت کے اقدام کو سراہا ہے (معاذ اللہ)

<div style="display: inline-block; border: 1px solid black; padding: 2px;"> <b>ذکر حضرت</b> </div>	<div style="display: inline-block; border: 1px solid black; padding: 2px;"> <b>ذکر مزارات</b> </div>
<div style="display: inline-block; border: 1px solid black; padding: 2px;"> <b>مسلمان کو تکلیف دینا</b> </div>	<div style="display: inline-block; border: 1px solid black; padding: 2px;"> <b>کعبہ اللہ کا احترام</b> </div>
<p>عَنْ أَبِي صَرْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ضَارَّ مُسْلِمًا ضَارَّهُ اللَّهُ وَمَنْ شَقَّ مُسْلِمًا شَقَّ اللَّهُ عَلَيْهِ (ابوداؤد-ترمذی)</p> <p style="text-align: center;"><b>ترجمہ</b></p> <p>جس نے کسی مسلمان کو تکلیف دی اللہ سے تکلیف دے گا جس نے کسی مسلمان پر سختی کی اللہ اس پر سختی کرے گا۔</p> <p style="text-align: center;"><b>تشریح:</b></p> <p>حدیث میں مسلمانوں کو باہمی چپقلش، باہم لڑائی جھگڑوں اور ایک دوسرے کے لیے تکالیف کا ذریعہ بننے سے منع کیا گیا ہے۔ اس حدیث میں جو الفاظ مستعمل ہیں ان سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ کے رسول نے ایسے لوگوں کے لیے بددعا کی ہے یا انہیں سبیبہ کی ہے کہ مسلمان کو تکلیف دینے کی سزا، اللہ ہر صورت میں دے گا چاہے وہ دنیاوی سزا ہو یا اخروی۔ ایسی بہت سی احادیث ہیں جن میں مسلمانوں کو باہم دیگر لڑائی، جھگڑے، اختلافات ایک دوسرے کے خلاف سازشیں کرنے، ایک دوسرے کو مارنے پینے یا زہانی تکلیف دینے سے ممانعت کی گئی ہے اگر ان احادیث پر عمل ہو جائے تو مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق پیدا ہو سکتا ہے۔</p>	<p>وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَنْ لَا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ. (سجہ ۲۶)</p> <p style="text-align: center;"><b>ترجمہ</b></p> <p>اور (ایک وقت تھا) جب ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کے لیے خانہ کعبہ کو مقام مقرر کیا (اور ارشاد فرمایا) کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرنا اور طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں (اور) سجدہ کرنے والوں کے لیے میرے گھر کو صاف رکھا کرو۔</p> <p style="text-align: center;"><b>تفسیر:</b></p> <p>آیت میں ابراہیم علیہ السلام کو دو امور کا حکم دیا گیا تھا (۱) شرک سے پاک رکھنا (۲) اور عبادت کے لیے آنے والوں اور وہاں قیام پذیر افراد کے لیے اس کو مناسب حالت میں رکھنا۔</p> <p>ابراہیم علیہ السلام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے جب شاہ سعود کے خاندان نے بھی بیت اللہ سے چار حصے ختم کر کے افتراق کا ذریعہ ختم کر کے تمام مسلمانوں کو متحد کرنے کی کوشش کی تو اس کے خلاف آوازیں اٹھیں اور جب اللہ کے حکم اور ابراہیم کی سیرت پر عمل کر کے شرک کے ذرائع (مزارات) کو ختم کر دیا گیا تو آج تک کچھ ملک، قومیں اور تنظیمیں سعودی حکمرانوں کو معاف کرنے کیلئے تیار نہیں۔ عبادت گزاروں اور وہاں کے باشندوں کی دیکھ بھال بھی اللہ کا حکم تھا اس پر بھگد لہ سعودی حکمران بہتر انداز سے عمل پیرا ہیں تو پھر ان کے خلاف سازشیں کرنے کا کیا جواز ہے۔</p>

صحیفہ ۲ اہل حدیث

☆ یاد رہے کہ اگر مزارات پر کچھ جاہل عوام غیر شرعی افعال کی مرتکب ہوتی ہے تو اس کی آڑ میں مزارات کے خلاف زبان اور قلم سے زہرا گلنا ثابت کرتا ہے کہ اہل حدیث فرقے کے لوگوں کے دلوں میں مزارات اولیاء کے متعلق کتنا بغض و عداوت ہے

# غیر مقلدین اہل حدیث فرقے کے مرکزی رسالے میں یزید کو رضی اللہ عنہ، رحمۃ اللہ علیہ اور بے قصور لکھا

دسمبر ☆ تبلیغی سلسلہ نمبر 59 ☆ بمطابق محرم الحرام 1432ھ

<p>زیر نگرانی</p> <p>مولانا محمد شریف خان چنگوانی</p> <p>رکس رکاوٹیں ہٹانے والی ہیں</p>	<p>زیر نگرانی</p> <p>مولانا محمد یعقوب شیخ</p> <p>کلمہ ہلکے سادے اور دلچسپ (سختی)</p>	<p>کتاب وسنت کا نامی وخصوصی ترجمان</p> <p>تبلیغی سلسلہ</p> <p>مولانا ابو طلحہ ضیاء حفظہ اللہ</p>
<p>زیر نگرانی</p> <p>رشید اللہ خان عزیز</p>	<p>زیر نگرانی</p> <p>حافظ عزیز احمد خان</p>	<p>زیر نگرانی</p> <p>حکیم عبدالحق خان عزیز</p>

<p>مضمون</p> <p>1 شاتم رسول ﷺ کی سزا قتل ہے</p> <p>2 درس قرآن وحدیث</p> <p>4 رہنما (ذوق ادب)</p> <p>5 قانون ناموس رسالت ﷺ اور نظام جمہوریت (اداریہ)</p> <p>10 قصص القرآن الکریم</p> <p>13 اہل حدیث جماعت کا ماضی وحال</p> <p>17 کیا محرم الحرام سوگ کا مہینہ ہے</p> <p>23 ایک نظر بریزید بن معاویہ</p> <p>25 تیری بات بے تاثیر تیرا اقدام بے ثمر</p> <p>27 حافظ عبد اللہ بہاول پوری رحمہ اللہ پر بہتان کا جواب</p> <p>مولانا عبد الرزاق سلفی عنایت پوری</p> <p>29 یادوں کے در سے کھل گئے!</p> <p>32 جماعتی خبریں</p>	<p>مجلس ادارت</p> <p>مولانا مفتی سراج احمد حفظہ اللہ ، مولانا عبد الستار علی پوری حفظہ اللہ پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد اسراہیل فاروقی، محترم چوہدری محمد جاوید حفظہ اللہ مولانا محمد شمیم شاد مکتانی حفظہ اللہ ، محترم میاں محمد جمیل حفظہ اللہ محترم سجاد اللہ چوہدری حفظہ اللہ ، محترم حاجی عبدالرشید حفظہ اللہ محترم حاجی حسن تواب حفظہ اللہ ، محترم محمد عاطف عزیز حفظہ اللہ محترم محمد اشفاق گوندل حفظہ اللہ ، مولانا ابو معاویہ مصطفوی حفظہ اللہ محترم چوہدری عبدالسلام حفظہ اللہ، مولانا عبدالرحیم الطہر حفظہ اللہ</p> <p>مجلس مشاورت</p> <p>محترم محمد سلیمان فاروقی، محترم چوہدری مرید احمد سر، محترم محمد رمضان یوسف سلفی محترم محمد آصف سیٹھی، محترم چوہدری محمد اعجاز حسن، محترم محمد وقاص شیخ محترم مولانا مظہر الحق خان، محترم ڈاکٹر محمد ارشد کبیر، محترم شیخ عبدالنقار محترم محمد اشفاق سلفی، محترم قاضی محمد شمس الحق، محترم شیخ محمد شمس الحق، محترم محمد زبیر سلفی محترم قاری محمد جواد فی، محترم ہار شاد الحق رندھاوا، محترم ڈاکٹر عبدالغنی</p>
--	--

نوٹ:- "تبلیغی سلسلہ" ایک خبر نامی حیثیت سے تبلیغی نقطہ نظر سے شائع کیا جاتا ہے جو فرقہ دارانہ تعصبات سے آزاد و کلاب  
دست کی روشنی میں قلمبر ہوتا ہے۔ ادارہ کا مضمون نگار کی رائے سے کل طور پر اتفاق ضروری نہیں۔ (ادارہ)

<p>خط و کتابت</p> <p>تبلیغی سلسلہ</p> <p>0333-6357567</p>	<p>سالانہ چندہ- 300 روپے</p> <p>ہدیہ فی شمارہ- 25 روپے</p>
---	--



اپنے مولویوں کا قول نقل کرتے ہوئے لکھا کہ یزید کو باطل قرار دینا اکابر صحابہ کو گالی دینے کے مترادف ہے (معاذ اللہ)

مجلہ تفہیم اسلام

23

دسمبر، 2010ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علم و تحقیق

## یک نظر بریزید بن معاویہؓ

شرح قلم :- مولانا عبدالرحیم اعظمی الکریمی ڈیروی حفظہ اللہ

کے حالات حاضرہ میں بھی ہمارے لئے مقام گروتہ ہے کہ اس میں اہل اسلام کے خلاف اور دین اسلام کو ہٹانے اور مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کی کئی بے شمار کوششیں کی جا رہی ہیں اور کتنے نام و نہاد مسلمان فیروں کے اشدوں پر کام کر رہے ہیں اور کئی حد تک اسلام پر عمل پیرا نظر آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین۔ تم آمین۔

**یزید بن معاویہ کے بارے میں مؤرخین و محققین اور علماء اسلام کی تحقیقات و خیالات**

۱۔ مولانا محمد قاری نعمانی آف تونسہ شریف اپنی تالیف بساطہ الامین ص ۶ طبع اول جنوری 1974ء میں لکھتے ہیں کہ سہلی ذہنیت کے ان داعیوں کو کیا معلوم کہ خلافت یزید کو باطل قرار دینا ان رفیع المرتبہ صحابہ کے حق میں کئی بڑی گالی ہے جنہوں نے نہ صرف یزید کی بیعت کی تھی بلکہ حضرت حسینؓ کا پیوہ امکان خروج سے روکا۔

۲۔ صحابہ کرام کی اکثریت یزید کے حق ساتھ تھی اور وہ یزید کی بھارت کو جائز نہیں سمجھتی تھی خود حضرت حسینؓ اپنی فضیلت اور حق خلافت پر کربلا میں انہیں صحابہؓ کو بطور گواہ پیش کیا کرتے تھے۔ (مقدمہ سابقہ ص ۱۰۰)

۳۔ محمود احمد مہاسی اپنی تالیف میں لکھتے ہیں 'ومنع من شتمہ و لعنہ لانہ مسلم ولم یقت بالہ، رضی لفقہل حسین واما الفرحم علیہ لاجالہ بل مسعوب بل نضر حم علیہ فی جملة المسلمین والمؤمنین عموما فی الصلوٰۃ۔ (بحوالہ ہدایۃ التہلیب خلافت معاویہ ویزید) یعنی امام غزالیؒ نے یزید پر سب و شتم کرنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ وہ مسلمان تھے اور یہ ثابت نہیں کہ وہ کفر میں سے راضی تھے۔ رہا ان پر

یہ قہقہ نہیں ہے کہ ماہ محرم حرمت والے مہینوں میں سے ایک ہے اور اسلامی سال کا ماہ اول ہے۔ اس ماہ کی آمد سے جہاں سے سال کی آمد کا مشورہ ہوتا ہے وہاں کچھ غم ناک یادوں کو بھی تازہ کر دیتا ہے۔ اس وجہ سے یہ محرم الحرام اہل اسلام کیلئے ایک درس کی حیثیت رکھتا ہے جس میں عظیم واقعہ مناخوش پیش آیا جو شہادت حسینؓ اور واقعہ کربلا کے نام سے معروف ہے۔ اس عنوان سے مختلف کتاب گراں اہل تشیع، اہل سنت و یونیندی، اہل سنت بریلوی اور اہل حدیث حضرات کا نظر سر منقذ کرتے ہیں جس میں مختصر طور پر شہادت حسینؓ یا واقعہ کربلا بیان کر کے یزید بن معاویہ کے علاوہ مختصر خواتم نے جن کی تعلیم محدود ہوتی ہے وہ حیثیت خلیفہ و داعیہ نہ معلوم مسائل و تاریخی واقعات پر اتنی طویل گفتگو کر جاتے ہیں جس کا سلسلہ اتنا ہی ہو کر رہ جاتا ہے اور میں کچھ نہیں پاتا اور معلوم یہ ہوتا ہے کہ داعیہ و خانجہ، اسلام کے انچارج و مالک وہ خود ہوں کیونکہ ان کے پیلوں میں سنت بریزید کے نعرے بلند کیے جاتے ہیں اور اس کو دائرہ اسلام سے بھی خارج کر دیا جاتا ہے۔ قرآن پاک میں خالق کل، مالک کل، رازق کل نے یہاں تک ارشاد فرمادیا ہے کہ لا تسبوا اللہین بعدہون من دون اللہ۔

اگرچہ یہ آیت مشرکین کیلئے ہے لیکن اس میں جمع اہل اسلام کیلئے مقام گروتہ ہے، تاریخ اسلام کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ عبداللہ بن سبا منصفی یہودی نے اسلامی جامہ پہن کر اور دوسرے منافقوں سے تقویت پا کر اور بہت سے لوہوں کو فریب دے کر سب سے پہلا فتنہ امت مسلمہ میں برپا کیا جس نے اسلام کے مٹانے ہوئے خاندانی امتیاز اور نسل صحبت کو تعلیمات اسلامیہ اور مقاصد ایمانیہ کے مقابلے میں بھڑکے اور بیدار کر کے مسلمانوں کو جلائے صحابہ اور خانہ جنگی میں معروف کر دیا۔ نیز موجودہ دور

## اپنے مولویوں کا قول نقل کرتے ہوئے لکھا کہ یزید کو رحمتہ اللہ علیہ کہنا جائز بلکہ مستحب ہے (معاذ اللہ)

دسمبر، 2010ء

24

مجلہ تہذیب اسلام

ظاہر ہے کہ یزید شراب پیتا ہے، نماز نہیں پڑھتا اور احکام قرآنی سے تجاوز کرتا ہے۔  
یہ سن کر محمد بن علی بن ابی طالب المعروف بہ ابن ابی طالب نے فرمایا تم یزید کے  
بارے میں جن باتوں کا ذکر کرتے ہو وہ میں نے اس میں نہیں دیکھیں۔ حالانکہ  
میں نے اس کے یہاں قیام کیا تھا اور وہاں قیام میں نے دیکھا کہ یزید پابندی  
سے ایسے نماز ادا کرتا، نیک اعمال میں پوری دلچسپی لیتا اور نفسی مسائل کا حجاب  
دعا اس کے ساتھ سنت نبوی ﷺ کا ان ہاتھ سے نہیں چھوڑتا۔ (حریہ  
ملاحظہ ہو سالہ بعنوان خلافت یزید و معاویہ لا خطیب مذکور جس کا ترجمہ پروفیسر  
غلام احمد حریری۔ ص ۶۰)

۶۔ مفتی محمد یوسف لدھیانوی مدبر ماہنامہ "فتاویٰ کراچی" لکھتے ہیں کہ  
اہل سنت کے نزدیک یزید پر لعنت جائز نہیں یہاں تک کہ اس کا شمار ہے امام یزید  
پر لعنت کرنے سے منع کرتا ہے وہ اہل سنت کے عقیدے پر ہے۔ (ماہنامہ فتاویٰ  
کراچی شمارہ اگست ۱۹۸۱ء)

۷۔ فضیلۃ اشخ عثمان بن محمد آل غیس التیمی اپنی تہذیب "آئینہ پیام  
تاریخ" میں لکھتے ہیں کہ سیدنا حسین کی شہادت میں یزید بن معاویہ کا کوئی ہاتھ  
نہ تھا اور ہماری یہ بات یزید بن معاویہ کے دفاع کے قبیل سے نہیں بلکہ حق کے  
دفاع کیلئے ہے۔ یزید نے سیدنا حسین زیاد کو اس لیے بھیجا کہ وہ امام حسین کو کوفہ  
میں داخل ہونے سے روک دے اس نے (یزید) سیدنا حسین کو آپ کے قتل کا حکم  
نہیں دیا بلکہ امام حسین بذات خود یزید کے حلق حسن عن رکھتے تھے۔ اس لیے  
آپ نے فرمایا کہ مجھے یزید کے پاس جانے دونا کہ میں اس کے ہاتھ میں اپنا  
ہاتھ دے دوں۔ (کتاب آئینہ پیام تاریخ)

۸۔ امام الانبیاء خاتم الانبیاء، امام الہدیٰ محمد رسول اللہ ﷺ کے بچا زاد  
بھائی سیدنا عبداللہ بن عباس جن کو امت محمدیہ تریمان القرآن کے لقب سے  
یاد کرتی ہے۔ وہ یزید کے زبردست حامی تھے اور انہوں نے اس کی بیعت کی اور  
سیدنا عبداللہ بن جعفر طیار بھی یزید بن معاویہ کے مددگار تھے۔

(کتاب شہدائین رشید)

(ہفتی ص 22 نمبر 22)

(یزید کا معاملہ علیہ کہنا جس سے جائز ہے بلکہ مستحب ہے اور ہم ان پر رحمت کی دعا  
اپنی ہماروں میں مسلمین و مومنین کے شمول میں اٹا کرتے ہیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ یزید نے امام حسین کے قتل کا حکم نہیں دیا چنانچہ  
کتاب بعنوان شہد کر بلا جو امام ابن کثیر کی کتاب الہدایہ والہدایہ جلد ہفتم کے  
یکو حصہ کا ترجمہ ہے۔ میں لکھا ہے کہ ستان بن ابی عمرو بن اس نخعی نے یزید کو  
یزید ہانا آپ (امام حسین) زمین پر گر پڑے پھر اس (لمحون) نے آپ ﷺ  
کو قتل کیا اور سر کاٹ کر تن سے جدا کر کے غولی بن یزید کے حوالے کیا۔ بعض  
کہتے ہیں آپ کا قاتل عمر ہے حریہ یہ بھی لکھا ہے کہ ابن زیاد کو یزید پسند نہیں  
رکھتے تھے اس لیے عمر سے بھی معزول کرنا چاہتے تھے لیکن اپنے قلام سر جوں کے  
مخبر سے ہاتھ پیر کے علاوہ کونسی بھی نیابت سونپی پڑی۔ کتاب شہد کر بلا  
مذکورہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ یزید بن کثیر (قتل حسین) اظہار ہو گیا اور کہنے لگا۔ قتل  
حسین کے بغیر ہی تمہاری طاقت و فرمانبرداری سے خوش ہو سکتا تھا، امن سید پر  
خدا کی لعنت واللہ (اللہ کی قسم) اگر میں وہاں موجود ہوتا تو خود گزر کرتا۔  
اللہ تعالیٰ حسین پر رحمت کرے اس کا صدقہ سر پیش کرنے والے کو کوئی انعام نہیں  
دیا۔

۳۔ محقق اصغر فضیلۃ اشخ حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ تعالیٰ  
لکھتے ہیں کہ ایک مسئلہ یزید پر سب وشم کا ہے جسے بد قسمتی سے درواج عام حاصل  
ہو گیا ہے اور بڑے بڑے علماء لہذا بھی یزید کا نام برے الفاظ سے لیتے ہیں  
بلکہ اس پر لعنت کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں دیکھتے اور اس کو جب حسین اور جب  
اہل بیت کا لاری قاضا دیکھتے ہیں۔ حالانکہ یہ بھی اہل سنت کے حراج اور مسلک  
سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے۔ عقلمن علماء اہل سنت نے یزید پر سب وشم کرنے سے  
بھی روکا ہے۔ (ملاحظہ ہو کتابچہ بعنوان ماہ محرم اور مسلمان)

۵۔ علامہ محبت الدین الخطیب لکھتے ہیں کہ یزید کی سیر و کردار کے  
بارے میں محمد بن حنفیہ کی شہادت و گواہی کے بعد کسی تصدیق کی ضرورت نہیں،  
جب ابن زبیر کا داعی عبداللہ بن مطیع لوگوں کو یزید کے خلاف بغاوت پر آمادہ  
کردا تھا اور یزید کی جانب سے ان باتوں کو منسوب کر دیا تھا جس میں نہ تھیں۔

# یزید کی جھوٹی تعریف و حمایت کر کے غیر مقلدین اہل حدیث فرقتے نے یہ ثابت کر دیا کہ وہ کپے یزیدی ہیں

مجلہ تنظیم اسلام

22

دسمبر، 2010ء

## بقیہ :- یک نظر بر یزید بن معاویہ

۹۔ ماقدی حضرت ابو جعفر باقر سے روایت کرتے ہیں کہ سب سے پہلا وہ شخص جس نے بیت اللہ پر دیوانہ کا پردہ چا حلیا وہ یزید بن معاویہ ہے۔ (تاریخ الخلفاء)

۱۰۔ حضرت معاویہ سے دریافت کیا گیا کہ آپ اپنے بعد کس کو خلیفہ بنا چاہو گے۔ اس پر اپنی رائے کا اظہار اس طرح فرمایا کہ چونکہ اس وقت لڑکے ہی لڑکے موجود رہ گئے ہیں اور ان سب لڑکوں پر میرا بیٹا خلافت کا زیادہ مستحق ہے۔ لہذا اس کو ولی مہد بنا تا ہوں۔ (تاریخ الخلفاء للسیوطی)

”کہا جاتا ہے کہ امیر معاویہ کے بعد یزید کو ان کی جگہ خلیفہ بنایا گیا یہ بہت بڑا غم ہوا۔ کیا ظلم ہوا؟ اگر امیر معاویہ نے اپنے بیٹے یزید کو خلافت دے کر کسی غلطی کا ارتکاب کیا تھا تو میں تم سے یہ پوچھتا ہوں کہ حضرت علی کے بعد پھر ان کے بیٹے حسن کو کیسے خلیفہ بنایا گیا؟ (یہ الفاظ علامہ العصر احسان النبی ظہیر کے ہیں جو انہوں نے اپنے خطاب بعنوان ”واقعہ کربلا“ میں فرمائے تھے)

المرام ایک یزید بن معاویہ کا سالہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کیا جائے اور سکوت اختیار کرنا بہتر ہوگا۔ یزید کے خلاف بدولیات سب شیعوں اور منافقوں کی گھڑی ہوئی معلوم ہوتی ہیں اور لعنت بر یزید کے الفاظ سے پرہیز کرنا انہیں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق جماعت فرمائے۔ آمین۔ تم آمین

## جنوری 2011ء کے چند اہم مضامین

اہل حدیث نام کا ثبوت ..... از ڈاکٹر عبداللہ جابر دالمانوی  
صنف نازک کا قتل ..... از مولانا بشیر احمد جھنگیل  
قرآن کے متعلق مذاہب عالم کی الہامی کتب میں بشارات ..... از حمید اللہ خان عزیز  
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ..... از ڈاکٹر عبدالماجد بھٹی

”حضرت حسین بڑے نمازی، بڑے روزہ دار، بڑے سچ کرنے والے، صدقہ دینے والے اور تمام اعمال حسنت کو کثرت سے کرنے والے تھے۔ (استیعاب دلسنا الخلیفہ) عمومی اعتبار سے آپؑ کو اللہ نے جیسی قاریع الہابی عطا کی تھی۔ اسی طرح فیاضی سے آپؑ وہی کی اس راہ میں خرچ کرتے تھے۔ (تہذیب الاما لہ للوردی ۲۱۳)

ابن مساکر لکھتے ہیں کہ سیدنا حسن اللہ کی راہ میں کثرت سے خیرات کرتے تھے۔ (ابن مساکر ۲۱۲، ۲۱۳)

نبی کریم ﷺ نے حسن و حسین کے حلق فرمایا تھا:

ہما و یحالی من اللہیا (بخاری ۳۷۵۳) ”یہ میرے سدا تئیکے دو پھول ہیں۔“

حزید فرمایا: ”اے اللہ! میں ان سے محبت رکھتا ہوں تو بھی ان سے محبت رکھا اور ان سے بھی محبت رکھ جو ان سے محبت کرنے۔“ (ترمذی: ۳۷۶۹)

بھی فرمایا: الحسن والحسین سیدا الشہاب اهل الجنة۔ (مسند احمد ۳۳۹۳۰ ترمذی ۳۳۹۳۰ حدیث ۳۷۶۸)

”حسن اور حسین جنت کے نوجوان مردوں کے سردار ہیں۔“

ایک اور جگہ فرمایا: فاطمہ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں اور حضرت حسن اور حسین نوجوان جنتیوں کے سردار ہیں۔“ (ترمذی ۳۳۲۳۰ کتب المناقب حدیث: ۳۷۸۱)

الغرض عمر کامیہ سوگ کامیہ نہیں بلکہ حرمت والے چار میٹوں میں سے ایک میہ ہے۔

## المدینہ سٹین لیس سٹیل اینڈ کراکری سٹور

اپنی پیاری بیٹیوں کے جہیز کی مکمل ورائٹی بازار سے بارعایت خریدیں۔ نئے نئے ڈیزائنوں کے ساتھ۔

پروپرائیٹو:- میاں محمد عثمان، میاں محمد حسین

Mob: 0300-6801665, 0332-7367947

نہرہ نواب روڈ، نزد جنرل پوسٹ آفس، احمدپور شرقیہ

غیر مقلد اہل حدیث نے اپنی کتاب کے مقدمے میں مسلک اہلسنت یعنی بریلوی مسلک کے عقائد کو مشرکانہ قرار دیا اور اسے جہالت کی پیداوار لکھا

# بریلویت

تاریخ و عقائد

مؤلف

امام العصر علامہ احسان الہی ظہیر شہید

مترجم

عطاء الرحمن ثاقب

ادارہ ترجمان السنہ

## مقدمہ

انحمد للہ الذی لا اہو الا ہو وحده والفضلۃ والسلام علی سیدہ محمد  
حاجۃ الانبیاء الذی لا یس : اہو وعلی اہو واصحابہ و من تبع مسلکہ و افتدی  
بہدیبہ فی یوم الذین و بعد!

دوسرے بہت سے غیر اسلامی فرقوں پر کتب تصنیف کرنے کے بعد میں برصغیر  
پاک و ہند میں کثیر تعداد میں پائے جانے والے گروہ "بریلویت" پر اپنی یہ تصنیف  
قارئین کے مطالعہ کے لیے پیش کر رہا ہوں۔

اس گروہ کے عقائد بعض دوسرے اسلامی گروہوں میں تصوف کے نام پر رائج ہیں۔  
غیر اللہ سے فریاد رسی اور ان کے نام کی منتیں ماننا جیسے عقائد سابقہ دور میں بھی رائج  
منتشر رہے ہیں۔ بریلوی حضرات نے ان تمام مشرکانہ عقائد اور غیر اسلامی رسوم و  
روایات کو منظم شکل دے کر ایک گروہ کی صورت اختیار کرتی ہے۔

اسلامی تاریخ کے مطالعہ کے بعد یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ یہ تمام عقائد اور  
رسمیں ہندو ثقافت اور دوسرے ادیان کے ذریعہ سے مسلمانوں میں داخل ہوئیں اور  
انگریزی استعماری وساطت سے پروان چڑھی ہیں۔

اسلام جہد و جہاد کا دین ہے مگر نہ بریلوی افکار و تعلیمات نے اسلام کو رسم اور رواج  
کا مجموعہ بنا دیا ہے۔ نماز روزے کی طرف دعوت کی بجائے ان کے مذہب میں عرس و  
قوالی بچہ پرستی اور نذر و نیاز دے کر گناہوں کی بخشش وغیرہ ایسے عقائد کو زیادہ اہمیت  
حاصل ہے۔ میں بریلویت کے موضوع پر قلم نہیں اٹھانا چاہتا تھا۔ کیونکہ میں سمجھتا تھا  
بریلویت چونکہ جہالت کی پیداوار ہے اس لیے جوں جوں جہالت کا دور ختم ہوتا چلا

## سعودی مفتی کے نزدیک حلقہ باندھے لا الہ الا اللہ کے ساتھ ذکر کرنا بدعت ہے (معاذ اللہ)

کھائے، بلکہ یہ بات محرمات شرکیہ میں سے ہے۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

«مَنْ كَانَ خَالِفًا فَلْيَخْلِفْ بِاللَّهِ، أَوْ لِبِضْمَتِ»

اگر کسی کو قسم کھانی ہو تو اللہ کی کھائی یا پھر خاموش رہے۔

اس حدیث پر شیخین کا اتفاق ہے۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

«مَنْ حَلَفَ بغيرِ اللَّهِ فَقَدْ كَفَرَ أَوْ أَشْرَكَ»

جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے کفر کیا یا شرک کیا۔

اس حدیث کی ابو داؤد اور ترمذی نے اسناد صحیح سے تخریج کی ہے۔ نیز اس بارے میں اور بھی احادیث وارد ہوئی ہیں۔

امام ابن عبد البر رحمہ اللہ نے اس بات پر اہل علم کا اجماع بیان کیا ہے کہ غیر اللہ کی قسم کھانا جائز نہیں۔ لہذا ہر مسلم پر واجب ہے کہ وہ اس سے پرہیز کرے اور سابقہ باتوں اور تمام گناہوں سے اللہ کے حضور توبہ کرے اور راہ حق پر ڈٹا رہے اور ان باتوں میں رغبت رکھتے ہوئے کہ اللہ کے ہاں اس کے لیے خیر اور رحمت بڑا اجر ہے اور اس کے غضب اور اس کی سزا سے ڈرتے ہوئے حق کی محافظت کرے۔ اور قسطنطین تو اللہ ہی سے ہے۔

ہمارے ہاں بعض لوگ حلقہ باندھے اور اپنی کمروں پر دیوار باندھے

استغفار کرتے ہیں۔ اس کا کیا حکم ہے ؟

سوال : ہمارے ہاں ایک رواج یہ ہو چلا ہے کہ بعض لوگ حلقہ بنا لیتے ہیں اور وسط میں سفید دیوار رکھ لیتے ہیں۔ پھر وہ لا الہ الا اللہ کہتے، استغفار کرتے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دود بھیجتے ہیں۔ ان کے بارے میں کیا حکم ہے ؟

جواب : یہ رواج بدعت ہے جسے نہ مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اور نہ سلف صالحین نے کیا اور نہ اس کا حکم دیا نہ ہی اسے برقرار رکھا۔ لہذا یہ بدعت ہوئی۔ جسے چھوڑنا ضروری ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

«مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ»

جس نے ہمارے اس امر (شریعت) میں کوئی نئی بات پیدا کی جو پہلے اس میں نہ تھی، وہ مردود ہے۔

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خلیفہ جمعہ میں فرمایا : ۳۹

## فتاویٰ

روزمرہ زندگی کے ۲۷ سے زائد  
اہم مسائل پر اردو زبان میں فتوے

جزء اول

سماتہ اشیح /

عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز

سوال: مفتی صاحب! کیا کبھی حضور ﷺ نے یا سلف صالحین نے عرب شریف کا نام مملکت سعودیہ عربیہ رکھا۔

یہ تو آپ کی بدعت ہے

## سعودی مفتی کے نزدیک فرض نماز کے بعد دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا بدعت ہے

وَأَمَّا الرَّكُوعُ فَعِظْمُورَا فِيهِ الرَّبِّ . وَأَمَّا الشُّجُودُ فَاجْتَنِبُوا فِي الدُّعَاءِ ، فَتَقَمُّنَ أَنْ  
يُسْتَجَابَ لَكُمْ .

رکوع میں اپنے پروردگار کی عظمت بیان کیا کرو اور سجدہ میں ہمت دعا کیا کرو۔ پس لائق ہے کہ تمہاری دعا قبول ہو جائے۔

اس حدیث کو مسلم نے اپنی صحیح میں نکالا۔ نیز مسلم ہی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے تخریج کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

« أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدًا ، فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ . »

بندہ اپنے پروردگار کے سب سے زیادہ نزدیک اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدہ میں ہو۔ لہذا سجدہ میں دعا زیادہ کیا کرو۔

اور صحیحین میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تشدد سکھلایا تو فرمایا : "پھر جو سوال تم اللہ سے چاہو کرو"۔ اور ایک روایت کے الفاظ یوں ہیں : "پھر جو دعا تمہیں پسند ہو اور اچھی لگے وہ کرو" اور اس معنی میں اور بھی ہمت کی احادیث ہیں جو ان مقامات میں دعا کی شروعات پر دلالت کرتی ہیں جو دعا بھی مسلمان پسند کرتا ہو خواہ یہ دعا آخرت سے متعلق ہو یا دنیوی مصالح سے متعلق ہو مگر شرط یہ ہے کہ یہ دعا کسی گناہ کے کام اور قطع رحمی سے متعلق نہ ہو اور افضل یہ ہے کہ اکثر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ماخوذ دعائیں ہی مانگیں۔

## فتاویٰ

روزمرہ زندگی کے ۲۷۰ سے زائد  
اہم مسائل پر اردو زبان میں فتوے

کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ وارد ہے کہ آپ فرض نماز کے بعد  
ہاتھ اٹھا کر دعا فرمایا کرتے تھے؟

سوال : کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ وارد ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کے بعد دعا میں اپنے ہاتھ اٹھایا کرتے تھے؟ یہاں کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے مجھے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کے بعد دعا کے وقت ہاتھ نہیں اٹھایا کرتے تھے۔

مریم۔ م۔ الرياض

جواب : جو کچھ ہمیں معلوم ہے وہ یہ ہے کہ نہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کے بعد اپنے ہاتھ اٹھایا کرتے تھے اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم ایسا کیا کرتے تھے اور جو بعض لوگ فرض نماز کے بعد اپنے ہاتھ اٹھاتے ہیں۔ یہ بدعت ہے جس کی کوئی اصل نہیں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

« مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ زُرٌّ . »

جس نے ایسا کام کیا جس پر ہمارا عمل نہیں وہ مردود ہے۔

جزء اول

سماتہ الشیخ /

عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز

☆ جبکہ سید عالم رحمۃ اللہ علیہ نماز کے بعد دعا مانگا کرتے تھے۔

حدیث شریف: حضرت مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہونے کے بعد دعا مانگا کرتے تھے (مسلم، کتاب المساجد وتوضیح الصلوٰۃ، حدیث 1338، ص 239، مطبوعہ دار السلام ریاض، سعودی عرب)

دعا مانگنے کے آداب میں سے ہے کہ دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر رب تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا کی جائے اور یہی سنت طریقت ہے۔

حدیث شریف: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور اپنے چہرہ انور پر مل لیتے (ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ، حدیث 1492، ص 221، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

سعودی نجدی مفتی سے ہماری درخواست ہے کہ وہ اپنے مطالعہ کو وسیع کریں اور بدعات کے فتوے لگانے میں احتیاط کریں۔

سعودی مفتی اپنے فتوے میں واضح لکھتا ہے کہ اگر مرد ایک کلمہ سے اپنی عورت کو تین طلاقیں دے تو وہ ایک ہی شمار ہوگی (حالانکہ ایسا فتویٰ گمراہیت کی طرف لے جاتا ہے)

رکنہ نے اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین طلاقیں دیں۔ پھر انہیں اس بات پر سخت غم لگ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ ”تم نے طلاق کیسے دی تھی؟“ رکنہ نے کہا ”تین طلاق۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ”کیا ایک ہی مجلس میں؟“ رکنہ نے جواب دیا ”ہاں“۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ ایک ہی طلاق ہے۔ اگر تو چاہتا ہے تو اس سے رجوع کر لے۔“ چنانچہ رکنہ نے اپنی بیوی سے رجوع کر لیا۔

سلیمان - م - یہ کلج مواض

جواب: اس مسئلہ میں درست بات یہ ہے کہ اگر مرد ایک کلمہ سے اپنی عورت کو تین طلاقیں دے تو وہ ایک ہی شمار ہوگی۔ جیسا کہ امام مسلم نے اپنی صحیح میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں: ”نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دور میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے پہلے دو سال تک تین طلاقیں ایک ہی طلاق شمار ہوتی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہنے لگے کہ لوگ اس معاملہ میں جلدی کرنے لگے ہیں جس میں ان کے لیے صلت تھی۔ تو لب کیوں نہ ہم اسے تین طلاق ہی نافذ کریں۔ چنانچہ آپ نے لوگوں پر تین طلاقیں ہی نافذ کر دیں۔“

ابن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگردوں میں سے اہل علم کی ایک جماعت اور کئی دوسروں نے بھی اس بات کو اختیار کیا ہے اور امام محمد بن اسماعیل صاحب السیرۃ بھی اس بات کے قائل ہیں اور شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ اور ان کے شاگرد علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہما نے بھی یہی بات اختیار کی ہے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے ہی یہ بات بھی پسند کی ہے کہ دوسری اور تیسری طلاق صرف نکاح با رجعت کے بعد ہی واقع ہوں گی اور اس کی کوئی وجہ بھی ذکر کی ہیں۔ لیکن میں دلائل شریعہ سے ایسی کوئی چیز نہیں جانتا جو ان کے دوسرے قول کی تائید کرتی ہو۔ نہ ہی میں صاحب رضی اللہ عنہم سے کوئی ایسی چیز جانتا ہوں جو اس کی سکوڑ ہو اور درست بات یہی ہے کہ جب ایک ہی کلمہ سے تین طلاق کہا جائے تو اسے اسی حد تک محدود رکھا جائے (یعنی ایک ہی طلاق سمجھا جائے)۔

دہی ابو رکنہ دلی حدیث تو وہ اس موضوع میں صریح نہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کی سند میں بھی کلام ہے جو معروف ہے کہ داؤد بن صہبن مکرہ سے روایت کرتے ہیں اور اس روایت کو ایک جماعت نے کثرت قرار دیا ہے۔ جیسا کہ یہ بات تقریب اور تنزیہ اور ان کے علاوہ دوسری کتابوں میں داؤد بن صہبن کے بیان سے معلوم ہو سکتی ہے۔

# فتاویٰ

روزمرہ زندگی کے ۲۷۰ سے زائد  
اہم مسائل پر اردو زبان میں فتوے

جزء اول

سماحة الشيخ /

عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز

## تین طلاقیں تین ہی ہیں

کوئی بھی مسلمان اپنی بیوی کو ایک وقت میں تین طلاقیں دے دے تو ایسی صورت میں اس کی بیوی اس کے نکاح سے خارج ہو جائے گی جبکہ اس کے برعکس غیر مقلدین اہلحدیث فرتے کے نزدیک اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو ایک وقت میں تین طلاقیں دے تو ایک واقع ہوگی۔

یاد رہے کہ تین طلاقیں ایک وقت میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں ہی کہلائیں گی۔ تین طلاقوں کے ایک وقت میں تین ہونے پر تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان، چاروں ائمہ کرام رحمہم اللہ اور پوری امت کا اجماع ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔  
ترجمہ: طلاق (جس کے بعد رجعت ہو سکے) دو بار تک ہے پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا نکوئی (بھلائی) کے ساتھ چھوڑ دینا (سورہ بقرہ آیت 229، پارہ 2)

ترجمہ: پھر اگر تیسری طلاق دی تو اس کے بعد وہ عورت اسے حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرے۔ پھر اگر دوسرے شوہر نے طلاق دے دی تو ان دونوں پر گناہ نہیں کہ دونوں آپس میں نکاح کر لیں  
(سورہ بقرہ، آیت 230، پارہ 2)

## ایک ہی لفظ کے ساتھ تین طلاقیں تین ہی ہیں

حدیث شریف: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حفص بن مغیرہ نے اپنی بیوی فاطمہ بنت قیس کو حضور ﷺ کے زمانہ مبارکہ میں ایک ہی لفظ کے ساتھ تین طلاقیں دے دیں تو آپ ﷺ نے فاطمہ بنت قیس کو اس کے شوہر سے جدا کر دیا اور ہمیں یہ بات نہیں پہنچی کہ سرور کونین ﷺ نے اس پر کوئی عیب لگایا ہو (بحوالہ: دارقطنی جلد چہارم، ص 12)  
حدیث شریف: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں تو اس عورت نے دوسرا نکاح کر لیا پھر اس شوہر نے طلاق دے دی پس سرور کائنات ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا گیا کہ وہ عورت پہلے شوہر کے لئے حلال ہوگئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں تا وقتیکہ دوسرا شوہر پہلے کی طرح صحبت سے لطف اندوز نہ ہو (صحیح بخاری جلد 2 ص 791، صحیح مسلم، جلد 1، ص 432)

تین طلاقیں تین ہی ہیں۔ اگر تین طلاقیں ایک ہوتی تو کبھی بھی سرور کائنات ﷺ بیوی کو شوہر سے جدا ہونے کا حکم نہ فرماتے۔ اب صحابہ کرام علیہم الرضوان کے فتاویٰ اس ضمن میں ملاحظہ ہوں۔



### حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا فتویٰ

جناب معاویہ بن ابی یحییٰ سے روایت ہے کہ آپ فرماتے ہیں ایک آدمی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو اس نے کہا میں نے اپنی بیوی کو ہزار طلاقیں دے دی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ وہ عورت تجھ سے تین طلاقیں کے ساتھ جدا ہوگئی (زاد المعاد جلد پنجم، ص 57، فتح القدر، جلد سوم، ص 330)

### حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فتویٰ

حبیب ابن ابی ثابت سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں نے اپنی بیوی کو ہزار طلاقیں دے دی ہیں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں فرمایا کہ تین طلاقیں سے تیری عورت تجھ سے جدا ہوگئی اور باقی ساری طلاقیں اپنی عورتوں پر تقسیم کر دے (سنن دارقطنی جلد 4، ص 21، زاد المعاد، جلد 5، ص 57، فتح القدر، جلد 3، ص 330، سنن الکبریٰ، جلد 7، ص 335)

### حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا فیصلہ

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کی کہ میں نے اپنی بیوی کو ننانوے طلاقیں دے دی ہیں اور میں نے (اس کے بارے) میں پوچھا تو مجھے بتایا گیا کہ تیری بیوی تجھ سے جدا ہوگئی۔ جناب ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگ چاہتے ہیں کہ تجھ میں اور تمہاری بیوی میں جدائی کر دیں۔ اس نے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے۔ آپ کیا کہتے ہیں۔ اس نے خیال کیا کہ شاید ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس کے لئے رخصت کا حکم فرمائیں گے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تین طلاقیں سے وہ تم سے جدا ہوگئی اور باقی تمام طلاقیں حد سے بڑھنا اور سرکشی ہے (مصنف عبدالرزاق جلد 6، ص 395، مجمع الزوائد جلد 2، ص 338، زاد المعاد جلد 5، ص 57، فتح القدر، جلد 3، ص 330)

### حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا فتویٰ

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی شخص تین طلاقیں دے کر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھتا تو وہ ارشاد فرماتے۔ اگر تم نے ایک یا دو بار طلاق دی ہوتی تو رجوع کر سکتے تھے کیونکہ رسول کریم ﷺ نے مجھے اسی کا حکم فرمایا تھا اور اگر تم نے تین طلاقیں دے دی ہیں تو وہ تم پر حرام ہوگئی۔ یہاں تک کہ دوسری سے نکاح کرے۔

(صحیح بخاری، جلد 2 ص 792)

مسلم شریف میں یہ الفاظ زیادہ ہیں ”وعصیت اللہ فیما امرک من طلاق امرأتک“ اور تم نے اللہ تعالیٰ کی حکم عدولی کی اپنی عورت کو طلاق دینے میں (صحیح مسلم جلد اول ص 476)

فائدہ: اس حدیث سے بھی ظاہر یہی ہے کہ بیک وقت تین طلاقیں دینا اگرچہ معیوب و ممنوع امر ہے بہر حال اگر کسی نے اس طرح اکٹھی طلاقیں دے دیں تو وہ واقع ہو جائیں گی۔

## غیر مقلدین کی دلیل

غیر مقلدین یہ حدیث لاتے ہیں کہ حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ، حضور ﷺ کی خدمت میں آئے۔ حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ کے پوتے نے یہ حدیث بیان کی۔ میرے دادا نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں تین طلاقیں دینے کے بعد وہ حضور ﷺ کی خدمت میں آئے۔ عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں نے اس طرح اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں اور کہا میں نے تین تو دی ہیں مگر نیت ایک ہی کی تھی؟ انہوں نے نیت ایک ہی کی تھی تو حضور ﷺ نے کہا کہ رجوع کر لو۔ حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سے رجوع کر لیا۔

## دوسری دلیل

ابوداؤد کی حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ کے زمانے میں تین طلاق ایک ہوتی تھی مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں یہ قانون بن گیا کہ تین طلاقیں تین ہوں گی لہذا ہمیں اس پر عمل کرنا چاہئے جو حضور ﷺ کے زمانے میں ہوتا تھا۔ یہ تین طلاقوں کا مسئلہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تبدیل کیا غیر مقلدین کی یہ دو دلیلیں ہیں۔

## غیر مقلدین کی دلیل کا جواب

محترم حضرات اگر ہم پچھلی حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ والی حدیث پر غور کریں تو بات سمجھ میں آ جائے گی۔ حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ نے طلاق دی۔ حدیث میں طلاق کے الفاظ یوں موجود ہیں کہ حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ نے کہا انت طالق، طالق، طالق (میں نے تجھے طلاق دی، طلاق، طلاق) یوں طلاق دی حضور ﷺ نے فرمایا تم اس سے رجوع کر لو۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کو میرے مولا ﷺ نے منع فرمایا تھا کہ کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں نہ دے تو صحابہ کرام علیہم الرضوان کی عادت تھی کہ الا ماشاء اللہ تین طلاقیں نہیں دیتے مگر کلمات یہ ہوتے انت طالق، طالق، طالق (میں نے تجھے

طلاق دی، طلاق، طلاق) یعنی وہ طلاق ایک ہی دیتے دو سے اس کی تکرار کرتے صحابہ کرام کے یہ جملے کوئی نہیں دکھا سکتا کہ انہوں نے یہ کہا ہو میں نے تجھے طلاق دی، میں نے تجھے طلاق دی، میں نے تجھے طلاق دی۔ مطلب یہ ہے کہ طلاق ایک ہی دیتے دو سے اس کی تکرار کرتے۔

مثلاً: میں آپ کے گھر افطاری کرنے کے لئے آیا اور میں یہ کہوں کہ ”مجھے افطاری کرنی ہے، افطاری، افطاری، تو آپ کیا تین مرتبہ افطاری رکھیں گے کہ مولانا نے تین مرتبہ کیا ہے، مجھے افطاری تو ایک ہی مرتبہ کرنی ہے دو سے میں نے تکرار کی۔  
مثلاً: میں صدر جاؤں گا، صدر صدر تو کیا میں تین مرتبہ صدر جاؤں گا نہیں بلکہ میں جاؤں گا۔ ایک مرتبہ ہی دو سے اس کی میں نے تکرار کی۔

اب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا۔ طلاق کی کثرت ہو گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دیکھنے لگے کہ طلاقیں بہت بڑھ جائیں گی۔ اصل میں ہوتا یہ تھا کہ طلاق دینے کے بعد جب مقدمہ قاضی کے پاس آتا تو طلاق دینے والا یہ کہتا کہ میں نے ایک طلاق دی ہے۔ دو سے اس کی تکرار کی ہے، یعنی مندرجہ بالا حدیث کی آڑ لے کر تین طلاق دینے کے بعد بہانے تلاش کرتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا روایت ہے کہ ”اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے جہاں تمہیں گنجائش دی تھی یعنی ایک مرتبہ طلاق اور دو سے اس کی تکرار تو اس گنجائش سے تم نے ناجائز فائدہ اٹھایا“

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ قانون بنا دیا کہ اب کسی کی یہ بات نہیں مانی جائے گی کہ میں نے ایک طلاق دی اور دو سے اس کی تکرار کی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اب جو تین دے گا اس کی تین مانی جائیں گی۔ اس وقت پوری جماعت صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اس پر اجماع کیا۔ غیر مقلدین اہل حدیث جن کو دو حدیثیں یاد نہیں، وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول پر تنقید کرتے ہیں۔ کیا ان لوگوں نے حضور ﷺ کی یہ حدیث نہیں سنی۔

حدیث شریف: حضور ﷺ ایک دن منبر پر خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور ہمیں بہت عمدہ نصیحت فرمائی جس سے لوگوں کے دل لرزاٹھے اور آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے تو ہمیں ایسی نصیحت فرمائی ہے جیسے کوئی کسی کو رخصت کر رہا ہو۔ آپ ﷺ ہم سے کوئی عہد و پیمانے لے لیجئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ تم اللہ تعالیٰ کا خوف، امیر کا حکم سننے اور اطاعت کرنے کو اپنے اوپر لازم سمجھ لو، چاہے تمہارا امیر ایک حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ تم میرے بعد بہت اختلاف دیکھو گے۔ تم میری سنت اور میرے خلفائے راشدین مہدیین کی سنت کو لازم پکڑ لینا اور ان کے طریقے کو مضبوطی کے ساتھ دانستوں سے پکڑ لینا اور بدعات سے گریز کرنا کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے (سنن ابن ماجہ، جلد اول، باب اتباع سنت خلفائے راشدین، حدیث 44، ص 43، مطبوعہ فرید بک اسٹال، لاہور)

## سعودی مفتی کے نزدیک میت کے گھر میں ایصالِ ثواب کے لئے قرآن پڑھنا بدعت ہے

میت کے گھر میں قرآن پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

سوال : میت کے لیے اس طرح قرآن کی قراءت کہ ہم میت کے مقام یا اس کے گھر میں قرآن کے کچھ نسخے رکھ دیتے ہیں۔ بعض ہمسائے اور بن بچان والے مسلمان آتے ہیں۔ وہ مثل کے طور پر قرآن کا ایک پارہ پڑھتے ہیں۔ پھر وہ اپنے اپنے کام پر چلے جاتے ہیں اور اس پر کچھ اجرت نہیں لیتے۔ . . . قرآن کی طرح کی قراءت اور دعائیت کو پہنچ جاتی ہے اور کیا اسے اس کا ثواب ہوتا ہے یا نہیں؟  
میں آپ سے اقلہ کی توقع رکھتا ہوں۔ آپ کا شکریہ . . . یہ خیال رہے کہ میں نے سنا ہے کہ بعض علماء اسے مطلق حرام سمجھتے ہیں۔ بعض مکروہ سمجھتے ہیں اور بعض اس کے جواز کے قائل ہیں۔

عبد الرحیم۔ ج۔ الرياض

جواب : ایسے اور اس سے ملتے جلتے کام کی کوئی اصل نہیں۔ اور یہ کام نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے منقول ہے کہ وہ مردوں کے لئے قرآن پڑھتے ہوں۔ بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

« مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ زَوَّارٌ »

جس نے کوئی ایسا کام کیا جس پر ہمارا عمل نہ ہو وہ مولا ہے۔

اس حدیث کو مسلم نے اپنی صحیح میں نکالا اور بخاری نے اپنی صحیح میں علیحدتاً بیان کیا اور صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

« مَنْ أَخَذَتْ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنَّا فَهُوَ زَوَّارٌ »

جس نے ہمارے اس امر (شریعت) میں کوئی نئی بات پیدا کی جو اس سے نہ تھی۔ وہ مولا ہے۔

اور صحیح مسلم میں جاہلین عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن اپنے خطبہ میں یوں فرمایا کرتے تھے :

« إِنَّا بَعُدُّونَ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابَ اللَّهِ، وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيِي هَذَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَشَرُّ الْأُمُورِ مُنْخَذَاتُهَا، وَكُلُّ بِذَعَةٍ ضَلَالَةٌ »

ما بعد! ہے کتب بہترین حدیث اللہ کی کتب ہے اور بہترین راہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ ہے اور سب سے برے کام دین میں نئی ایجادات ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

اور نسائی نے صحیح اسناد کے ساتھ یہ الفاظ لڑا لکھے ہیں «كُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ» (اور ہر گمراہی کی سزا جہنم ہے)۔

البتہ فوت شدہ لوگوں کے لیے صدقہ کرنے اور ان کے حق میں دعا کرنے سے انہیں فائدہ ہوتا ہے اور مسلمانوں کے اجماع کے مطابق اس کا ثواب انہیں پہنچتا ہے . . . اور توکل اللہ تعالیٰ ہی سے ہے اور اسی

۲۱۷

## فتاویٰ

روزمرہ زندگی کے ۲۷۰ سے زائد  
اہم مسائل پر اردو زبان میں فتوے

جزء اول

سماتہ اشیح /

عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز

☆ جن سعودیوں کے نزدیک ایصالِ ثواب کے لئے قرآن پڑھنا بدعت ہو ان سے ہمارا سوال ہے کہ جو آپ لوگ سر پر

رومال رکھ کر نماز پڑھتے ہیں۔ یہ کہاں سے ثابت ہے؟

## سعودی مفتی کے نزدیک عید میلاد النبی ﷺ منانا دین میں نئی بدعت ہے (معاذ اللہ)

ہوتے ہیں۔ البتہ جس نے جموت باندھا وہ ضرور گنہگار ہے اور جو شخص انہیں تقسیم کرے یا اس بات کی دعوت دے یا اسے لوگوں میں رائج کرے سب گنہگار ہیں۔ کیونکہ یہ سب کام گناہ اور زیادتی کے کام پر تعلقوں کے نیز بدعت کو رائج کرنے اور اس کو قبول کرنے کی طرف رغبت دلانے کے باب سے ہیں۔

ہم اپنے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے اللہ سے ہر برائی سے محفوظ رہنے کی دعا کرتے ہیں اور جس نے کوئی بدعت گھڑی ہے اس کے مقابلہ میں اللہ ہمارے لئے کافی ہے اور ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ جس شخص نے اللہ پر جموت باندھا اور اس جموت کو رواج دیا اور لوگوں کو ایسے کام پر لگا دیا جو انہیں نقصان ہی دے سکتا ہے 'فائدہ نہیں دے سکتا' اس سے ایسا معاملہ کرے جس کا وہ مستحق ہے اور اللہ تعالیٰ کی اور اس کے بندوں کی خیر خواہی کے لئے دعا گو ہیں . . . جس پر تنبیہ پہلے گزر چکی ہے۔

## فتاویٰ

روزمرہ زندگی کے ۲۷۰ سے زائد  
اہم مسائل پر اردو زبان میں فتوے

کیا مسلمانوں کے لئے میلاد النبی کی محفل منعقد کرنا جائز ہے؟

سوال : کیا مسلمانوں کے لئے یہ جائز ہے کہ ۳ ربیع الاول کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدائش کے دن کی مناسبت سے مسجد میں جلسہ کریں۔ تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ کا تذکرہ ہو۔ مگر دن کو عید کی طرح چھٹی نہ منائیں؟ ہم نے اس مسئلہ میں اختلاف کیا۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ بدعت حسنة ہے کچھ دوسرے کہتے ہیں کہ یہ بدعت حسنة نہیں؟

عبدالرحمن - م - ع - الراضی

جواب : ۳ ربیع الاول کو اور نہ ہی کسی اور دن مسلمانوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم پیدائش کی بنا پر جلسہ وغیرہ کرنا چاہئیں۔ اسی طرح انہیں کسی دوسرے نبی علیہ السلوٰۃ والسلام کا بھی یوم پیدائش نہیں منانا چاہیے۔ کیونکہ یوم پیدائش منانا دین میں نئی بدعت ہے۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں اپنا یوم پیدائش نہیں منایا۔ حالانکہ آپ دین کے مبلغ اور اپنے پاک پروردگار کے طریقوں پر چلانے والے تھے اور نہ ہی اس کا حکم دیا۔ پھر تو خلفائے راشدین نے یہ دن منایا اور نہ ہی کسی بھی دوسرے صحابی یا تابعی نے۔ حالانکہ وہی دور خیر القرون تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ بدعت ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

« مَنْ أَخَذَتْ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ ، فَهُوَ رَدٌّ (متفق علیہ) »

جس نے ہمارے اس امر (شریعت) میں کوئی نئی بات پیدا کی جو اس سے نہ تھی۔ وہ مردود ہے۔

اس حدیث کی صحت پر شیخین کا اتفاق ہے اور مسلم کی روایت جسے بخاری نے صلیحا بیان کیا ہے کے

الفاظ یہ ہیں :

« مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا ، فَهُوَ رَدٌّ »

جس نے کوئی ایسا کام کیا جس پر ہمارا عمل نہیں، وہ مردود ہے۔

۲۲۳

جزء اول

سماتہ اشیح

عبدالعزیز بن عبد اللہ بن باز

سوال: مفتی صاحب! کیا کبھی حضور ﷺ یا خلفائے راشدین نے سعودی عرب کا قومی دن منا کر مبارکباد دیں دیں؟



سعودی مفتی نے گنبد خضراء کی تعمیر کو اہل بدعت کا کارنامہ قرار دے دیا (معاذ اللہ)

تصوف

تصوف

نوبت (۱۳۵۸)

تصوف اور گنبد نما قبروں کے بارے میں سوال

تصوف کی حقیقت کیا ہے؟ کیا تصوف کے بگڑے ہوئے پہلو ہیں؟ کیا تصوف اللہ سے الگ کوئی چیز ہے؟

(۱) گزارش ہے کہ مجھے تائیں کہ صوفیہ کے ہاں المحضرة المسویة کا جو تصور پایا جاتا ہے اس کی حقیقت کیا ہے؟

(۲) ہمارے ہاں سواہن میں بعض صوفیہ قبریں گنبد بنانے کی دلیل کے طور پر جب رسول اللہ ﷺ کی قبر بنے ہوئے گنبد کا ذکر کرتے ہیں۔ دین میں اس کا کیا حکم ہے؟

(۳) نوبت، قطبی، رجب، انکون، جس موسم میں صوفیہ یہ ہم لیتے ہیں ان کی کیا حقیقت ہے؟

التَّحَنُّنُ لِلَّهِ وَخَقَّةُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَتَقْوَى:

(۱) تصوف سے حقیقی سولات کے بارے میں آپ ان کتب "مدارج السالكين" اور "مدارج المؤمنین" کی کتب "مدارج الصوفیہ" کا مطالعہ کیجئے۔

(۲) نبی ﷺ کے مرتد مہلک پر قبہ بنا ہوا اور اس بات کی دلیل نہیں کہ اولیاء اللہ اور نیک لوگوں کی قبروں پر گنبد بنا جائز ہے کیونکہ نبی ﷺ کی قبر پر قبہ آپ ﷺ کی وصیت سے بنا ہے نہ صلیب و تاج یا تھون لونی کے اثر کرام میں سے کسی نے بنا ہے۔ بلکہ یہ ہم نابل بدعت نے کیا ہے اور حج حرم میں نبی ﷺ کا یہ اثر کرام و راجت ہوا ہے:

اتَّخَذَتْ فِيهِ أُمَّرَاتًا خَلَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ

جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نیا کام کیا (اور اصل اس میں سے نہیں ہے) وہ باطل قبول ہے۔

اور حج حرم میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

وَأَلَا أَيْتَنَّاكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ لَا تَدْعَ شَيْئًا إِلَّا مَطْنَةً وَلَا قَبْرًا شَرْفًا إِلَّا مَسْوِيَةً

میں نے تمہیں اس کام کے لئے نہ بھیجا ہے جس کے لئے مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا تھا وہی جس میں اس لئے بھیجا رہا ہے اور کوئی صورت صاف نہیں ہے جو اور کوئی کوئی قبر پر گنبد بنا دینے سے منع ہے۔

یہ حدیث اہم مسلم نے روایت کی ہے۔ چونکہ رسول اللہ ﷺ سے اپنی قبر گنبد بنا دینے میں نہ اثر کرام سے یہ عمل درست ہے بلکہ نبی ﷺ سے اس کی تردید درست ہے اس لئے آپ کی سلفوں کے لئے مناسب نہیں کہ نابل بدعت

کے لئے ہونے کام یعنی قبر نبوی پر گنبد کی تعمیر کو دلیل مانگئے۔

وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

المجلسة السادسة: "مدارج الصوفیہ" میں "مدارج المؤمنین" اور "مدارج السالكين" میں ہے۔

نوبت (۱۳۹۹)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فتاویٰ مجلس المدینة العلمیة  
للبحوث العلمیة والافتاء

فتاویٰ

دار الافتاء سعودی عرب

(جلد دوم)

سماحة شیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز حفظہ اللہ عنہ  
فیضانہ شیخ عبد الرزاق عقیلی حفظہ اللہ عنہ  
فیضانہ شیخ عبد اللہ بن قعود حفظہ اللہ عنہ  
فیضانہ شیخ عبد اللہ بن سلیمان حفظہ اللہ عنہ

دار الکتب احیاء التراث العربیہ والافتاء

بمقرتہ: احمد بن عبد الرزاق الذکری حفظہ اللہ عنہ

ترجمہ: مولانا عظیم الدین صاحب حفظہ اللہ عنہ  
پہلے حصہ: ترمذی، مسند احمد، مسند ابی یوسف

ترجمہ: مولانا معنی الرحمن مبارکپوری حفظہ اللہ عنہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

پیشرو: دشری بیرونز

☆ اس فتوے سے سعودی مفتی اور سعودیوں کی گنبد خضراء سے عداوت و بغض ثابت ہوا





# سعودی مفتی نے گستاخ اور بے ادب ابن تیمیہ اور محمد بن عبدالوہاب نجدی کی کتابوں کا مطالعہ کرنے کا فتویٰ دیا

ترجمہ  
 "دہلیت" کا تصحیح محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ کے حوالے سے کی دعوت کے لئے ہوتے ہیں جبکہ شیخ زحیہ کو شریعت کے  
 دامن سے پاک کرنے اور جناب رسول اللہ ﷺ کے راستے کے علاوہ سب راستوں کو پھوڑ دینے کی دعوت دیتے تھے  
 حوالے سے کہ لوگوں کو شیخ کی دعوت سے بھلا کریں اور لوگوں کو اس راستے سے روکیں جس کی طرف وہ جاتے  
 تھے۔ لیکن اس سے اس دعوت کو کوئی نقصان نہیں پہنچا بلکہ یہ دنیا میں زیادہ پھیل گیا اور جنس اللہ تعالیٰ نے تخلیق دی ہیں  
 کو اس کی حقیقت، خصوصاً اور کتب و سنت کی روشنی میں اس کے دلائل معلوم کرنے کا زیادہ شوق پیدا ہوا اس طرح وہ  
 اس پر مشبہوں سے بھر پور ہو گئے اور دوسروں کو بھی اس کی طرف بلانے لگے۔ وہ اللہ  
 ویاہدہ التوفیق وصلی اللہ علی نبینا محمد و آلہ وصحبہ وسلم  
 الملحقہ المذمومة: رکن: محمد بن عبد الوہاب، محمد بن عبد الوہاب، محمد بن عبد الوہاب، محمد بن عبد الوہاب

فتاویٰ اللجنة الدائمة  
 للبحوث العلمیة والافتاء

## فتاویٰ

دارالافتاء سعودی عرب

(جلد دوم)

سماحة شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز حفظہ اللہ

فضیلا شیخ عبدالرزاق عقیق حفظہ اللہ  
 فضیلا شیخ عبداللہ بن قعود حفظہ اللہ  
 فضیلا شیخ عبداللہ بن عبدالرحمن العثیمانی حفظہ اللہ  
 فضیلا شیخ عبداللہ بن سلیمان المنجد حفظہ اللہ  
 دارالکتاب وادارت البحوث العلمیة والافتاء

مفتی عبدالرحمن عبدالرزاق الدوفس حفظہ اللہ

ترجمہ: مولانا اعظم عبداللہ صاحب حفظہ اللہ  
 مدرسہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

مترجمہ: مولانا معنی الرحمن صاحب حفظہ اللہ  
 مدرسہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

پیشکش: مشرقی پبلشرز

فتویٰ (۴۲۰۷)

دو کتابیں "مشمع السنہ" اور "شرح حدیث النزول" کا تعارف

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی ان کتابوں کے حوالے آپ کی کیا رائے ہے؟  
 "مشمع السنہ" اور "شرح حدیث النزول"۔  
 الحمد للہ وحیدہ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ وآلہ وصحبہ وفضلہ  
 یہ دونوں کتابیں علم استدلال، حسن بیان، باطل کی پر زور تردید، حق کی پر زور تائید اور صحیح عقیدہ کے پیمانے کے لحاظ سے  
 بہترین کتابیں ہیں۔ ہماری سطحات کے مطابق راہبوں کے رد میں "مشمع السنہ" کے پانچ (مترجمے اور دو) حصوں کی کوئی  
 کتب نہیں ہے۔ اور حدیث نزول کی شرح میں ان کی کتب "شرح حدیث النزول" سے کمال درستی کتب نہیں۔  
 ویاہدہ التوفیق وصلی اللہ علی نبینا محمد و آلہ وصحبہ وسلم  
 الملحقہ المذمومة: رکن: محمد بن عبد الوہاب، محمد بن عبد الوہاب، محمد بن عبد الوہاب، محمد بن عبد الوہاب

فتویٰ (۳۸۶۳)

اصطلاح عقیدہ کے لئے مفید کتب

عقیدہ کو سمجھنے کے لئے کون سی کتابیں مفید ہیں؟  
 الحمد للہ وحیدہ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ وآلہ وصحبہ وفضلہ  
 عقیدہ اور عقیدہ کو سمجھنے کے لئے لوگوں کی کتب جو جو اور علمی اصطلاح کے مطابق کتب عقیدہ مفید ہیں۔  
 محقق کو اپنے اس پاس کے ان علماء سے مشورہ کرنا چاہیے جو اس کی حالت، علم، فرسٹ اور وقت و مکان اور تحصیل علم کی  
 استعداد سے واقف ہوں۔  
 ان سب میں حضور ﷺ کے طور پر سادہ و سلیس زبان میں کلام لیا جاتا ہے۔ عقیدہ و عقیدہ اور اس کی شرح "شرح عقیدہ"  
 مولانا اعظم عبداللہ صاحب حفظہ اللہ کی تصنیف ہے۔ کتب شہادت اور اصول عقیدہ مولانا شیخ محمد  
 عبدالوہاب کی تصنیف ہیں۔ ترجمہ اور تفسیر "شرح عقیدہ" ابن تیمیہ اور ابن تیمیہ کی کتب عقیدہ عقیدہ اور اس کی شرح

☆ لہذا معلوم ہوا کہ سعودی اور سعودی مفتی ابن تیمیہ اور محمد بن عبدالوہاب نجدی جیسے گستاخ اور گمراہ لوگوں کے پیروکار اور چاہنے والے اور ماننے والے ہیں

# سعودی مفتی نے بغیر تحقیق کے اہلسنت (بریلوی مسلک) کے عقائد کو کفریہ قرار دے کر ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو ناجائز قرار دے دیا

255

## البریلویۃ

بریلویت

نومبر ۲۰۰۶ء

بریلویوں کے عقائد

پاکستان میں ایک خاص جماعت "بریلوی" یا "سورانی" جماعت کھلا ہے۔ یہ جماعت ان کے مولانا لہڑ کی نسبت ہے۔ ان سے آپ کے حلقہ اور ان کے حلقہ کے حلقہ اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے کے حلقہ شریعی حکم معلوم کرنا چاہتا ہوں تاکہ اس سے بہت سے لوگوں کو ایمین حاصل ہو جائے اور ان کی حقیقت سے واقف ہو سکے۔ میں ان کے بعض مشہور عقائد عرض کرتا ہوں۔

- (۱) رسول اللہ ﷺ زید ہیں۔
- (۲) رسول اللہ ﷺ حاضر حاضر ہیں۔ خصوصاً نماز جمعہ کے فوراً بعد یا جس مجلس میں آپ کا ذکر ہو آپ حاضر ہو جاتے ہیں۔
- (۳) یہ حیدرہ کہ رسول اکرم ﷺ کی شخصیت پہلے ہی گول ہو چکی تھی اور آپ کا سب کاجنت میں داخل کر دیا گیا۔
- (۴) یہ لوگ ہولناک کام اور قہوں میں دفن افراد سے بچے اس طرح کی حیدرت رکھتے ہیں کہ ان کے پاس نماز پڑھتے ہیں اور ان سے صلوات رسولی کی درخواست کرتے ہیں۔
- (۵) قہوں پر گھسٹتے اور روشنی کرتے ہیں۔
- (۶) دار رسول اللہ اور دار محمد ﷺ کہتے ہیں۔
- (۷) ملازمین و خدیوین کہتے اور آئینہ آواز سے کہنے والے سے مداحی ہوتے اور اسے وہابی قرار دیتے ہیں۔
- (۸) ملاک کے وقت سواک کہتے یا شہدہ جب کا اہلکد کرتے ہیں۔
- (۹) دوسروں اور ان کے درمیان اور ملاک کے بعد رسول اللہ ﷺ کا نام گرائی سن کر اٹھیں (مگر ٹھہرے) ہوتے ہیں۔
- (۱۰) ملاک کے بعد کہہ ان کا نام ہے آیت چ ۳۵ ہے۔
- (۱۱) ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَنَحْنُ بِسُؤَالِهِ عَلَى الشَّيْءِ﴾ (الاحزاب ۱۳/۱۶)
- اس کے بعد ہم لاری لاری طور پر آواز سے دعوہ شریف پڑھتے ہیں۔
- (۱۲) لاری کے بعد وہابی کی صورت میں کڑے ہو جاتے ہیں اور آواز سے فرماتے ہیں۔
- (۱۳) رمضان کے مہینے میں تہنات میں جب قرآن مجید تمہارا ہے تو تمہارے ساکھانہ کر سہ کے من میں حقیق کہتے ہیں اور غلط پڑھتے ہیں۔
- (۱۴) سہری یا کرانسی جیسے ایام سے قبل دھڑ سے من کہتے ہیں اور عرب یا دار کہتے ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فتاویٰ اللجنة الدائمة  
للدراسات والبحوث  
بدرہ

# فتاویٰ

دارالافتاء سعودی عرب

(بدرہ)

سیدنا محمد بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن ہاشم بن عبد مناف

خادمہ بنت عبد المطلب بن عبد المطلب بن عبد المطلب بن عبد المطلب

بن عبد المطلب بن عبد المطلب بن عبد المطلب بن عبد المطلب

دارالافتاء بدرہ

بدرہ، نواں صحنہ

بدرہ، نواں صحنہ

بدرہ، نواں صحنہ

بدرہ، نواں صحنہ

بدرہ، نواں صحنہ

☆ الحمد للہ عقائد اہلسنت (بریلوی) قرآن و حدیث سے ثابت ہیں۔ اگر اس کے باوجود کوئی اس کو کفریہ کہے تو ہم ایسے لوگوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے جو ہمیں کافر سمجھیں (ان تمام عقائد کو قرآن و حدیث کی روشنی میں جاننے کے لئے علمائے اہلسنت کی کتابیں جاہ الحق، منزل کی تلاش، حق کی تلاش اور صراط الابرار کا مطالعہ فرمائیں۔

# سعودی مفتی نے بغیر تحقیق کے اہلسنت (بریلوی مسلک) کے عقائد کو کفریہ قرار دے کر ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو ناجائز قرار دے دیا

256

مطلوع (۳) خود کو کچھ صلوات اور حج حیدر کے حال کچھ ہیں اور وہ سہل کو تعلق ہے کچھ ہیں۔ (۴) ان کے پیچھے نماز پڑھنے کے بارے میں شری حکم کیا ہے؟

واجب رہے کہ میں کراچی میں طب (ڈاکٹری) کی تعلیم حاصل کر رہا ہوں اور میری رہائش ایک سہرے کے قریب ہے جس پر اس بریلی جماعت کا کنٹرول ہے۔

الْمَسْئَلَةُ وَحَقُّهُ وَالضَّلُوعُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَتَعْلُفُ  
جس شخص کے یہی حالات ہیں اس کے پیچھے نماز پڑھنا صحیح ہے اور اگر کوئی نمازی اس کی اس حالت سے واقف ہوئے  
کے بعد اس کے پیچھے نماز پڑھے تو اس کی نماز صحیح نہیں۔ کہ کہ سوال میں مذکورہ امور میں سے اکثر کفریہ اور بد مذہبی  
ہو اس وجہ کے خلاف ہیں جسے دے کر اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء علیہم السلام کو جہوت فرمایا اور جو اس نے اپنی کتابوں میں بیان  
فرمایا۔ مذکورہ عقائد و اصول قرآن مجید سے صاف طور پر گمراہت ہیں۔ خلافت تعالیٰ نے فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ السُّنَّةَ الَّتِي كَانَتْ لِلرَّسُولِ الْكَافِرِينَ الَّتِي كَانَتْ لِلْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ﴾ (المائدہ: ۵۱)

”اے ایمان والے! آپ بھی فوت ہوئے والے ہیں اور یہ لوگ بھی مرتے والے ہیں۔“

اور فرمایا:

﴿وَلَا تَتَّبِعُوا هَذِهِ السُّنَّةَ الَّتِي كَانَتْ لِلرَّسُولِ الْكَافِرِينَ الَّتِي كَانَتْ لِلْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ﴾ (المائدہ: ۵۱)

”ہائے سہمی اللہ کی ہیں! میں اللہ کے ساتھ کسی کو مت پکارو۔“

یہ لوگ جو بد مذہب کہتے ہیں! میں ان سے احسن امت از سے مع کا ہونے۔ اگر وہ لوگ میں جائیں تو اللہ طہرت انہیں  
پہلو کر لیں صلوات کی سہولت میں نماز پڑھی جائے۔ جب قلیل الرحمن اور اسم ۲۵۴ یہ لیکن ایک ایسا سہولت کرنا ہے  
﴿وَأَقْرَبَكُمْ وَمَا تُدْعَوْنَ بِهِ دُورًا وَأَنْتُمْ رُفُوفٌ عَلَيْهِمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾

(مائدہ: ۱۱۹)

”میں تم سے ایک ہو جاؤں گا اور جنہیں تم اللہ کے ساتھ پکارتے ہو ان سے بھی دور رہو اور اپنے رب کو  
پکارو۔ کہ اللہ ہے کہ اپنے رب کو پکار کر میں بد نصیب نہیں رہوں گا۔“

وَمَا لِلشُّرِكِينَ مِنْ شَيْءٍ عَلَى اللَّهِ عَلَى نِعْمَةٍ مِّنْهُ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

اللہ کے لئے شریکوں کو کوئی شے نہیں ہے اور اللہ اور اللہ کے پیغمبروں اور ان کے پیغمبروں کے لئے صلوات ہے



دارالافتاء سعودی عرب

فتاویٰ اللجنة الدائمة  
للبحوث العلمیة والافتاء

## فتاویٰ

دارالافتاء سعودی عرب

(بلاغ)

سیدنا شیخ عبد العزیز بن محمد بن عبد اللہ بن باز حفظہ اللہ

فیہود شیخ عبد الرزاق عقیلی حفظہ اللہ

فیہود شیخ عبد اللہ بن قعود حفظہ اللہ

دارالافتاء سعودی عرب

مفتی محمد احمد بن عبد الرزاق الدفیش حفظہ اللہ

زیر اہتمام مولانا اعظمی حفظہ اللہ

راہب مولانا محمد امین الرحمن مبارکوی حفظہ اللہ

دارالافتاء سعودی عرب

پبلشرز: مشرقی پبلشرز

☆ الحمد للہ عقائد اہلسنت (بریلوی) قرآن و حدیث سے ثابت ہیں۔ اگر اس کے باوجود کوئی اس کو کفریہ کہے تو ہم ایسے لوگوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے جو ہمیں کافر سمجھیں (ان تمام عقائد کو قرآن و حدیث کی روشنی میں جاننے کے لئے علمائے اہلسنت کی کتابیں جاری ہیں، منوال کی تلاش اور صراط الابرار کا مطالعہ فرمائیں۔

Marfat.com





## سعودی مفتی نے روضہ رسول کی زیارت کیلئے سفر کرنا جائز قرار دے دیا (معاذ اللہ)

158

مقائد کے مسائل

لہذا واجب ہے کہ مسجد میں صرف اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے لیے ہوں شرک کے تمام مظاہر سے پاک ہوں اور ان میں صرف اور صرف اللہ وحدہ لا شریک کی عبادت کی جائے۔ مسلمانوں پر یہی واجب ہے۔ واللہ العولیٰ

نبی ﷺ کی قبر کی زیارت کے لیے سفر کرنا جائز نہیں

(سوال) نبی ﷺ کی قبر کی زیارت کے لیے سفر کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

(جواب) قبروں کی زیارت کے لیے سامان سفر اور عمامہ وغیرہ کوئی بھی ہوں جائز نہیں ہے کیونکہ خود نبی ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

«لَا تُنَادُوا الرَّسُولَ إِلَّا إِلَىٰ ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ، مَسْجِدِي هَذَا، وَمَسْجِدِ الْخُرَامِ وَمَسْجِدِ الْأَنْصَبِ الْمَصْبُوحِ الْبُخَارِيِّ، كِتَابُ رَبِّكَ لِفُضْلِ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، ح: ۱۱۸۹ وَصَحیح سلم، الحج، باب فضل المساجد الثلاثة، ح: ۱۳۱۷ وَالْفَتْوَىٰ»

”تین مسجدوں: میری یہ مسجد، مسجد خرام اور مسجد انصہب کے سوا کسی اور کی طرف سامان سفر نہ مانے جائے۔“

حضور یہ ہے کہ عبادت کے قصد و ارادے سے کسی بھی جگہ جانے کے لیے سامان سفر نہ مانے جائے کیونکہ صرف تین ہی ایسی خصوصیتیں ہیں جن کی طرف سامان سفر مانے جا سکتا ہے اور یہ مذکورہ بالا تین مساجد ہیں لہذا ان کے سوا کسی اور جگہ کی طرف سامان سفر نہ مانے جائے۔ اسی طرح نبی ﷺ کی قبر کی طرف بھی سامان سفر نہ مانے جائے البتہ آپ کی مسجد کی طرف سامان سفر مانے جا سکتا ہے اور مسجد میں پہنچنے کے بعد مردوں کے لیے نبی ﷺ کی قبر کی زیارت مستنون ہے جب کہ قبروں کے لیے آپ ﷺ کی قبر کی زیارت مستنون نہیں ہے۔ واللہ العولیٰ

قبروں سے تمکرم اور ان کا طواف حرام ہے

(سوال) قبروں سے تمکرم حاصل کرنے، طلب حاجت یا تقرب کے ارادے سے ان کے گرد طواف کرنے اور غیر اللہ کی تمکرم کمانے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

(جواب) قبروں سے تمکرم حاصل کرنا حرام اور شرک کی ایک قسم ہے کیونکہ اس طرح ایک چیز سے ایسی تائید و اہت کی جاتی ہے جس کی اللہ نے کوئی سند یا دلیل نہیں فرمائی۔ سلف صالحین بھی اس قسم کے کسی تمکرم کے قابل نہ تھے لہذا اس اعتبار سے یہ کام بدعت بھی ہے۔ تمکرم حاصل کرنے والے کا اگر یہ عقیدہ ہو کہ تمکرم سے بچانے اور لٹ جانے میں صاحب قبر کو کوئی تاثر یا قدرت حاصل ہے تو یہ شرک اکبر ہوگا۔ جب وہ اسے طلب مغفرت یا دفع محنت کے لیے پکارے یا اس کی عبادت کرتے ہوئے اس کے سامنے رکوع یا سجدہ کرے یا حصول تقرب یا صاحب قبر کی تعظیم کے لیے وہاں جا کر دعا کرے تو یہ بھی شرک اکبر ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يَتَّبِعْ مَعَ أَقْوَامٍ إِذْ هُمْ يُعْتَبِرُونَ لَا يَتَّبِعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَتَّىٰ يُفِخُوا لِقَوْمٍ إِذْ هُمْ يُقَاتِلُونَ﴾ (المائدہ: ۱۱۷/۱۱۸)

”اور جو شخص اللہ کے ساتھ اور رسول کو پکارتا ہے جس کی اس کے پاس کوئی سند نہیں تو اس کا حساب اللہ ہی کے پاس ہے۔“

## فتاویٰ ارکانِ اسلام

مقائد، عبادات اور دیگر احکام و مسائل پر تحقیقی فتاویٰ

تالیف:

مفتی محمد صالح المنجد

ترجمہ:

مولانا محمد صالح المنجد

مفتی محمد صالح المنجد

دارالاسلام  
کتب خانہ دارالاسلام



☆ اس حدیث کی شرح میں محدثین فرماتے ہیں کہ زیادتی ثواب کی نیت سے صرف تین مسجدوں کی طرف سفر کرنا چاہئے جہاں تک روضہ رسول کی زیارت کے لئے سفر کرنے کا تعلق ہے، اس ضمن میں حدیث پاک موجود ہے ”من زار قبری وجبت له شفاعتی“ جس نے میری قبر کی زیارت کی، اسپر میری شفاعت واجب ہے“ یہ حدیث امام دارقطنی علیہ الرحمہ نے اپنے سنن دارقطنی جلد دوم ص 278، اسی سند سے امام قاضی عیاض علیہ الرحمہ نے شفاء شریف جلد 2 ص 83، حکیم ترمذی علیہ الرحمہ نے نوادر الاصول میں ص 148، امام عقیلی علیہ الرحمہ نے الفصحاء جلد 4، ص 170 اور امام دولابی علیہ الرحمہ نے الکنز جلد دوم، ص 64 میں درج کی ہے۔ اس حدیث میں مسجد نبوی کی زیارت نہیں بلکہ روضہ رسول پر حاضری پر شفاعت کا مشرکہ سنایا گیا ہے لہذا سعودی مفتی سے گزارش ہے کہ وہ اپنے مطالبے کو وسیع کریں۔











سعودی مفتی کے نزدیک قبروں پر قرآن مجید کی تلاوت کرنا باہت ہے (ماہ اللہ)

لڑکے ساہلی

340

اور فرمایا:

﴿وَقَوْلِهِمْ بَنُوا قُبُورًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ﴾ (البقرہ: ۱۲۵)

"اور وہ تو ہے جہنم کو (سارے کی حالت میں) تمہاری روح میں کرنا ہے اور جو حکم دن میں کرتے ہو اس کی خبر رکھنا ہے پھر جس دن کو اللہ تعالیٰ ہے تاکہ (یہی سلسلہ جاری رکھ کر زندگی کی امت میں پوری کر دی جائے پھر تم (سب) کو اس کی طرف لوٹ کر جانا ہے (اس صفا وہ تم کو تمہارے عمل جو تم کرتے رہے ہر ایک ایک کر کے) بتائے گا۔"

پس ہم شریعت یہ ہے کہ میت کو انہی پہلو پر بکھرا جائے۔ مسلمان نے جو اپنے منہ سے ذکر کیا ہے شاکر وہ بکھراؤ کی جہالت کا شائبہ ہے۔ روز مجھے کسی معلوم کمال علم میں سے کسی نے یہ کہا کہ میت کو پشت کے بل لٹایا جائے اور اس کے دونوں ہاتھ اس کے سینہ پر رکھ دیے جائیں۔

# فتاویٰ ارکانِ اسلام

قبروں پر قرآن مجید پڑھنا اور دعا کرنا کیسا ہے؟

﴿قوله﴾ قبروں پر قرآن مجید پڑھنے قبر کے پاس میت کے لیے دعا کرنے اور قبر کے پاس انسان کے خود اپنے لیے دعا کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

مفتی اعظم، عبادات اور دیگر احکام و مسائل پر تحقیقی فتاویٰ - ﴿قوله﴾ قبروں پر قرآن مجید پڑھنا اور دعا کرنا کیسا ہے؟ اور حضرات مصلحہ کرام علیہم السلام سے بات نہیں ہے۔ اور جب وہی ﴿قوله﴾ اور حضرات مصلحہ کرام علیہم السلام سے بات نہیں تو پھر ہمیں اپنی طرف سے اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے کیونکہ یہ حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

﴿قَوْلُهُمْ بَنُوا قُبُورًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ﴾ (البقرہ: ۱۲۵)

"ہر نماز کا دعوت ہے اور ہر دعوت طاعت ہے اور ہر طاعت (دور کی) آگ میں لے جائے گی۔"

مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ صلح صالحین صحابہ علیہم السلام کی اقتدا کریں تاکہ خیر اور ہدایت پر ہوں کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

﴿إِنَّ خَيْرَ مَثَلٍ لِّكُمْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَخَيْرُ الْآيَاتِ فِيهِمْ هِيَ الْبَيْتُ الْمَقْدِسُ﴾ (البقرہ: ۱۲۵)

"بہتر مثال آپ کے لیے اسرائیلیوں کی ہے اور ان کی آیتوں میں سے بہتر آیت ان کا مقدس گھر ہے۔"

قبر کے پاس میت کے لیے دعا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ انسان قبر کے پاس کھڑا ہو جائے اور صاحب قبر کے لیے دعا کرے اس سے کچھ ضرر نہیں۔ اسی لیے ائمہ نے اس پر عمل فرمادیا ہے۔ جب میں داخل فرماتے اسے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے اور اس کے لیے دعا کرتے ہوئے۔

تالیف: مولانا محمد امجد علی صاحب دہلوی

ترجمہ:

مولانا محمد امجد علی صاحب دہلوی



دارالاسلام  
کتاب خانہ دارالاسلام

Marfat.com

# سعودی مفتی نے المدد یار رسول اللہ ﷺ پکارنے کو شرک اکبر (سب سے بڑا شرک) قرار دے دیا (معاذ اللہ)



توحید کا لکھ

۲۳ کیلئے جاننا چاہئے کہ وہ تمام صحیح واضح اور غیر اللہ کی قسم کی حرمت اور اس کے حرام و شرک کی کام ہونے پر دلالت کرنے والی احادیث کی حالت کرتے ہوئے اسی ایک شانزدہ ایت سے چٹ جائے۔

امام نسائی نے صحیح سند کے ساتھ حضرت سعد بن ابوداؤد سے روایت کی ہے کہ ایک مرتب انہوں نے (لات اور عولی) کی قسم کھالی، پھر نبی ﷺ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا تم کو: "لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ وَخَلْقُ لاَ شَرِكَ لَهٗ، لَهٗ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ لَدِيْرٌ"۔

یہ دعا پڑھ کر اپنے بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دے، اور اللہ کے واسطے سے مردود شیطان سے پناہ مانگو، اور پھر دوبارہ اس طرح کے شرکیہ کلمات اپنی زبان پر نہ لادو۔

ذکرہ بالا الفاظ نبوی کے ذریعہ غیر اللہ کی قسم کی شدت حرمت اور اس کا شرک شیطانی دوسرا ہونا تا کی ثابت ہوتا ہے اور اس میں واضح طور پر دوبارہ اس عمل کے مرتکب سے منع کیا گیا ہے۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ ہمیں اور آپ کو اپنے دین میں

۲۵

توحید کا لکھ

صفت اور نیت عمل کی دو جگہ ملاحظہ فرمائے، اور ہمیں اور تمام مسلمانوں کو خواہشات نفس کی پیروی اور شیطان کی گمراہیوں سے اپنی پناہ میں رکھے، یقیناً وہ اللہ سننے والا قریب ہے، اللہ ہماری اور آپ کی حفاظت فرمائے۔

وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ

رسول اللہ ﷺ سے

مدد طلب کرنے کی شرعی حیثیت

مطلوبہ ہم بہت سے لوگوں کو: "مدد یار رسول اللہ" "مدد یار نبی اللہ" کے کلمات پکارتے ہوئے سنتے ہیں، شریعت اسلامیہ میں اس کا کیا حکم ہے؟

پہلے شیخ عبدالصمد بن باز رحمہ اللہ نے اس کے جواب میں فرمایا:

مدد یار نبی اللہ مدد یار رسول اللہ کہہ کر پکارنا شرک اکبر ہے، اس عمل کا معنی نبی ﷺ سے مدد طلب کرنا ہے۔ نبی اگر تمہارے سے صحابہ اور ان کے نقش قدم پر چلنے والے علماء اہل سنت والجماعت تمام اس بات پر یقین ہیں کہ مردوں مثلا انبیاء علیہم السلام تابع لوگوں مثلا فرشتے اور

سنیوں اسعودی مفتی نے تمہیں سب سے بڑا شرک کہا ہے، کیا اب بھی ان کے پیچھے نماز پڑھو گے؟

# سعودی مفتیوں کے نزدیک آیہ الکرسی لکھ کر گاڑی میں اس نیت سے لگانا کہ گاڑی مصیبت سے محفوظ رہے گی، شرک کی قبیل سے ہے



## ۸ توحید کا کلمہ

شرک کہ جہاڑ پھوک وہ ہیں جو ہم لیکروں اور غیر منہوم کلمہ میں نہ آنے والی مہارتوں پر مشتمل ہوں اور بیماری کے اکتشاف یا جاوہر نے یا تمویزوں کے بنانے میں جنوں سے مدد طلب کی گئی ہو۔ اور تمویز گنڈے سے مراد وہ دھاک یا ٹھری ہے جو کسی انسان یا جانور کو لٹکا دی جائے اگر ان میں کتاب و سنت کے معانی بدرجہ حق لکھی ہوئی ہوں تو وہ اہل علم کے اتفاق کے ساتھ جائز نہیں ہیں بلکہ اہل علم کے صحیح قول کے مطابق کتاب و سنت کی دھاکس پر مشتمل تمویز بھی درست نہیں ہیں کیوں کہ یہ شرک کے اسباب میں سے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جہاڑ پھوک تمویز اور جنت کا ستر یہ سب شرک ہیں۔"

اسی طرح کسی کاغذ تانے یا لوہے کے ٹکڑے پر اللہ کا نام یا آیت الکرسی لکھ کر گاڑیوں میں لٹکانا یا قرآن شریف گاڑی کے اندر اس اعتبار سے رکھنا کہ اس سے گاڑی ہر طرح کی آفت و بلا اور نظر بد وغیرہ سے محفوظ رہے گی شرک کی قبیل سے ہے۔ اسی طرح پھیل کی فصل کا کوئی لہا یا اس آگ کی فصل کا ٹھریہ

## ۹ توحید کا کلمہ

۱۔ حالت کے لئے گھریا گاڑی میں رکھنا قصداً درست نہیں ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے کوئی چیز لٹکائی وہ اسی کے سپرد کر دیا گیا" (امام ترمذی حاکم)۔ ۲۔ کسی شخص کو حصول تبرک کے لئے پھونپا اور خوشبو اور پتھروں وغیرہ سے تبرک حاصل کرنا توحید کے معانی میں ہے اس سے توحید بگڑتی اور اس میں خرابی پیدا ہوتی ہے حتیٰ کہ خانہ کعبہ تک تبرک کیلئے پھونپا درست نہیں ہے۔ حضرت عمر بن خطابؓ نے جبرائیلؑ کو پوسہ دیتے ہوئے فرمایا: "پوسک میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے تو کوئی شیخ و متصان نہیں پہنچا سکتا ہے اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں پوسا دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو تجھے پوستا۔"

۳۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اولیاء و شیطانوں اور جنوں وغیرہ کے نام پر جانور ذبح کرنا تاکہ ان کو راضی کر کے ان سے شمع حاصل کیا جائے اور ان کے شر سے بچا جائے توحید کے معانی میں شرک اکبر ہے، جس طرح اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کے نام پر ذبح کرنا جائز نہیں ہے اسی طرح جس جگہ غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کئے جاتے ہیں وہیں اللہ کے نام

☆ سعودی مفتیوں کے نزدیک خانہ کعبہ کو تبرک کے لئے چھونا جائز نہیں ہے، کیونکہ اس سے توحید بگڑتی ہے (معاذ اللہ) جن کے نظریات ایسے ہوں۔ کیا یہ لوگ اسلام اور مسلمانوں کے وقادار ہو سکتے ہیں؟

## سعودی مفتیوں نے حرمین شریفین میں فساد برپا کرنے والے محمد بن عبد الوہاب نجدی کو شیخ الاسلام اور قدس اللہ روحہ لکھا (معاذ اللہ)

۹۷

**توحید کا کلمہ**

فلا تُصلِّ لهُ وَمن يُضَلِّلْ فلا هادي لَهُ وَانْهَدِ انْ لا يَلِهَ اِلاَّ اللهُ وَهُوَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 اے سنت والجماعت کہتے ہیں کہ اللہ ہی بڑا کرنے والا اور جو بچھے  
 وہی اللہ لائق عبادت سمجھو، کیا تمہارا تمام عقائد کا قبیلہ حاجات  
 ہے وہی اول ہے اس سے پہلے کچھ نہ تھا وہی آخر ہے اس کے بعد کوئی  
 نہیں ہوگی، وہی ظاہر ہے، یعنی وہ سب پر غالب ہے، اس پر کوئی  
 نہیں رہی تھی ہے اس کے ورے کوئی چیز نہیں۔  
 وہ اللہ کی ذات بقدرت، طلب ہر اعتبار سے حکومت پر بلند و مرتبہ ہے۔  
 وہ اللہ ہی اعزاز سے عرش پر مستوی ہے، جو اس کی عظمت و جلال کے  
 شایان شان ہے، وہ مطلقاً اپنی حکومت پر بلند و مرتبہ ہے، اس کا ظم ظاہر  
 وہاں، عالم طوی (آسمانی دنیا) و عالم سفل (زمینی دنیا) کو محیط ہے، ان  
 کے تمام احوال سے واقف، بندوں سے قریب ان کی دعاؤں کا قبول  
 کرتا ہے۔  
 وہ اللہ اپنی ذات کے اعتبار سے تمام حکومتوں سے بے نیاز ہے اور

۹۱

**توحید کا کلمہ**

کتاب التوحید کے مختلف موضوعات کی شرح ہم پہلے کر چکے ہیں چنانچہ  
 ہم نے اس کتاب کی شرح میں پوری وضاحت کے ساتھ مفصل، نفع بخش  
 مطبوعات درج کی تھیں جو علم اصول سے تعلق رکھنے والوں کیلئے خاص  
 درجہ مفید اور استاذانہ کیلئے فن تدریس میں مہینہ دہرہ گارانت ہو گئے  
 لہذا آج تین ضرورت محسوس ہوئی کہ اس کتاب کو دوبارہ طبع کرانے  
 سحر عام پر لایا جائے، اور اس بارے میں نے مناسب سمجھا کہ اہل سنت  
 والجماعت کے مجمل مقام اصول و فروع پر مشتمل ایک مختصر مقدمہ بھی  
 شامل کروں، میں اللہ سے دعا کہ سوال کرتے ہوئے کہتا ہوں۔  
 اہل سنت والجماعت اللہ، اس کے فرشتوں، کتابوں، رسولوں،  
 آخرت کے دن اور ابھی رہی تقدیر پر ایمان رکھتے ہیں، اور اس بات کی  
 گواہی دیتے ہیں کہ اللہ سنانہ تعالیٰ ہی پروردگار عبادت کا سزاوار ہے اور  
 صفات کمال میں بیکار ہے، چنانچہ وہ اخلاص عمل کے ساتھ

**توحید کا قلعہ**

علماء کرام کی جماعت  
 محسن التوحید باللغة الأوردية



دار الفکر  
 دار الفکر

☆ یاد رہے کہ محمد بن عبد الوہاب نجدی کو اپنے وقت کے امام، امام شامی علیہ الرحمہ نے ظالم، جابر اور قاتل لکھا ہے

## حرف آخر

محترم قارئین کرام! مندرجہ بالا تمام عقائد و نظریات دیوبندی، جماعت اسلامی، غیر مقلد اہلحدیث اور سعودی نجدی مکاتب فکر کے اکابرین اور پیشواؤں کی مستند کتابوں سے درج کئے ہیں۔ قارئین کی تسلی اور تشفی کے لئے اصل کتاب کا ٹائٹل صفحہ اور گستاخانہ عبارت والے صفحہ کا اصل عکس بھی ساتھ دے دیا ہے۔

تعصب اور بغض کی عینک اتار کر ایک کلمہ پڑھنے والا مسلمان جب اس کتاب کا مطالعہ کرے گا تو یقیناً موجودہ مذہبی اختلافات کی تہ تک ضرور پہنچ جائے گا کہ بظاہر کلمہ پڑھنے والوں، نماز پڑھنے والوں، روزہ رکھنے والوں، زکوٰۃ دینے والوں، حج کرنے والوں، قرآن مجید پڑھنے والوں، تبلیغیں کرنے والوں، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی باتیں کرنے والوں اور بظاہر مذہبی حلیہ بنانے والوں سے ہمارا آخر اختلاف کیا ہے؟

اختلاف حلوے اور ماٹھے کا نہیں، اختلاف ڈیڑھ اونچ کی مسجد کا نہیں، اختلاف مذہبی دکانداری چکانے کا نہیں، اختلاف کسی ذاتی بغض و عناد پر مبنی نہیں بلکہ دیوبندی، وہابی، اہلحدیث اور سعودی نجدیوں کا ہم اہلسنت و جماعت سنی حنفی بریلوی مسلک کا اختلاف ان کی گستاخانہ عبارتیں ہیں جو کہ اب تک کتابوں میں شائع ہو رہی ہیں۔

گستاخیاں تو اکابر دیوبند و اہلحدیث و نجدی نے کیں مگر موجودہ دور کے دیوبندی، اہلحدیث اور سعودی نجدی اس لئے مجرم ہیں کہ وہ ان گستاخ اور بے ادب مولویوں کی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان گستاخ اور بے ادب مولویوں کو اپنا پیشوا، رہنما اور عالم مانتے ہیں اور ان کی گستاخانہ کتابوں کی حمایت بھی کرتے ہیں۔ یہی ہمارا ان سے بنیادی اختلاف ہے۔

میں کلمہ پڑھنے والے مسلمان سے پوچھتا ہوں کہ اگر کوئی شخص آپ کے والدین کے حعلق ایسی باتیں کہے تو کیا آپ اس سے تعلق رکھیں گے؟ کیا ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے؟ اس سے میل ملاپ پسند کریں گے؟ نہیں! ہرگز نہیں!!!

یاد رکھو! ہمارے والدین سے زیادہ عظمت ہمارے آقا ﷺ کی عظمت ہے۔ ان کی عظمت و شان پر ہمارے ماں باپ قربان! کیا اس رسول ﷺ سے محبت کا دعویٰ اور دم بھرنا ہمیں ان گستاخوں سے تعلقات، محبت، میل ملاپ اور ان کے ساتھ نماز پڑھنے پر کیسے آمادہ کرتا ہے؟

اگر کرتا ہے تو ذرا سوچو اس محبت میں ضرور نقص ہے۔ کیونکہ محبت تو اپنے محبوب کی طرف سے انگلی اٹھانے والے کو بھی پسند نہیں کرتا، پھر تم کیسے عاشق رسول ہو؟ ذرا سوچئے.....!!!

اس کتاب کو لکھنے کا مقصد صرف اور صرف یہ ہے کہ مسلمانوں کے سامنے یہ واضح ہو جائے کہ آخر اختلافات کی بنیاد کیا

ہے؟ آپس میں فساد کروانا مقصد نہیں ہے۔ صرف اور صرف بد مذہبوں کی گستاخیوں سے پردہ اٹھا کر ان کے عقائد باطلہ اور عقائد فاسدہ سے مسلمانوں کو بچانا ہے۔

یہ وہی لوگ ہیں جن کے متعلق سرور کونین ﷺ نے چودہ سو سال قبل ارشاد فرمایا تھا۔

حدیث شریف: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ میرے بعد میری امت میں ایسا فرقہ پیدا ہوگا جو قرآن پڑھے گا لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے اور پھر واپس دین میں نہیں آئیں گے۔ وہ مخلوق کی بدترین قسم ہوں گے۔ (مسلم شریف، کتاب الصلوٰۃ، حدیث 2469، ص 434، مطبوعہ دار السلام ریاض، سعودی عرب)

حدیث شریف: حضرت نصر بن عاصم لیثی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بنی لیث کی ایک جماعت کے ساتھ ہم لشکری کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ لوگوں نے کہا کہ کس قوم سے ہے؟ ہم نے کہا کہ بنو لیث سے ہیں اور حدیث حذیفہ آپ سے پوچھنے آئے ہیں۔ پس حدیث بیان کرتے ہوئے کہا میں (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ) عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ ﷺ! کیا اس خیر کے بعد شر ہے؟ فرمایا اے حذیفہ رضی اللہ عنہ! اللہ تعالیٰ کی کتاب کا علم حاصل کرو اور جو اس میں ہے، اس کے مطابق عمل کرو۔ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ! کیا اس شر کے بعد خیر ہے؟ فرمایا کہ ”هدنة علی دخن و جماعة علی اقداء لیہا اولیہم“ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ”الهدنة علی الدخن“ کیا ہے؟ فرمایا کہ لوگوں کے دل جس بات پر جمے ہوں گے، اس سے نہیں پھریں گے۔ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ ﷺ! کیا اس خیر کے بعد شر ہے؟ فرمایا کہ اندھا بہرہ فتنہ ہوگا۔ تبلیغ کرنے والے جہنم کے دروازے کی طرف بلا رہے ہوں گے۔ اے حذیفہ! اگر تم جنگل کے کسی درخت کی جڑ کو چباتے ہوئے مرجاؤ تو یہ تمہارے لئے اس بات سے بہتر ہوگا کہ ان میں سے کسی کی چھری کرو (ابوداؤد، کتاب الفتن، حدیث 4236، ص 595، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

معلوم ہوا کہ ہر قرآن پڑھنے والا، ہر تبلیغ کرنے والا اور مذہبی حلیہ والا صراط مستقیم پر نہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہم مسلمانوں کو عقیدہ اہلسنت پر زندہ رکھے اور اسی عقیدہ پر موت عطا فرمائے۔ آمین، ہم آمین

**اہم بات:** اے بھولے بھالے مسلمانو! بد مذہب کبھی بھی کھلم کھلا ان عقائد کا اظہار اور پرچار نہیں کریں گے کیونکہ اگر انہوں نے اس طرز عمل کو اپنایا تو کوئی مسلمان ان کے قریب نہیں آئے گا۔ ان کا کام شہد دکھا کر زہر کھلانا ہے۔ مطلب یہ کہ پہلے وہ آپ سے دوستی کریں گے، پھر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات آپ کو بتائیں گے پھر جب آپ ان کے بالکل قریب ہو جائیں گے تو یہ لوگ آپ کو اپنے رنگ میں رنگ دیں گے۔



## اتحاد امت کے لئے چند تجاویز

آج کا یہ دور نفسا نفسی کا دور ہے۔ ہر طرف پریشانیاں، مصیبتیں منڈلا رہی ہیں، ہر کوئی مصیبت زدہ ہے، ذہنی پریشانی کے ساتھ ساتھ مالی الجھنوں کا بھی شکار ہے۔ سب کا سب وبال کمزور ایمان اور شامت اعمال کا نتیجہ ہے۔

اس لئے عالم کفر نے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کی پریشانیوں سے فائدہ اٹھانا شروع کر دیا، مسلمانوں کو آپس میں لڑانا اور شرک و بدعت کے فتوؤں کا اجراء شروع کر دیا ہے۔ کیوں نہ ہم ان چند اصولوں پر چلیں تو ہم کبھی بھی گمراہ نہیں ہوں گے اور سارے جھگڑے ختم ہو جائیں گے۔

1۔ اللہ تعالیٰ کو وحدہ لا شریک اور قادر مطلق ماننا کہ وہ اپنے ہر نیک بندے کو جو چاہے علم، کرم، فضل، حیات اور بلندی کے خزانوں سے مالا مال کر سکتا ہے۔

2۔ سرکارِ اعظم ﷺ کو نبی آخر الزماں اور ہر عیب سے پاک ماننا، آپ ﷺ کی حیات میں، علم غیب میں، آپ ﷺ سے نسبت رکھنے والی ہر چیز میں کبھی عیب نہ نکالنا بلکہ ادب کا لحاظ رکھنا اور اللہ تعالیٰ کی عطاء سے با اختیار ماننا

3۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی شان میں کسی قسم کے نازیبا الفاظ کے استعمال سے گریز

4۔ حسینیت پر یزیدیت کو فوقیت نہ دی جائے، یزید کو آڑ بنا کر اہل بیت اطہار پر کوئی الزام نہ لگایا جائے۔

5۔ ائمہ اربعہ خصوصاً امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ، امام شافعی علیہ الرحمہ، امام مالک علیہ الرحمہ، امام احمد ابن حنبل علیہ الرحمہ سمیت کسی بھی امام کی شان میں نازیبا الفاظ استعمال نہ کئے جائیں اور نہ ہی ان کے فقہ پر کچھ اچھا لگایا جائے۔

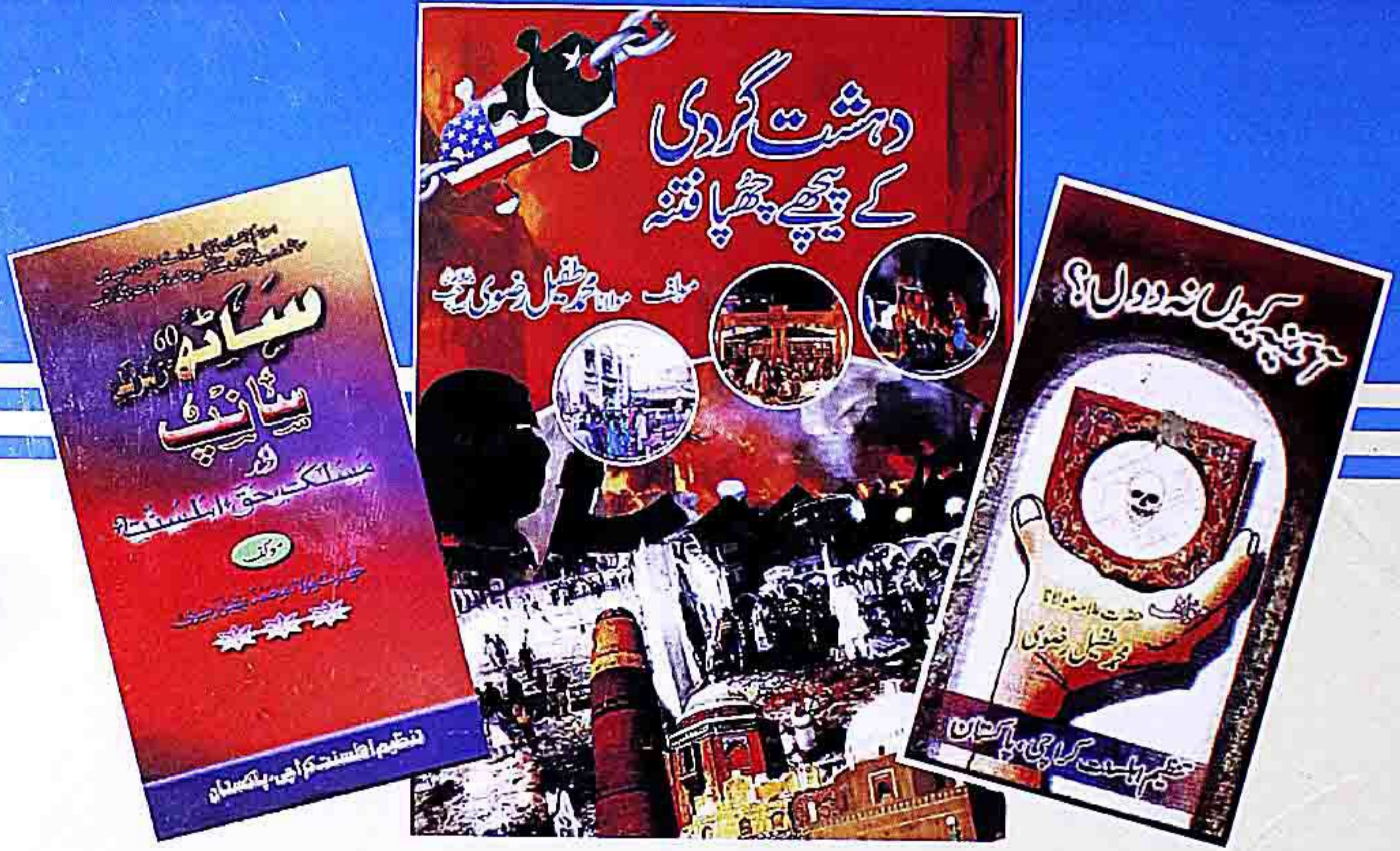
6۔ اولیاء کرام چاہے وہ کتنے ہی چھوٹے درجے پر ہوں، ان کی شان میں یا ان کے مزارات کے بارے میں کوئی زبان درازی نہ کی جائے جو لوگ مزارات پر خلاف شرع عمل کرتے ہیں، وہ غلط ہیں۔ با ادب حاضری دینے والوں پر کوئی الزام نہ لگایا جائے۔

اسلام سب سے محبت کا درس دیتا ہے، کسی سے بھی بغض و عداوت یا کسی قسم کی انگلی اٹھانے کو منع کرتا ہے۔ ان رہنما اصولوں کے بعد عمل کا کام شروع ہو جاتا ہے کیونکہ عقیدہ بنیاد ہے اور عمل اس کی منزلیں ہیں۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، ان تمام فرائض پر سختی سے عمل کیا جائے، گناہ کتنا ہی چھوٹا ہو، جس قدر ہو سکے، اس سے بچنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ جہاں غفور الرحیم ہے وہیں جبار و قہار بھی ہے، اس کی پکڑ بڑی شدید ہے، اس سے ہمیں ڈرنا چاہئے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم خود بھی نیک عمل کریں اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کریں۔ خود بھی اچھے عقیدے کا علم سیکھیں اور دوسروں کو بھی سکھائیں، اگر ہم ان سنہری اصولوں پر عمل پیرا نہ ہوئے تو قیامت کے دن تہمتی ہوئی زمین پر اپنے رب جلالت کو کیا جواب دیں گے؟

موجودہ حکومت اگر فتنہ و فساد کو ختم کرنا چاہتی ہے تو وہ اب تجاویز پر عمل کروائے تاکہ مسلمان اسلام کی حقیقی خوشبو کو پاسکیں اور جو اخبارات، پریس اور کتب خانے اہل اللہ کی گستاخیوں پر مضامین اور کتب شائع کرتے ہیں، ان پر پابندی عائد کرے، ان پریس کو سبیل کرے۔ اگر حکومت مخلص طریقے سے یہ کام کرنے کو تیار ہے، تو ہم حکومت کے ساتھ ہیں۔

## مصنف کی دیگر کتب



دو فتنے

شیخ امین ادریسی کا تعارف

ملک بھر کے مکتبوں سے حاصل کریں

مکتبہ فیضانِ مشتاق

نزد بزمِ اللہ مسجد کھارادر، کراچی